ف

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

چمنستان ازهار نکات دلنشین و گلزار انوار سربستهٔ مضامین از ابواب هشتگانه بطرح حدائق جنان اعنی کتاب

گلستان مترجم

از تراوش طبع رنگین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی باهتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مزین به طبع گردید

بعون صانع ممکنات و بفضل خلاق زمین و آسمان

چمنستان از بهار نکات دلنشین و گلزار انوار سربستهٔ مضامین از ابواب هشتگانه بطرح حدائق جنان اعنی کتاب

گلستان مترجم

از تراوش طبع رنگین طرازی حضرت شیخ سعدی شیرازی رح باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مزین به طبع گردید

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علحدہ موجود ہی - اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے. معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت کتب باوجود گرانی کاغذ ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب اخلاق و موعظت و تصوف کی کتابین فارسی و کتب زبان فارسی درسی مبتدیان و منشآت وغیرہ و کتب انشا اردو منتخبات مفید درسی وغیرہ کی کچھ کتابین ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین - المشتہر - منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنو ؛

کتب اخلاق وتصوف بزبان (فارسی)

کلمۃ الحق - وحدت وجود پر مکمل بحث. کتاب نور مطلق جو مولوی نور اللہ صاحب کی لکھی ہوئی ہے اسکے ساتھ شامل ہی از شاہ عبد الرحمن صاحب ۷ر

مکتوبات حضرت شرف الدین یحیی منیری - متضمن مذاق تصوف ۱۴ ار

مکتوبات جوابی . تصوف کے بے مثل اور نادر مضمون ۲۰ ر

مکتوبات امام ربانی - حضرت مجدد الف ثانی - اس مین مریدون وغیرہ کو تصوف کے آداب سمجھائے گئے ہین عگر

گلشن اسرار - رموز تصوف کے بیان مین از مولوی انور علی صاحب ۱ر

کیمیائے سعادت - از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس قدر مقبول عام ہی کہ مختلف ترجمے ہوئے اور سب کے سب مقبول ہو کر اطراف عالم مین پھیل گئے - مسائل تصوف مین بہترین کتاب ہی - بعہ

مطالب رشیدی - از حضرت تراب علی شاہ قلندر قدس سرہٗ - ۱۴ ار

رسالۂ معرفۃ السلوک - رنگ مستانہ کلام عارفانہ از حضرت شاہ محمود خوش زبان - ۱۴ ر

نفحات الانس مع حواشی مفید - رموز تصوف مین مشہور و معروف کتاب ہی . اور بہت سے تصوف کے نکات اس مین درج ہین - از ملا عبد الرحمن جامی قدس سرہٗ - عہ

گنجینۂ عرفان - اس مین مثنوی عطارؒ بیسر نامہ عطارؒ مرغوب القلوب حضرت شمس تبریزؒ رسالہ رموز الحقیقت مثنوی گرہ بند راجہ شامل ہین . نہایت ہی بیش بہا مجموعہ ہی جسکا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک شعر انمول ہی - ۲ر

فوائد سعدیہ - مشتمل بر مضامین تصوف مصنفۂ قاضی ارتضا علی خان - ۱۲ ار

پند نامہ عطار - اخلاق و تصوف مین درسی مبتدیان - ار

منطق الطیر - جانورون کی بولیان اور تصوف کے نکات از شیخ فرید الدین عطارؒ ۱۰ ار

فوائد الفواد - بیان تصوف از حضرت نظام الدین اولیاؒ ۱۰ ر

میباید شنید - نصائح دلپذیر از شاہ رفعت علی صاحب ۶ ر

زبدۃ المقامات - حضرت خواجہ باقی باللہ صاحبؒ اور اُن کے خلفاء کے حالات - عہ ر

رسالۂ رموز الحقیقت - بہت سے بیش بہا تصوف کے نکات اس مین درج ہین - ۹ پائی -

مثنوی عطارؒ - مشہور و معروف نکات تصوف - ر

مثنوی راجہ - متضمن مذاق تصوف - ر

میباید دید - از ملا حسین صاحب ار

میباید پسندید - نصائح دلپسند و نکات سودمند مصنفہ منشی پرائے چند صاحب زمیندار ار

مثنوی شاہ بو علی قلندرؒ - بہت مشہور و معروف ہی - ۳ پائی

مثنوی شیخ بہلول - حکایات عارفانہ و کلام صوفیانہ - ار

مثنوی مولانا روم مع کامل از حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ عگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منت خدائے را عزّ وجل کہ طاعتش موجب قربت ست و بشکر

احسان خدا کے تئین ہی کہ غالب اور بزرگ ہی کہ بندگی اُسکی سبب نزدیک ہونیکا ہی اور بیچ شکر

اندرش مزید نعمت ہر نفسی کہ فرو میرود ممدّ حیات است و چون

اُسکے کے زیادہ ہونا نعمت کا ہے جو سانس کہ نیچے جاتی ہے بڑھانے والی زندگی کی ہے اور جو

برمی آید مفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتی شکری

اوپر آتی ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایکدم کے دو نعمت موجود ہی اور ہر نعمت کا ایک شکر

واجب بیت از دست و زبان کہ بر آید + کز عہدهٔ شکرش بدر آید

واجب ہے ہاتھ اور زبان کسکے سے بر آوے کہ حق شکر اُسکے سے باہر آوے

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَّقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ قطعہ

عمل کرو تم اے آلِ داؤد شکر کو سب وہ کہ تھوڑے بندے میرے سے شکر کرنیوالے ہین

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
بندے کو وہی بہتر کہ تقصیر اپنی سے	عذر بیچ درگاہ خدا کے لاوے

ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند کہ بجا آورد + باران رحمت

ورنہ لائق صاحبی اُسکی کے کوئی نہین سکتا ہے کہ بجالاوے + مینھ رحمت

بیحسابش ہمہ جا رسیدہ و خوان نعمت بے دریغش ہمہ جا کشیدہ پردهٔ

بیحساب اُسکے کا سب جگہ پہونچا اور خوان نعمت بے دریغ اُسکے کا سب جگہ کھنچا پردہ

ناموس بندگان بگناہ فاحش ندرد و وظیفهٔ روزی بخطاے منکر نبرد

غیرت بندون کا بسبب گناہ بد کے نہ پھاڑے اور وظیفہ روزی کھانے والون کا ساتھ خطا بد کے نہ کاٹے

قطعہ اے کریمی کہ از خزانهٔ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری +

اے کریم ایسا ہے تو کہ خزانۂ غیب سے گبر اور ترسا کو بھی روزینہ کھانے والا رکھتا ہے تو

دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + فراش

دوستون کے تئین کہان کرے تو محروم تو ایسا ہے کہ ساتھ دشمنون کے نظر رکھتا ہی تو فراش

باد صبا را فرمود تا فرش زمردین بگستر دو دایۂ ابر بہار را گفت تا بنات نبات

باد صبا کے تئین فرمایا تو فرش سبز رنگ کا بچھایا اور دایہ بہار کے تئین فرمایا تو لڑکیون روئیدگی کے

را در مہد زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبائے استبرق

تئین بیچ جھولے زمین کے پالا اور درختون کے تئین ساتھ خلعت نوروزی کے قبائے استبرق کی

در بر گرفتہ و اطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع کلاہ شگوفہ بر سر نہادہ

بدن مین پہنائی اور لڑکون شاخ کے تئین بسبب آنے موسم ربیع کے ٹوپی کلی کی اوپر سر کے رکھی

عصارهٔ نخلی بقدرت او شہد فائق شدہ و تخم خرمائی بہ تربیت او

نچوڑ مکھی کا بسبب قدرت اُسکی کے شہد فوقیت رکھنے والا ہوا اور بیج خرمے کا بسبب پرورش اُسکی کے

نخل باسق گشتہ قطعہ - ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند +

درخت بلند ہوا بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان بیچ کام کے ہین

تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری + ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار +

اسلیے کہ ایک روٹی بیچ ہاتھ کے لاوے تو اور ساتھ غفلت کے نہ کھاوے تو سب واسطے تیرے کوشش کرنیوالے اور حکم اٹھانیوالے ہین

شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری + ور خبرست از سرور کائنات

شرط انصاف کی نہووے کہ تو حکم نہ لیجاوے تو + حدیث مین وارد ہے سردار دنیا

مفخر موجودات رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمہ دور زمان بیت

جاے فخر مخلوق اور رحمت واسطے عالم کے رہنے والون کے اور برگزیدہ آدمیونکے اور ذخیرہ گردش زمانے کا

شَفِیعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیمٌ + قَسِیمٌ جَسِیمٌ نَسِیمٌ وَسِیمٌ قطعہ

شفاعت کرنیوالے اطاعت کیے گئے خبر دینے والے بزرگ قسمت کرنیوالے صاحب جسم پاکیزہ شگفتہ اور صاحب حسن

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

پہونچے بلندی کو بسبب کمال مرتبے اپنے کے دور ہوئین اندھیریان ظلم اور کفر کی بسبب جمال اُنکے کے نیک ہین تمام خصلتین اُنکی

صَلُّوا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بیت چہ غم دیوار اُمت را کہ دارد چو تو پشتیبان

درود بھیجو اوپر اُنکے اور اولاد اُنکی کے کیا غم دیوار اُمت کے تئین کہ رکھے مانند تیرے پشت کا نگاہ رکھنے والا

چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + کہ یکے از بندگان گنہگار

کیا ڈر لہر دریاے اُسکے تئین کہ ہووے نوح کشتی کا نگاہ رکھنے والا کہ ایک بندون گنہگار

پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاہ خداوند جل و علا

سرگشتہ روزگار سے ہاتھ توبہ کا ساتھ اُمید قبول ہونے کے بیچ درگاہ بزرگ اور برتر کے

بردارد ایزد تعالیٰ درو نظر نکند بازش بخواند بار دیگر اعراض فرماید بازش

اُٹھاوے اللہ برتر بیچ اُسکے نظر نکرے پھر اُسکو پکارے دوسری بار روگردانی اور چشم پوشی فرماوے پھر اُسکو

بتضرع و زاری بخواند حق سبحانہ تعالیٰ گوید یَا مَلَائِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْیَیْتُ

ساتھ لوٹنے اور رونے کے پکارے اللہ پاک اور برتر کہتا ہے اے فرشتو میرے البتہ شرم رکھتا ہون مین

مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِیْ ۔ دعوتش را اجابت کردم و امیدش را

بندے اپنے سے اور نہین ہے واسطے اُسکے سواے میرے دعا اُسکی کے تئین قبول کیا مین نے اور اُمید اُسکی

برآوردم کہ از بسیاری دعا و گریۂ بندہ ہمے شرم دارم بیت

برلایا مین کہ بہت دعا اور رونے بندے سے شرم رکھتا ہون مین

... حق واجب سبحانہ بطریق مجاز بمعنے آثار و لوازم استعمال یافتہ ۱۲ نور اللہ احرار ے

کرم بین و لطف خداوندگار	گنہ بندہ کردست و او شرمسار
کرم دیکھ اور مہربانی خداوندگار کی	گناہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہے

عاکفان کعبہ جلالش بتقصیر عبادت معترف کہ مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

گوشہ بیٹھنے والے کعبہ بزرگی اُسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کے اقرار کرنیوالے ہین کہ نہین عبادت کی ہمنے حق عبادت تیرے کا

و واصفان حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ قطعہ

اور صفت کرنے والے صورت جمال اُسکی کے ساتھ حیرت کے نسبت کیے گئے کہ نہین پہچانا ہمنے حق پہچاننے تیرے کا

گر کسے وصف او ز من پرسد	بیدل از بے نشان چہ گوید باز
جو کوئی وصف اُسکا مجھ سے پوچھے	بیہوش بے پتے سے کیا کہے پھر
عاشقان کشتگان معشوقند	بر نیاید ز کشتگان آواز
عاشق مارے ہوے معشوق کے ہین	نہین نکلتی ہے مرے ہوؤن سے آواز

یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق

ایک صاحبدلون سے سر بیچ گریبان مراقبہ کے نیچے لے گیا تھا اور بیچ دریاے مکاشفہ کے ڈوبنے والا

شدہ حالیکہ ازان معاملت باز آمد یکی از محبان گفت ازین بوستان

ہوا جس وقت کہ اُس معاملے سے پھر آیا ایک نے دوستون مین سے کہا اس باغ سے

کہ بودی مارا چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت

کہ تھا تو مجھکو کیا تحفہ عنایت کیا تو نے یارون سے کہا اُس نے ارادہ رکھتا تھا مین کہ جب پاس درخت

گل برسم دامنی پر کنم ہدیۂ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانم مست کرد

گل کے پہونچون مین دامن بھرون مین واسطے یارونکے جو پہونچا مین خوشبوے گل نے ایسا مست کیا مجھکو

کہ دامنم از دست رفت قطعہ	ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کہ دامن میرے ہاتھ سے گیا ،	اے چڑیا صبح کی عشق پروانہ سے سیکھ
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد	این مدعیان در طلبش بیخبرانند
کہ اُس جلے ہوئے کے تئین جان گئی اور آواز نہ آئی	یہ دعوے کرنے والے بیچ طلب اُسکی کے بیخبر ہین

...ست ای در بیاب سخن من فرسودہ تو الم گفت ۱۲ ۶ در اصطلاح اہل تصوف را گویند و مصنف درین کتاب ہر جا کہ واقع شدہ ...

کانرا که خبر شد خبرش باز نیامد
جس کسی کو خبر ہوئی خبر اُس کی پھر نہ آئی

وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
اور جس چیز سے کہ کہا ہی بزرگون نے اور سنا ہمنے اور پڑھاہی ہمنے

ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم
ہم ویسے ہی بیچ پہلے وصف تیرے کے رہے ہین ہم

دیگر

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
اے خدا تو برتر ہی خیال اور قیاس اور اندازہ اور شک اور وہم

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
دفتر تمام ہوا اور آخر کو پہونچی عمر

ذکر محامد بادشاہ اسلام اتابک
ذکر صفتون بادشاہ اسلام اتابک

ابوبکر بن سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام
ابو بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ تربت اُسکی ذکر خوب سعدی رح کا بیچ منہہ خلق کے

افتادہ است و صیت سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ و قصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر
پڑا ہے اور شہرہ سخن اُسکے کا بیچ کشادگی زمین کے گیا اور قصب الجیب حدیث اُسکی کے کہ مانند شکر کے

میخورند و رقعہ منشآتش ہمچو کاغذ زر میبرند بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد
کھاتے ہین اور ٹکڑا تصنیف اُسکی کا مانند کاغذ زر کے لیجاتے ہین اوپر بزرگی اور علمیت اُسکی کے گمان نہ چاہئے کرنا

بلکہ خداوند جہان و قطب دائرہ زمان و قائم مقام سلیمان ناصر اہل ایمان اتابک اعظم
بلکہ صاحب جہان کا اور قطب دائرہ زمان کا اور قائم مقام سلیمان علیہ السلام کا اور یاری دینے والا صاحب ایمانکا اتالیق بڑا بادشاہ

مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ظل اللہ تعالی فی ارضہ رب ارض
ظفر پایا گیا دنیا اور دین کا کون یعنی ابوبکر بیٹا سعد بیٹا زنگی کا سایہ خدا تعالی کا بیچ زمین کے اے رب میرے راضی ہو

عنہ و ارضہ بعین عنایت نظر کردہ است و تحسین بلیغ فرمودہ و ارادت صادق
اُس سے اور راضی رکھ اسکو اُس بادشاہ نے طرف میرے بخشش سے نظر کی ہی اور شاباش بہت فرمائی اور خواہش سچی

نمودہ لاجرم کافہ انام خاصہ و عوام بمحبت او گرائیدہ اند و الناس علی دین ملوکہم
کی ناچار تمام گروہ خلق نے خاصون اور عامون نے بسبب محبت اُسکی کے خواہش کی ہی اور لوگ اوپر دین بادشاہون کے ہین

زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظر ست جب سے کہ تیرے تئین اوپر مجھ غریب کے نظر شفقت کی ہی	قطعہ	آثارم از آفتاب مشہور ترست نشانیان میری یعنی شعر میرے آفتاب سے مشہور زیادہ ہین

ت تازی استعمال شودہ در حاشیہ محمد علی ست کہ اتابک لقب بادشاہان شیراز و این لفظ معرب آتابک بکاف فارسی است ۱۲

گر خود ہمہ عیبہا بدین بندہ درست اگرچہ بتحقیق سب عیب بیچ اس بندے کے ہین		ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است مگر جو عیب کہ بادشاہ پسند کرے ہنر ہے

گلی خوشبوی در حمام روزی ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز	قطعہ	رسید از دست محبوبی بدستم پہونچی ایک معشوق کے ہاتھ سے میرے ہاتھ مین
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری مٹی سے کہا مین نے کہ مشک ہی تو یا عبیر ہے تو		کہ از بوی دلاویز تو مستم کہ خوشبوے دلاویز تیری سے مست ہون مین
بگفتا من گلی ناچیز بودم کہا اُس مٹی نے مین ایک مٹی ناچیز تھی		و لیکن مدتی با گل نشستم و لیکن تھوڑے دنون ساتھ گل کے صحبت کی مین نے
جمال ہمنشین در من اثر کرد خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت گل نے بیچ میرے اثر کیا		وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم وگرنہ مین وہی خاک ہون جیسا کہ جانتے ہین مجھکو

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیٰوتِہٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَ
بار خدایا برخوردار کر مسلمانونکو بسبب دراز ہونے عمر اُسکی کے اور دو چند کر پاداش خوبی اُسکی کا اور نیکیان اُسکی کا اور بلند کر

اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَتِہٖ
درجے دوستون اور والیون اُسکے کے اور ہلاک اور برباد کر دشمنون اُسکے کے اور بد جاننے والونکو برکت اُس چیز کی کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ قرآن کے آیتون سے

اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ بَلَدَہٗ یَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَہٗ اور چین مین رکھ شہر اُسکا اے پروردگار میرے اور نگاہ مین رکھ اولاد	قطعہ	لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ تحقیق نیک بخت ہوئی دنیا ساتھ اُسکے ہمیشہ ہو نیک بختی اُسکی
وَاَیَّدَہُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَۃِ النَّصْرِ اور مدد کرے اُسکی اے مولا بسبب نیزون فتح کے		کَذٰلِکَ تَنْشَأُ لِیْنَۃٌ ھُوَ عِرْقُھَا جیسا نشو و نما پاتا ہی درخت ویسی ہی ہوتی ہین شاخین اُسکی
وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ اور خوبی روئیدگی زمین کی بزرگی بیچ کی سے ہی		ایزد تعالی و تقدس خطہ پاک شیراز را خدا برتر اور پاک شہر شیراز کو

از ہیبت حاکمان عادل و ہمت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگہدارا
ساتھ قدیم ہیبت حاکمون عادل اور توجہ عالمون با عمل کے تا زمان برپا ہونے قیامت کے بیچ پناہ سلامتی کے نگاہ رکھے

ہبکسر لام دسکون دال و شاخ از درخت خرما ۱۲ ۸ بذر بذال معجمہ و راے معجمہ ہر دو بمعنی تخم ۱۲ صراح ۹ خطہ بالکسر مقامے کہ بجہت بنا گردا گرد شہر کشیدہ باشند ۱۲

اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست
ولایت پارس کے تئین غم آفت زمانہ سے نہین ہے
امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک
آج کے دن کوئی پتہ نہین دیتا ہی بیچ کشادگی زمین کے
بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اوپر تیرے ہی ای بادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچارون کا اور شکر
یا رب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس
اے پروردگار ہوائے فتنہ سے نگاہ رکھ شہر شیراز کے تئین

قطعہ
تا بر سرش بود چو توای سایۂ خدا
جب تک اوپر سر اُسکے کے رہیگا تجھ ایسا بادشاہ
مانند آستان درت مامن رضا
مانند چوکھٹ دروازے تیری کے جا آرام خوشنودی کی
بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا
اوپر ہملوگون کے اور اوپر خدا کہ جہان پیدا کرنیوالے کے بدلا نیکی کا
چندانکہ خاک را بود و باد را بقا
جبتک کرہ زمین کا ہے اور ہوا کے تئین زندگی ہووے

در سبب تالیف کتاب

ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تامل ایام گذشتہ میکردم و بر عمر تلف کردہ تاسف میخوردم
ایک رات کو خیال بیچ زمانے گذرے ہوے کے کرتا تھا مین اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کے افسوس کھاتا تھا مین
و سنگ سراچہ دل بالماس آب دیدہ می سفتم و این بیتہا مناسب حال خود
اور پتھر حجرے دل اپنے کا ساتھ الماس آب دیدہ کے پروتا تھا مین اور یہ بیتین مناسب حال اپنے کے
می گفتم مثنوے
کہتا تھا مین مثنوی

ہر دم از عمر میرود نفسے
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم
چون نگہ میکنم نماند بسے
جو دیکھتا ہون مین تو نہین رہی ہے بہت
اے کہ پنجاہ رفت در خوابی
اے سعدی کہ پچاس گئے اور بیچ خواب کے ہے تو
مگر این پنج روز دریابی
شاید یہ پانچ دن پائے تو
خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نہ کیا
کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نہ لادا
خواب نوشین بامداد رحیل
نیند میٹھی صبح کوچ کرنے کی

باز دارد پیادہ را ز سبیل
پیچھے رکھتی ہے پیادہ کے تئین راہ سے
ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
جو کوئی آیا ایک عمارت نئی بنائی
رفت و منزل بدیگری پرداخت
جب مر گیا وہ عمارت واسطے دوسرے کے
وان دگر پخت ہمچنین ہوسے
اور اُس دوسرے نے پکائی اسیطرح ہوس
وین عمارت بسر نبرد کسے
اور یہ عمارت سر نہ لیگیا کوئی
یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بغیر قیام کو دوست مت رکھ
دوستی را نشاید این غدار
دوستی کے تئین نہین لائق ہے یہ بیوفا
مایہ عیش آدمی شکم است
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے
تا بتدریج میرود چہ غم است
اگر اعتدال سے جاتا ہے کیا غم ہے
گر بہ بندد چنانکہ نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے
گر دل از غم گرہ کند شاید
جو دل غم سے بھرے تو لائق ہے
در کشاید چنانکہ نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے
گو بشو از حیات دنیا دست
کہ اُس شخص کہ زندگی دنیا سے ہاتھ دھو
چار طبع مخالف و سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنیوالی اور نفرت کرنیوالی
چند روزی بوند باہم خوش
کتنے دنون رہتی ہین آپس مین خوش
گر یکی زین چہار شد غالب
جو ایک اِن چارون خلط سے غالب ہوا
جان شیرین بر آید از قالب
جان میٹھی نکلجائے تن سے
لاجرم مرد عارف و کامل
اسلیئے مرد خداشناس صاحب کمال
ننہد بر حیات دنیا دل
نہین رکھتا ہے اوپر زندگی دنیا کے دل
نیک و بد چون ہمی بباید مرد
نیک اور بد جو آخر کار مرینگے
خنک آنکس کہ گوی نیکی برد
خوش وہ شخص کہ گیند نیکی کا لے گیا
برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان عیش کا بیچ قبر اپنی کے بھیج
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاوے پیچھے سے تو آگے بھیج
عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کے ہے اور دھوپ جیٹھ کی ہے
اندکی ماند و خواجہ غرہ ہنوز
تھوڑی سی رہی ہے اور خواجہ غرور کرتا ہے
ای تہیدست رفتہ در بازار
اے خالی ہاتھ گیا بیچ بازار کے
ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہون نہین بھرا ہوا نہ لاوے تو ہاتھ اپنے
ہر کہ مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی
وقت خرمنش خوشہ باید چید
وقت خرمن کے اُسکو لائق ہے بالی چنی
پند سعدی بگوش جان بشنو
نصیحت سعدی کی کان جان سے سن
رہ چنین ست مرد باش و برو
راہ ایسی ہے مردانہ وار ہو اور چل

بعد از تامل مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزلت
بعد از فکر کرنے اس بات کے مصلحت دیکھی مین نے کہ بیچ آشیانہ گوشہ نشینی کے

نشینم و دامن صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتہاے پریشان بشویم
بیٹھون مین اور دامن صحبت سے چنون مین اور دفتر باتون پریشان سے دھوؤن مین
و من بعد پریشان نگویم بیت
اور اس سے پیچھے پریشان باتین نہ کہون مین

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم
زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا گونگا اور بہرا
بہ از کسیکہ نباشد زبانش اندر حکم
بہتر اُس شخص سے کہ نہووے زبان اُسکی بیچ حکم کے

تا یکی از دوستان کہ در کجاوہ ہمنشین من
تو ایک دوستون سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین میرا
بودی و در حجرہ جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکہ نشاط ملاعبت کردہ
تھا اور بیچ کوٹھری کے پاس بیٹھنے والا اسکے رسم قدیم کے دروازے سے آیا جتنا کہ خوشی مزاج اور خوش طبعی اور بازی کی کی
و بساط مداعبت گستردہ جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد بر نگرفتم رنجیدہ نگہ
اور بچھونا بازی کرنیکا بچھایا جواب اُسکا نہ کہا مین نے اور سر زانوی عبادت سے نہ اٹھایا مین نے برہم ہوکے دیکھا
کرد و گفت قطعہ
اور کہا

کنونت کہ امکان گفتار ہست
اب تجھکو کہ طاقت بات کرنے کی ہے
بگو اے برادر بلطف و خوشی
کہ اے بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے
کہ فردا چو پیک اجل در رسد
کہ کل کو جو قاصد موت کا پہونچے گا
بحکم ضرورت زبان در کشی
خواہ مخواہ زبان بند کرے گا تو

کسے از متعلقان منش بر حسب واقعہ
کسی نے علاقہ دارون میرے سے اسکو اوپر موافق احوال کے
مطلع گردانید کہ فلان عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند
خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف مین بیٹھے
و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت در پیش گیر گفتا بعزت
اور خاموشی قبول کرے تو بھی اگر ہو سکے خیال اپنا لے اور کنارہ آگے کر کہا قسم ہے بزرگی خدا کی
عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود
اور قسم ہے صحبت قدیم کی سانس نہ لونگا مین اور قدم نہ اٹھاؤنگا مین مگر اُس وقت کہ بات کہی جائے

بعادت مالوف و طریق معروف کہ آزردن دل دوستان جہلست و کفارت یمین
ساتھ عادت الفت کی گئی کے اور راہ پہچانی گئی کے کیونکہ آزردہ کرنا دل دوستون کا نادانی ہے اور بدلہ قسم کا
سہل خلاف رای صواب است و عکس رای اولی الالباب ذوالفقار علی در
آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور خلاف عقل صاحبون دانائی کے کہ تلوار علی علیہ السلام کی بیچ
نیام و زبان سعدی در کام قطعہ
میان کے اور زبان سعدی کی تالو مین

زبان در دہان خردمند چیست
زبان بیچ منہ عقلمند کے کیا ہے
کلید در گنج صاحب ہنر
کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کی
چو در بستہ باشد چہ داند کسے
جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی
کہ جوہر فروشست یا پیلہ ور قطعہ
کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست
اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے
بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی
لیکن وقت مصلحت کے وہ بہتر ہے کہ باتون مین کوشش کرے تو
دو چیز طیرۂ عقلست دم فرو بستن
دو چیز سبکی عقل کی ہے چپکے رہنا
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی
وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجملہ زبان از مکالمت او در کشیدن
حاصل کلام زبان کلام کرنے باہم اسکی سے کھینچنا
قوت نداشتم و روی از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم کہ یار موافق
طاقت نہ رکھی مین نے اور منہ بات کرنے اسکی سے پھیرنا جوانمردی نہ جانی مین نے کہ یار موافقت کرنیوالا
بود و دوست صادق بیت
تھا اور دوست سچا

چو جنگ آوری با کسے در ستیز
جو لڑائی لاوے تو ساتھ اُس شخص کے لڑائی کر
کہ از وی گزیرت بود یا گریز
کہ اُس سے چارہ تجھکو ہووے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان
ساتھ حکم ضرورت کے بات کی مین نے اور تماشا کرتا ہوا
بیرون رفتم در فصل ربیعی کہ صولت برد آرمیدہ بود و اوان دولت ورد رسیدہ قطعہ
باہر گیا مین بیچ فصل بہار کے کہ جاڑے کی شدت نے آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہونچا تھا

اول اردی بہشت ماہ جلالے	بلبل گوینده بر منابر قضبان
اول اردی بہشت مہینا جلالی کا	بلبل بولتے والی اوپر ممبرون شاخون کے
بر گل سرخ از نم او فتاده لآلے	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے موتی	جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شبے بہ بوستان بایکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم
رات کو ایک باغ مین ساتھ ایک کے دوستون سے اتفاق رات کے رہنے کا پڑا ایک مکان خوش اور سبز
و درختان درہم گفتی کہ خردهٔ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ قطعہ
اور درخت گنجان گویا کہ ٹکڑے سبز شیشے کے اوپر خاک اسکی کے گرائے ہین اور ہار ثریا کا انگور اسکے سے لٹکایا ہے
رَوْضَةٌ مَاءُ نَهْرِهَا سَلْسَالٌ دَوْحَةٌ سَجْعُ طَيْرِهَا مَوْزُونٌ آن پر از لالہ ہاے
باغ پانی نہرون اسکی کا جاری درخت برابر چڑیان ابھی بولنے والی وہ بھرا ہوا لالون
رنگارنگ ؛ وین پر از میوه ہاے گوناگون ؛ باد در سایۂ درختانش ؛ گسترانید
رنگ برنگ سے ؛ اور یہ بھری ہوئی طرح طرح کے میوون سے ؛ ہوا نے بیچ سائے درختون اسکے کے بچھایا ہے
فرش بوقلمون ؛ بامدادان کہ خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش
فرش رنگ برنگ کا ؛ صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر تدبیر بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا مین نے اُس دوست کو
دامنی گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراہم آورده و آہنگ رجوع کرده گفتم گل بوستانرا
دامن گل اور ریحان اور سنبل اور ضیمران کا جمع لایا اور اراده پھرنے کا کیا کہا مین نے گل باغ کے تئین
چنانچہ دانی بقائے و عہد گلستان را وفائے نباشد و حکیمان گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید
جیسا کہ جانتا ہے تو کچھ قیام اور زمانے باغ کے تئین کچھ وفا نہین ہے اور عقلمندون نے کہا ہے جو چیز بہت نہ ٹھہرے دل لگانے کے لائق نہین
گفتا طریق چیست گفتم برای نزہت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن
کہا راه کیا ہے کہا مین نے واسطے تازگی اور تماشا کرنے دیکھنے والون کے اور کشادگی حاضرون کے کتاب گلستان بنا سکتا ہون مین
کہ باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند
باد خزان کے تئین اوپر ورق اسکے کے دست درازی نہووے اور گردش زمانہ کی خوشحالی بہار کو بسبب اُسکی خزان کے بدلنا نہ کرے

طیش بے دماغیست کہ بسبب آن سبکی دست باشد تا بمقابلہ عیش درست باشد ۱۲

بچہ کار آیدت ز گل طبقی	از گلستان من ببر ورقی	گل ہمین پنج روز و شش باشد
کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق	گلستان میرے سے لیجا ایک ورق	گل بھی پانچ چھ روز رہے گا
وین گلستان ہمیشہ خوش باشد	حالیکہ من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت	
اور یہ کتاب گلستان ہمیشہ سرسبز رہے گی	جس دم کہ یہ بات کہی مین نے دامن پھولون کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے لگ گیا	

اَلْكَرِيْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰى فصلے دو ہمان روز اتفاق بیاض افتاده در حسن معاشرت و آداب محاورت
کہ سخی نے جس دم وعدہ کیا پورا کیا فصل دو اُسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت داری اور باہم گفتگو کرنیکے
در لباسیکہ متکلمانرا بکار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتی مانده بود کہ کتاب
اُس عبارت مین کہ علماء کے کام آوے اور منشیون کو ملمیت زیاده کرے حاصل کلام ابتک گلستان سے کچھ باقی رہے تھے کہ کتاب
گلستان تمام شد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ بِالصَّوَابِ مگر بادشاہزاده جہان سعد بن ابی بکر بن سعد
گلستان تمام ہوئی اور اللہ عالم تر اور حاکم تر ہے بیچ نیکی کے مگر بادشاہزاده جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا
نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ تا تمام انگہ شود بحقیقت کہ پسندیده آید در بارگاہ جہان پناه سایہ کردگار پرتو
روشن کرے اللہ قبر اسکی اور تمام اُسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیده آوے بیچ بارگاه شاه جہان پناه ظل اللہ روشنی
لطف پروردگار و ذخر زمان کہف امان اَلْمُؤَيَّدُ مِنَ السَّمَآءِ الْمَنْصُوْرُ عَلَى الْاَعْدَآءِ
لطف پروردگار کی اور ذخیره زمانے اور جاے پناه امن کا تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پایا گیا اوپر دشمنون کے
عَضُدُ الدَّوْلَةِ الْقَاهِرَةِ سِرَاجُ الْمِلَّةِ الْبَاهِرَةِ جَمَالُ الْاَنَامِ مُفْخِرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ
قوت بازو دولت غالب کا چراغ مذہب روشن کا خوبی خلق کا فخر اسلام کا سعد
ابْنُ الْاَتَابِكِ الْاَعْظَمِ شَهَنْشَاهُ الْمُعَظَّمُ مَالِكُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلٰى مُلُوْكِ
بیٹا آتابک بڑے کا بادشاه بادشاہون بڑے کا مالک گردنون اُمتون کا صاحب بادشاہون
الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَارِثُ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَبُوْبَكْرِ
عرب اور عجم کا بادشاه خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا ابو بکر
بْنِ سَعْدِ بْنِ زَنْگِیْ اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَضَاعَفَ اَجْلَالَهُمَا وَاجْعَلْ اِلٰى
بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال اُن دونون کا اور دو چند کرے بزرگیان دونونکی اور کرے طرف

اول اردی بہشت ماہ جلالے	بلبل گوینده بر منابر قضبان
اول اردی بہشت مہینا جلالی کا	بلبل بولنے والی اوپر ممبرون شاخون کے
بر گل سرخ از نم او فتاده لآلے	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے موتی	جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را ببوستان بایکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم

رات کو ایک باغ مین ساتھ ایک کے دوستون سے اتفاق رات کے رہنے کا پڑا ایک مکان خوش اور سبز

و درختان درہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاکش آویختہ قطعہ

اور درخت گنجان گویا کہ ٹکڑے سبز شیشے کے اوپر خاک اسکی کے گرائے ہین اور ہار ثریا کا انگور اسکے سے لٹکایا ہے

رَوْضَةٌ مَاءُ نَهْرِهَا سَلْسَالٌ دَوْحَةٌ سَجْعُ طَيْرِهَا مَوْزُوْنٌ آن پر از لالہ ہای

باغ پانی نہرون اسکی کا جاری درخت برابر چڑیان اچھی بولنے والی وہ بھرا ہوا لالون

رنگارنگ ؛ وین پر از میوہ ہای گوناگون ؛ باد در سایۂ درختانش ؛ گسترانید

رنگ برنگ سے ؛ اور یہ بھری ہوئی طرح طرح کے میوون سے ؛ ہوا نے بیچ سائے درختون اسکے کے بچھایا

فرش بوقلمون ؛ بامدادان کہ خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش

فرش رنگ برنگ کا ؛ صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر تدبیر بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا مین نے اس دوست کو

دامنی گل و ریحان و سنبل و ضمیران فراہم آوردہ و آہنگ رجوع کردہ گفتم گل بوستانرا

دامن گل اور ریحان اور سنبل اور ضمیران کا جمع لایا اور ارادہ پھرنے کا کیا کہا مین نے گل باغ کے تئین

چنانچہ دانی بقائے و عہد گلستان را وفائے نباشد و حکیمان گفتہ ہرچہ نپاید دلبستگی را نشاید

جیسا کہ جانتا ہے تو کچھ قیام اور زمانے باغ کے تئین کچھ وفا نہین ہے اور عقلمندون نے کہا ہے جو چیز بہت نہ ٹھہرے دل لگانے کے لائق نہین

گفتا طریق چیست گفتم برای نزہت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن

کہا راہ کیا ہے کہا مین نے واسطے تازگی اور تماشا کرنے دیکھنے والون کے اور کشادگی حاضرون کے کتاب گلستان بنا سکتا ہون مین کہ

کہ باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند

باد خزان کے تئین اوپر ورق اسکے کے دست درازی نہووے اور گردش زمانہ کی خوشحالی بہار کو بسبب اسکی خزان کے بدلنا نہ کرے

طیش بے دماغیست کہ بسبب آن سبکی دست باشد تا بمقابلہ عیش درست باشد ۱۲

بچہ کار آیدت ز گل طبقی	از گلستان من ببر ورقی	گل ہمین پنج روز و شش باشد
کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق	گلستان میرے سے لیجا ایک ورق	گل یہی پانچ چھ روز رہیگا
وین گلستان ہمیشہ خوش باشد	حالیکہ من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت	
اور یہ کتاب گلستان ہمیشہ سرسبز رہیگی	جسدم کہ یہ بات کہی مین نے دامن پھولون کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے لگا	

الکریم اذا وعد وفا فصلی دو ہمان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت

کہ سخی نے جسدم وعدہ کیا پورا کیا فصل دو اسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت داری اور باہم گفتگو کرنیکے

در لباسیکہ متکلمانرا بکار آید و مترسلانرا بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتی موجود بود کہ کتاب

اس عبارت مین کہ علما کے کام آوے اور منشیون کو ملیحیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گلستان سے کچھ باقی رہے تھے کہ کتاب

گلستان تمام شد واللہ اعلم واحکم بالصواب ذکر بادشاہزادہ جہان سعد بن ابی بکر بن سعد

گلستان تمام ہوئی اور اللہ عالم تر اور حاکم تر راہی بیچ نیکی کے ذکر بادشاہزادہ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا

نور اللہ قبرہ تمام انگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہان پناہ سایۂ کردگار پرتو

روشن کرے اللہ قبر اسکی اور تمام اسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ آوے بیچ بارگاہ شاہ جہان پناہ ظل اللہ روشنی

لطف پروردگار و ذخر زمان و کہف امان اَلْمُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَآءِ الْمَنْصُوْرُ عَلَی الْاَعْدَآءِ

لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمانے اور جائے پناہ امن کا تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پایا گیا اوپر دشمنون کے

عَضُدُ الدَّوْلَةِ الْقَاهِرَةِ سِرَاجُ الْمِلَّةِ الْبَاهِرَةِ جَمَالُ الْاَنَامِ مَفْخَرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ

قوت بازو دولت غالب کا چراغ مذہب روشن کا خوبی خلق کا فخر اسلام کا سعد

ابْنُ الْاَتَابَكِ الْاَعْظَمِ شَهَنْشَاهُ الْمُعَظَّمُ مَالِكُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلَی مُلُوْكِ

بیٹا اتابک بڑے کا بادشاہ بادشاہون بڑے کا مالک گردنون امتون کا صاحب بادشاہون

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَارِثُ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَبُوْبَكْرِ

عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا ابوبکر

بْنُ سَعْدِ بْنِ زَنْگِیْ اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَضَاعَفَ اَجْلَالَهُمَا وَاجْعَلْ اِلٰی

بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال ان دونون کا اور دوچند کرے بزرگیان دونونکی اور کرے طرف

کلّ خبیرٍ ما لهما بکرشمهٔ لطف خداوندی مطالعه فرماید قطعه گر التفات خداوندیش بیاراید

ہر ننگی کے مال اُن دونوں کا ساتھ مہربانی خداوندی کے پڑھنا فرماوے جو توجہ خداوندی اُسکے کی آراستہ کرے

نگارخانهٔ چینی و نقش ارتنگیست	امید هست که روی ملال در نکشد	ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگیست
اس کتاب کو نگارخانہ چین اور نقش ارژنگ ہے	اُمید یہ ہے کہ روی ملال نہ کھینچے	سبب اس بات کہ گلستان جگہ دلتنگی کی نہیں ہے
علی الخصوص که دیباچهٔ همایونش	بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست	ذکر امیر کبیر فخر الدین
خصوصاً کہ دیباچہ مبارک اُسکا	ساتھ نام سعد ابی بکر سعد بن زنگی کے ہے	تعریف سردار بڑے فخر الدین

ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره دیگر عروس فکر من از بیجمالی سر بر نمی آرد

ابی بکر بیٹے ابی نصر کے دراز کرے اللہ عمر اسکی دوبارہ دُلھن فکر میری کی بیجمالی ہونے سے سر نہیں باہر لاتی ہے

ودیدهٔ یاس از پشت پای خجالت بر ندارد و در زمرهٔ صاحب‌نظران متجلی نشود مگر آنگه که متحلی گردد

اور آنکھ ناامیدی کی پیٹھ پاؤں شرمندگی سے نہیں اُٹھاتی ہے اور صاحب نظران گروہ میں ظاہر نہیں ہوتی ہے مگر اُسوقت کہ زیور پوش ہو

بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل مظفر منصور ظهیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کهف الفقراء ملاذ الغرباء

زیور قبول امیر بڑے عالم عادل ظفر اور یاری پایا گیا پشت پناہ سلطنت کا اور مشورہ دینے والا تدبیر بادشاہی کا جائے پناہ فقیروں و مسافروں کا

مربی الفضلاء محب الاتقیاء افتخار آل فارس یمین الملک ملک الخواص باربک فخر الدولة

پالنے والا فاضلوں کا دوست پرہیزگاروں کا فخر کرنا بسبب اُسکے اہل ایران کا قوت ملک کا فرشتے کی خاصیتیں عرض بیگی فخر دولت

والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدة الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره

اور دین کا فریادرس اسلام اور مسلمین کا سردار بنایا ہوا بادشاہوں اور شاہنشاہوں کا ابی بکر بیٹا ابی نصر کا دراز کرے اللہ عمر اسکی

واجل قدره وشرح صدره وضاعف اجره که ممدوح اکابر آفاقست و مجموع مکارم اخلاق شعر

اور بزرگ تر کرے قدر اسکی اور کشادہ کرے سینہ اُسکا اور زیادہ کرے اجر اسکا کہ ممدوح بزرگوں عالم کا ہے اور جمع کیا گیا بڑے خلقوں کا

هر که در سایهٔ عنایت اوست گنهش طاعتست و دشمن دوست بر هر یک از سایر بندگان و حواشی

جو کوئی اُسکے سایہ بخشش میں ہے گناہ اُسکا طاعت ہے اور دشمن دوست ہے اوپر ہر ایک کے سب بندوں اور کنارہ بیٹھنے والوں

خدمتی معینست که اگر در اداء برخی از آن تهاون و تکاسل روا دارند در معرض خطاب آیند و در محل عتاب

ایک خدمت معین ہے اگر بیچ ادا کرنے تھوڑی اُسکی کے ڈھیل اور سستی روا رکھیں بیچ جگہ بازپرس کے آویں اور بیچ جگہ غضب کے

مگر بر آن طایفهٔ درویشان که شکر نعمت بزرگان واجبست و ذکر جمیل و دعای خیر و ادای

مگر اوپر گروہ اُن فقیروں کے کہ شکر نعمت بڑے آدمیوں کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی بڑے آدمیوں کا اور دعائے خیر اور ادا کرنا۔

چنین خدمتی در غیبت اولی ترست که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این از تکلف دور

ایسی خدمت کا بیچ پیٹھ پیچھے کے بہتر ہے نہ سامنے منھ کے کیلئے وہ ساتھ بناوٹ کے نزدیک ہے اور یہ گرانی اور رنج سے دور ہے

باجابت مقرون باد قطعه پشت دوتای فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام

ساتھ قبولیت کے نزدیک ہوجیو قطعہ پیٹھ جھکی ہوئی آسمان کی سیدھی ہوئی خوشی سے جب کہ تجھ ایسا لڑکا پیدا ہوا مادر زمانہ

حکمت محض است گر لطف جهان آفرین	خاص کند بنده مصلحت عام را
حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی	خاص کرے ایک بندہ کو واسطے مصلحت عام کے
دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست	کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را
دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیک نام جیا	کہ پیچھے اُسکے سے ذکر خیر اُسکا زندہ کرتا ہے نام کے تئین
وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل	حاجت مشاطه نیست روی دلارام را
تعریف تیری اگر کرے یا نہ کرے صاحب علم	حاجت مشاطہ کی نہیں ہے روئے دلآرام کے تئین

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت تقصیر و تقاعدیکه در مواظبت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا — تقصیر اور بیٹھ رہنا یعنی سستی کرنا بیچ ہمیشگی

خدمت بارگاه خداوندی میرود بنابر آنست که طایفهٔ از حکمای هندوستان در فضایل

خدمت بارگاہ صاحب کے کرجاتی ہے بنیاد اوپر اسکے ہے کہ ایک گروہ حکیموں ہندوستان سے بیچ فضیلتوں

بزرجمهر سخن میگفتند بآخر جزین عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطیست یعنی درنگ

بزرجمہر کے بات کہتے تھے آخرکار سوا اسکے عیب اُس کا نجانا کہ سخن کہنے میں سست ہے یعنی ڈھیل

بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه

بہت کرتا ہے اور سننے والے کے تئین بہت انتظار چاہیے کھینچنا تو وہ بیان کرے بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ

کردن که چگویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم نظم سخندان پروردهٔ پیر کهن بیندیشد آنگه بگوید سخن

کرنا کہ کیا کہوں بہتر ہے پشیمانی کھانے سے کہ کیوں کہا میں نے بات کا جاننے والا تجربہ کار بڈھا پہلے فکر کرتا ہے اسکو تب بات کہتا ہے

مزن بی تامل بگفتار دم	**نکوگوی گر دیر گوئی چه غم**	**بیندیش وانگه برآور نفس**
ست مار بغیر فکر بیچ بات کے دم	نیک کہہ اگر دیر کی تونے تو کیا غم	اندیشہ کر اُس دم برلاؤ دم
وزان پیش بس کن که گویند بس	**بنطق آدمی بهترست از دواب**	**دواب از تو به گر نگوئی صواب**
اُس سے آگے موقوف کر بات کہ کہین چپ رہ	ساتھ بولنے کے آدمی بہتر ہے چارپایون سے	چارپائے تجھسے بہتر جو نہ کہے تو اچھی بات

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عزّ نصره که مجمع اہل دلست و مرکز علمای

پس کسطرح بیچ نظر سردار حضرت خداوندی کے غالب ہے نصرت اُسکی کہ جا جمع ہونے صاحبان دلکی ہے اور جا قرار عالمون

متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات

بڑے علم کی اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کرون تحقیق شوخی کرنے والا ہون مین اور اسباب ناقص

بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش

بیچ درگاہ بزرگ کے لانیوالا اور پوت بیچ بازار جوہریون کے قیمت جو کی بھی نہین رکھتی ہے اور چراغ آگے

آفتاب پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید مثنوی

آفتاب کے روشنی نہین رکھتا ہے اور منارہ بڑا آگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

هر که گردن بدعوی افرازد	**خویشتن را بگردن اندازد**	**سعدی افتاده است آزاده**
جو کوئی گردن دعوے سے بلند کرتا ہے	اپنے تئین گرونگے بھل ڈالتا ہے	سعدی ایک فتادہ ہے بے تعلق
کس نیاید بجنگ افتاده	**اول اندیشه وانگهی گفتار**	**پای پیش آمدست و پس دیوار**
کوئی نہین آتا ہے واسطے لڑائی بے تعلق کے	پہلے سوچ اور پیچھے بات کر تو	پانون آگے آیا ہے اور پیچھے دیوار

نخلبندی دانم ولی نه در بستان و شاهدی فروشم ولی نه در کنعان لقمان را گفتند حکمت

باغبانی جانتا ہون مین لیکن نہین بیچ باغ کے معشوق بیچتا ہون مین لیکن نہین کنعان مین لقمان کے تئین کہا کہ حکمت

از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نه بینند پای ننهند قدّم الخروج قبل الولوج مصرع

کس سے سیکھی تونے کہا اندھون سے کہ جبتک دیکھ جگہ نہین دیکھتے ہین پانون نہین رکھتے ہین مقدم رکھ تو نکلنے کو پیٹھنے سے

مردیت بیازمای وانگه زن کن قطعه گرچه شاطر بود خروس بجنگ چه زند پیش باز روئین چنگ

مردی اپنی آزما اُس وقت جورو کر اگرچہ چالاک ہوتا ہے مرغ بیچ لڑائی کے لیکن کیا کر سکے آگے باز تیز چنگل کے

گربه شیرست در گرفتن موش	**لیک موشست در مصاف پلنگ**
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے	لیکن خود شل چوہے کے ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بھروسے کشادگی خلق بزرگون کے کہ آنکھ عیبون زیردستون سے چھپاتے ہین اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر

گناہون چھوٹون کے نہین کوشش کرتے ہین باتین کتنی ساتھ طریق مختصر کرنیکے نادرات سے اور مثالون سے اور شعر اور حکایتون سے اور خصلت

ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب

بادشاہون گذرے ہوؤن سے رحمت اللہ تعالی کی اُنپر اس کتاب مین لکھا ہمنے اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اُسپر خرج کیا سبب

تصنیف کتاب این بود قطعه	**بماند سالها این نظم و ترتیب**
تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا	رہیگی برسون یہ نظم اور ترتیب

زما هر ذره خاک افتاده جائی	**غرض نقشیست کز ما یاد ماند**	**که هستی را نمی بینم بقائی**
ہم سے ہر ذرہ خاک کا پڑیگا جا بجا	غرض نقش ہے ایک کہ ہمسے یاد رہیگا	کیسلئے کہ زندگی اپنی کو نہین دیکھتا ہون مین
مگر صاحبدلی روزی برحمت	**کند در کار درویشان دعائی**	**احسان نظر در ترتیب کتاب**
شاید کوئی صاحبدل کسی دن ساتھ رحم کے	کرے بیچ کام فقیرون کے دعا	آگہی نظر نے بیچ درستی کتاب

و تهذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید تا برین روضه رعنا و حدیقه علیا چون بهشت

اور آراستہ کرنے مین بابون کے مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تو اس باغ درختون گنجان اور باغیچہ سرسبز کو مانند بہشت کے

بهشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالصواب و الیه المرجع والمآب

ساتھ آٹھ باب کے اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر کی تو انجام ساتھ رنج کے نہووے اور اللہ عالم تر ہے اور بزرگی کے اور طرف اُسکے ہے جا رجوع اور عود

باب اول در سیرت پادشاهان باب دوم در اخلاق درویشان باب سوم

باب پہلا بیچ حال بادشاہون کے باب دوسرا بیچ عادتون فقیرون کے باب تیسرا

در فضیلت قناعت باب چهارم در فوائد خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی

بیچ بزرگی قناعت کے باب چوتھا بیچ فائدہ چپ رہنے کے باب پانچوان بیچ عشق اور جوانی کے

موضین تشدید در گلستان مطبوعہ کشوری و تشدید بنظر در آمد مگر بجاے رعنا عنا و بجاے علیا غلبا زبان سعدی نیست وانچہ بہ تحقیق پیوست ہمین عناد علیا

باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت
باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے باب ساتوان بیچ اثر کرنے تربیت کے باب آٹھوان بیچ آداب صحبت کے

مثنوی	در انمدت که ما را وقت خوش بود بیچ اُس مدت کے ہمارے تئین وقت خوش تھا	ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود ہجرت رسول علیہ السلام سے چھ سو چھپن برس تھے
مراد ما نصیحت بود و گفتیم مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہمنے	حوالت با خدا کردیم و رفتیم سپرد ساتھ خدا کے کیا ہمنے اور گئے ہم	باب اول

باب پہلا

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری
بیچ عادت بادشاہون کے ایک بادشاہ کے تئین سُنا مین نے کہ واسطے مارنے ایک قیدی کے
اشارت کرد بیچاره دران حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت
اشارہ کیا بیچارے نے بیچ اُس حالت نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینا شروع کیا
و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل آید بگوید بیت
اور بیہودہ کہنا کہ عقلمندون نے کہا ہے کہ جو کوئی ہاتھ جان سے دھوتا ہے جو کچھ بیچ دل کے آتا ہے کہتا ہے
وقت ضرورت چو نماند گریز + دست بگیرد سر شمشیر تیز شعر اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ
وقت ضرورت کے جو نہ رہے بھاگنا ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے سر شمشیر تیز کا جسدم نومید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی ہے
لِسَانُهٗ + کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ + ملک پرسید که چه میگوید یکی از وزرای نیک محضر
زبان اُسکی جیسا کہ عاجز ہوتی ہے بلی حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے ایک نے وزیرون نیک خصلت سے
گفت ای خداوند همیگوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ
کہا اے صاحب یہ بات کہتا ہے اور جو شخص کھانے والے ہین غصہ کے اور بخشنے والے آدمیون سے
ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای
بادشاہ کے تئین رحمت آئی اور خیال خون اُسکے سے درگذرا وزیر دوسرے نے کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بیٹون
جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد
جنس ہمارے کے تئین نہین لائق ہے درگاہ مین بادشاہون کے سوائے ساتھ سچ کے بات کہنا اُسنے بادشاہ کو گالی دی

و ناسزا گفت ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت آن دروغ وی پسندیده تر
اور باتین نالائق کہین بادشاہ نے منھ اس بات سے درہم کھینچا اور کہا وہ جھوٹھ کہ اُس نے کہا پسندیدہ
آمد مرا ازین راست که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی
زیادہ آیا مجھکو اس سچ سے کہ تو نے کہا اسلیے کہ منھ اُس جھوٹھ کا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کی اوپر بدی کے تھا اور
خردمندان گفته اند دروغی مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز شعر هر که شاه آن
دانایون نے کہا ہے جھوٹھ مصلحت کا ملا ہوا بہتر ہے بیچ فتنہ اُٹھانے والے سے جو کوئی کہ شاہ وہ
کند که او گوید + حیف باشد که جز نکو گوید لطیفه بر طاق ایوان فریدون نوشته بود مثنوی
کرے کہ وہ کہے ظلم ہووے کہ وہ شخص سوا نیک بات کے کہے اوپر طاق محل فریدون کے لکھا تھا

جهان ای برادر نماند بکس جہان اے بھائی نہ رہے ساتھ کسی کے	دل اندر جهان آفرین بند و بس دل بیچ جہان پیدا کرنے والے کے باندھ اور بس	مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور پیٹھ
که بسیار کس چون تو پرورد و کشت کہ اُسنے تجھ ایسے بہت پالے اور مار ڈالے	چو آهنگ رفتن کند جان پاک جب قصد جانے کا کرے جان پاک	چه بر تخت مردن چه بر روی خاک برابر ہے اوپر تخت کے مرنا اور اوپر منھ خاک کے

حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله وجود
ایک نے بادشاہون خراسان سے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ سب بدن
او ریخته بود و خاک شده مگر چشمانش که همچنان در چشمخانه میگردید و نظر میکرد
اُسکا متفرق تھا اور خاک ہوگیا تھا مگر آنکھین اُسکی کہ اُسی طور بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھین اور نظر کرتا تھا
سائر حکما از تاویل آن فرو ماندند مگر درویشی که بجا آورد و گفت هنوز
سب دانا تعبیر سے اُس خواب کی حیران رہے مگر ایک فقیر نے کہ دریافت کیا اور کہا کہ ابتک حیرت سے
نگرانست که ملکش با دگرانست قطعه بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند +
دیکھنے والی ہین کہ ملک اُسکا ساتھ اورون کے ہے بہت اتفاق ہوا ہے کہ مشہور اور نامور کو نیچے زمین کے گاڑا ہے
کز هستیش بروی زمین یک نشان نماند + آن پیر لاشه را که سپردند زیر خاک
کہ ہستی اُنکی سے اوپر منھ زمین کے کچھ نشان نہ رہا اُس بڈھے لاشہ کو سونپا نیچے خاک کے

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند خاک نے اُسکو ایسا کھایا کہ اُس سے ہڈی نہ رہی گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند اگرچہ بہت زمانہ گذرا کہ نوشیروان نہ رہا زان بیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند	زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل زندہ ہے نام مبارک نوشیروان کا بسبب انصاف کے خیری کن ای فلان وغنیمت شمار عمر نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر کو

حکایت ملک زادۂ را

اُس سے پہلے کہ آواز آوے کہ فلان نہ رہا

ایک بادشاہزادہ کو

شنیدم کہ کوتاہ بود وحقیر و دیگر برادرانش بلند وخوبروے باری پدر

سُنا مین نے کہ کوتاہ تھا اور کم رو اور دوسرے بھائی اُس کے بلند اور خوبصورت ایکبار باپ

بکراہت واستحقار در وے نظر همیکرد پسر بفراست واستبصار بجای آورد

ساتھ کراہت اور استحقار کے بیچ اُسکے نظر کرتا تھا لڑکے نے ساتھ دانائی اور بینائی کے دریافت کیا

وگفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ ناداں بلند نہ ہرچہ بقامت مہتر بقیمت بہتر

اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہے یہ بات قطعی کہ جو چیز ساتھ قد کے بڑی قیمت مین بہتر

اَلشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالْفِیلُ جِیفَۃٌ شعر اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُورٌ وَاِنَّہٗ لَاَعْظَمُ

بکری حلال ہے اور ہاتھی حرام ہے

عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا قطعہ نزدیک اللہ کے ازروے قدر کے اور مرتبہ کے	چھوٹا زیادہ پہاڑوں زمین سے طور ہے اور یقیناً خاصکر بڑا ہے آن شنیدی کہ لاغر دانا وہ سُنا ہے تونے کہ دُبلے دانا نے

گفت باری بابلہی فربہ اسپ تازی اگر ضعیف بود همچنان از طویلۂ خر بہ

کہا ایکمرتبہ ساتھ ایک احمق موٹے کے گھوڑا تازی اگر ضعیف ہووے اُسیطرح حالت ضعیفی مین طویلۂ خر سے بہتر ہے

پدر بخندید وارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند رباعی

باپ ہنسا اور ارکان دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوے

تا مرد سخن نگفتہ باشد جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہووے	عیب و هنرش نهفتہ باشد عیب اور ہنر اُسکا چھپا رہتا ہے	هر بیشہ گمان مبر کہ خالیست ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

جانور نیست معروف وجانور یکہ دشمن شیر ست وخبر ہا مسلون یعنی ہر ابلق راکہ از دور شکار تصور میکنی شاید آن پلنگ خفتہ باشد ۱۲

شاید کہ پلنگ خفتہ باشد شنیدم کہ ملک را دران قرب دشمنی صعب روی نمود

شاید کہ شیر سوتا ہو سُنا مین نے کہ بادشاہ کو بیچ اُس نزدیکی کے ایک دشمن سخت نے مُنھ دکھلایا

چون لشکر از هر دو طرف روی درهم آوردند وقصد مبارزت کردند اول کسیکہ بمیدان

جب لشکر دونون طرف سے مُنھ آپس مین لائے اور قصد لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی کہ میدان مین

درآمد آن پسر بود وگفت قطعہ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

آیا وہ لڑکا تھا اور کہا وہ نہین ہون مین کہ دن لڑائی کے دیکھے تو پیٹھ میری

آن منم کاندر میان خاک وخون بینی سری کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند

وہ ہون مین کہ درمیان خاک ورخون کے دیکھے تو ایک سر جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہے

روز میدان وانکہ بگریزد بخون لشکری این بگفت وبر سپاہ دشمن زد تنی چند

روز میدان کے وہ شخص کہ بھاگ جاتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کے یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا تن کتنے

مردان کاری را بکشت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید وگفت قطعہ

مردون کاری کو مارا جو آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا

ایکہ شخص منت حقیر نمود تا درشتی هنر نپنداری اسپ لاغر میان بکار آید

اے کہ جسم میرا تجھ کو دُبلا دکھلائی دیا ہرگز موٹائی کو ہنر نجانے تو گھوڑا دُبلی کمر کا کام آتا ہے

روز میدان نہ گاو پرواری آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود واینان اندک

روز میدان کے نہ بیل پروار کا کہتے ہین کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ تھوڑے اور ایک

جماعتی آهنگ گریز کردند پسر نعرہ بزد وگفت ای مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید

جماعت نے قصد بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز بلند ماری اور کہا اے مردو کوشش کرو ہرگز جامہ زنان کا نہ پہنو

سواران را بگفتن او تهور زیادہ گشت وبیکبار حملہ کردند شنیدم کہ هم دران روز بر دشمن ظفر

سوارون کے تئین بسبب کہنے اُسکے کے مردانگی زیادہ ہوئی اور یکبارگی حملہ کیا سُنا مین نے کہ خاصکر اُسی روز اوپر دشمن کے

یافتند پدر سر وچشمش را ببوسید ودر کنار گرفت وهر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش گردانید

فتح پائی باپ نے سر اور آنکھ اسکی چومی اور گود مین لیا اور ہر روز نظر زیادہ کی یہانتک کہ ولیعہد اپنا کیا

برادرانش حسد بردند و زهر در طعامش کردند خواهرش از غرفه بدید و دریچه برهم زد پسر
بھائی اُسکے ڈاہ لے گئے اور زہر اُسکے کھانے مین کیا بہن نے اُسکی جھروکے سے دیکھا اور کھڑکی کا پٹ بند کیا لڑکے نے
دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی‌هنران
دریافت کیا ہاتھ کھانے سے کھینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مرجاوین اور بے ہنر
جای ایشان گیرند شعر کس نیاید بزیر سایه بوم + ور هما از جهان شود معدوم + پدر را
مرتبہ اُن کا لیوین کوئی نہ آوے نیچے سائے اُلو کے + اگر ہما جہان سے ہووے ناپید باپ کو
ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس هر یکی را از اطراف
اس حال سے خبر دی بھائیون کو اُسکے بُلایا اور گوشمال خوب دی پس ہر ایک کو طرفون
بلاد حصهٔ مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست و نزاع برخاست که ده درویش
شہرون سے حصہ پسندیدہ مقرر کیا تو فساد بیٹھا اور جھگڑا اُٹھا کہ دس فقیر ایک
در گلیمی بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند قطعه نیم نانی گر خورد مرد خدای + بذل درویشان کند
کملی مین سوتے ہین اور دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین آدھی روٹی اگر کھاتا ہے مرد خدا کا صرف فقیرون کا کرتا ہے
نیمی دگر + ملک اقلیمی بگیرد پادشاه + همچنان در بند اقلیمی دگر حکایت طائفهٔ دزدان
آدھی دوسری + ملک تمام ساتون اقلیمونکا گر لیوے بادشاہ + ویسا ہی بیچ فکر ولایت دوسری کے رہے ایک گروہ چورون
عرب بر سر کوهی نشسته بودند و منفذ کاروانیان بسته و رعیت بلدان از مکائد ایشان
عرب کا اوپر سر ایک پہاڑ کے بیٹھا تھا اور راہ قافلے کی بند کی اور رعیت شہرون کی مکرون سے اُن کے
مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی منیع از قلهٔ کوهی گرفته بودند و ملجای و ماوای
ترسناک اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اُسکے کہ ایک جائے پناہ بلند چوٹی ایک پہاڑ سے ہاتھ مین لائے تھے اور جگہ پناہ
خود کرده مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند که اگر این طائفه هم برین نسق
کی کیے تھے تدبیر کرنیوالون سلطنت اُسطرف کے نے دُور کرنے نقصان اُسکے مین مشورت کی کہ اگر یہ گروہ اسی طرح
روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد مثنوی درختیکه اکنون گرفتست پای
ایک مدت ہمیشگی کرین برابری ساتھ اُنھون کے منع کی گئی ہو جس درخت نے کہ اب پکڑی ہے جڑ

بنیروی شخصی برآید ز جای + وگر همچنان روزگاری هلی + بگردونش از بیخ بر نگسلی + سر چشمه شاید
ساتھ زور ایک شخص کے اُکھڑے جگہ سے اور جو اسیطرح ایک مدت چھوڑے تو ساتھ گردون کے اُسکو جڑ سے نہ اُکھیڑ سکے تو سر چشمہ کو چاہیے
گرفتن بمیل + چو پر شد نشاید گذشتن بپیل + سخن برین مقرر شد که یکی را بتجسس ایشان بگماشتند و
بند کرنا سلائی سے جو بہت ہوا نچاہیے گذرنا اور ہاتھی کے بات یہ ٹھہری کہ ایک شخص کو واسطے اُنکی جاسوسی کے مقرر کیا اور
فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه
قابو کو نگاہ رکھتے تھے وہی مدبر اُسوقت تک کہ ایک قوم پر دوڑے تھے غارت کرنیکے لیے اور جگہ اُنکے رہنے کی خالی تھی چند مردان کار
دیده جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که دزدان باز آمدند
دیدہ اور جنگ آزمودہ کو بھیجا تو بیچ گھاٹی پہاڑ کے چھپے شام کو کہ چور ٹیلے پھر آئے سفر کیے ہوے
سفر کرده و غارت آورده سلاح از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند نخستین دشمنیکه بر سر ایشان
اور لوٹ لائے ہوے ہتھیار تن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھ دیا پہلے جو دشمن کہ اوپر سر اُن کے
تاخت آورد خواب بود چندانکه پاسی از شب گذشت شعر قرص خورشید در سیاهی شد +
دوڑ لایا نیند تھی یہانتک کہ ایک پہر رات سے گذرا گروہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا
یونس اندر دهان ماهی شد + مردان دلاور از کمینگاه بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف
یونس بیچ مُنھ مچھلی کے گیا مرد دلاور گھات کی جگہ سے کودے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے
بستند بامدادان بدرگاه ملک حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود اتفاقاً در آن میان جوانی بود
باندھا وقت صبح کے سبکو درگاہ بادشاہ مین حاضر لائے سبکو واسطے مارنیکے فرمایا اتفاقاً اُن چوٹون مین ایک جوان لڑکا تھا
که میوهٔ عنفوان شبابش نو رسیده و سبزهٔ گلستان عذارش نو دمیده یکی از وزیران پای تخت
کہ آغاز جوانی اُسکی کا نیا پہونچا اور سبزہ رخسارے اُسکے کا نیا جما ایک نے وزیرون سے پائے تخت
ملک بوسه داد و روی شفاعت بر زمین نهاد و گفت این پسر همچنان از باغ زندگانی برنخورده است
بادشاہ کو چوما اور مُنھ بخشانے کے لیے زمین پر رکھا اور کہا اس لڑکے نے ابھی باغ زندگانی سے پھل نہین کھایا ہے
و از ریحان جوانی تمتع نیافته توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست که بخشیدن خون او بر بنده
اور اول جوانی سے برخورداری نہین پائی توقع ساتھ بخشش اور خلقون صاحب کے یہ ہے کہ بسبب بخشنے خون اُسکا اوپر بندے کے

۶۔ عنفوان بضم اول و سکون ثانی و ضم ثالث اول ہر چیز را میگویند ہوتی عنفوان الشباب لے ازادل جوانی است ۱۲

منت ننهند ملک وی ازین سخن درهم آورد و موافق رای بلندش نیامد گفت فرزند
احسان رکھیں بادشاہ نے منھ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اُسکی کے نہ آیا اور کہا

پرتو نیکان نگیرد هر که بنیادش بدست	تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبدست
روشنی نیکون کی نہیں پکڑتا ہے وہ شخص کہ بنا اُسکی بد ہے	تربیت کرنا نالائق کو جیسے اخروٹ گنبد پر ہے

نسل و بنیاد اینان منقطع گردن اولی ترست که آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه اش را
نسل اور بنیاد انکی قطع کرنا بہتر زیادہ ہے کس لیے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری چھوڑنا اور سانپ مارنا اور اُس کے بچہ کو
نگاه داشتن کار خردمندان نیست **قطعه** ابر اگر آب زندگی بارد + هرگز از شاخ بید بر نخوری
نگاہ رکھنا کام عقلمندوں کا نہیں ہے — بدلی اگر آبحیات برساوے + ہرگز شاخ بید سے پھل نکھاوے تو
با فرومایه روزگار مبر + کز نی بوریا شکر نخوری + وزیر این سخن بشنید و طوعاً و کرهاً بپسندید و
ساتھ کمترین اصل کے اوقات ضائع نکر + کہ نرکل بوریا کے شکر نہ کھاویگا تو وزیر نے یہ بات سُنی چار ناچار فرمانبرداری اور کراہت
بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچه خداوند دام ملکه فرمود عین حقیقت ست
خوبی عقل بادشاہ پر تعریف کی اور کہا جو کچھ صاحب نے ہمیشہ ہو ملک آپ کا فرمایا نہایت سچ ہے
اگر در صحبت آن بدان تربیت یافتی طینت ایشان بگرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده
اگر بیچ صحبت اُن بدوں کے تربیت پاتا سرشت اُنکی پکڑتا اور ایک اُنہیں سے ہوتا لیکن بندہ
امیدوار بود که بعشرت صالحان تربیت پذیرد و خوی خردمندان گیرد که هنوز طفلست
اُمیدوار تھا کہ بیچ صحبت نیک بختوں کے پرورش قبول کرے اور خو داناؤں کی لیوے کہ ابتک لڑکا ہے
و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد او متمکن نشده و در حدیث ست کل مولود یولد علی الفطرة
اور خو نافرمانی اور دشمنی اُس قوم کی اُسکی ذات میں نہیں سمائی ہے اور حدیث میں آیا ہے ہر ایک پیدا کیا گیا پیدا ہوتا ہے اصلی دین پر پھر اسکے
فابواه یهودانه او ینصرانه او یمجسانه **قطعه** پسر نوح با بدان بنشست
یہودی کرتے ہیں اُسکو اور نصرانی اور مجوسی کرتے ہیں اُسکو — بیٹا حضرت نوح پیغمبر کا بدوں میں بیٹھا
خاندان نبوتش گم شد + سگ اصحاب کهف روزی چند + پی نیکان گرفت و مردم شد
گھرانا پیغمبری کا اُنکی ضائع ہوا کتے نے اصحاب کہف کے چند روز + پیچھا نیکوں کا کیا آدمی ہوا

تا ملک از سر آزار او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم
تو بادشاہ اُسکے آزار کے خیال سے درگذرا اور کہا بخشا میں نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی میں نے
رباعی دانی که چه گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و بیچاره
جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے — دشمن کو نہ سکیے دُبلا اور لاچار
شمرد + دیدیم بسی که آب سرچشمه خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد +
گنتا — دیکھا ہم نے بہت کہ پانی سرچشمے چھوٹے کا + جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ کو لیگیا
فی الجمله پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیت او نصب
حاصل کلام لڑکے کو ساتھ ناز و نعمت کے پرورش کیا اور اُستاد ادب سکھانے والے کو اُسکے سکھانیکے لیے مقرر
کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند و
کیا تو خوبی بات پوچھنے کی اور پھیرنا جواب کا اور آداب خدمت بادشاہوں کے اُسکو سکھائے
در نظر همگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمه میگفت
اور نظر میں سبھوں کے پسند آیا ایک بار وزیر عادتوں اُسکے سے بیچ درگاہ بادشاہ کے کچھ کہتا تھا
که تربیت عاقلان درو اثر کرده است و جهل قدیم از جبلت او بدر برده ملک را
کہ تربیت نے داناؤں کی اُسمیں اثر کیا ہے اور نادانی قدیم کو اُسکی خلقت سے باہر لیگئی بادشاہ
ازین سخن تبسم آمد و گفت **بیت** عاقبت گرگ زاده گرگ شود + گرچه با آدمی
کو اس بات سے ہنسی آئی اور کہا — آخر کو بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے اگرچہ ساتھ آدمی کے
بزرگ شود + سالی دو برین برآمد طائفه اوباش محلت در و پیوستند و عقد
بزرگ ہوتا ہے — برس دو اوپر اُسکے برآئے بدمعاش محلے کے اُس سے ملے اور گرہ
موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و هر دو پسرش را بکشت و نعمت
ساتھ دینے کی باندھی تو بوقت فرصت وزیر کو اور اُسکے دونوں بیٹوں کو مارا اور دولت
بیقیاس برداشت و در مغاره دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد
بہت اُٹھائی اور غار میں چوروں کے باپ کی جگہ بیٹھا اور نافرمانی والا ہوا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعه شمشیر نیک ز آهن بد چون کند کسی
بادشاہ نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتون مین دابا اور کہا تلوار اچھی لوہے برے سے کیونکر بنائے کوئی
ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس باران که در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ
نااہل ساتھ تربیت کے نہوئے اے حکیم لیاقت والا مینہ کہ بیچ پاکیزگی طبیعت اُسکے کے خلاف نہین بیچ باغ کے
لاله روید و در شوره بوم خس قطعه زمین شور سنبل بر نیارد در و تخم عمل ضائع مگردان
لالہ جمتا ہی اور بیچ کھاری زمین کے گھاس بے پھل کی زمین کھاری سنبل کو نہین اُگاتی ہے اُس مین بیچ کام کا تباہ نہ کر
نکوئی با بدان کردن چنانست که بد کردن بجائے نیک مردان حکایت
نیکی ساتھ بدون کے کرنا ایسا ہے کہ بد کرنا نیک مردون کی جگہ پر
سرهنگ زاده را دیدم بر در سرائے اغلمش که عقل و کیاست و فهم و فراست
ایک پیادے کے لڑکے کو دیکھا مین نے اوپر دروازے سرائے اغلمش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی
زائد الوصف داشت هم از عهد خردی آثار بزرگی در ناصیهٔ او پیدا فرد بالائے
زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانے چھٹے پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اُسکے کے ظاہر اوپر
سرش ز هوشمندی می‌تافت ستارهٔ بلندی فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد
سر اُسکے کے ہوشمندی سے چمکتا تھا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا
که جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفته اند توانگری بهنر است نه بمال
کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانایون نے کہا ہی توانگری بسبب ہنر کے ہی نہ بسبب مال کے
و بزرگی بعقلست نه بسال ابنائے جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند
اور بزرگی ساتھ عقل کے ہی نہ ساتھ سال کے بھائی برابر کے اوپر منصب اُسکے کے ڈاہ لیگئے اور ساتھ ایک گناہ کے تہمت نمود کیا
و در کشتن او سعی بیفائده نمودند ع دشمن چه زند چون مهربان باشد دوست ملک
اور بیچ مارنے اُسکے کے کوشش بے فائدہ کی دشمن کیا مارے جو مہربان ہوے دوست بادشاہ نے
پرسید که موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایهٔ دولت خداوندی دام ملکه
پوچھا کہ سبب دشمنی تیری کا اُنکو بیچ حق تیرے کے کیا ہی کہا بیچ سائے دولت صاحب کے ہمیشہ ہو جیو ملک اُس کا

همگنان را راضی کردم بکرم مگر حسودان که راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من بدولت
بہتون کو راضی کیا مین نے ساتھ بخشش کے لیکن دشمن کہ راضی نہین ہوتے ہین مگر اوپر دور ہونے نعمت میری کے اور ساتھ دولت
خداوند باد قطعه توانم اینکه نیازارم اندرون کسی حسود را چکنم کو ز خود برنج درست
خداوند کے ہو جیو نعمت میری سکتا ہون مین وہ کہ نہ آزردہ کرون نہین دل کسی کا دشمن کو کیا کرون مین کہ وہ آپ سے رنج مین ہے
بمیر تا برهی ای حسود کین رنجیست که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست قطعه شور بختان
مر تو چھوٹے تو اے دشمن کہ یہ وہ رنج ہی کہ رنج اُسکے سے ساتھ موت کے نہ سکے چھوٹنا بدبخت
بآرزو خواهند مقبلان را زوال نعمت و جاه گر نه بیند بروز شپره چشم چشمهٔ آفتاب را چه
ساتھ آرزو کے چاہتے ہین صاحب اقبالون کو دور ہونا دولت اور مرتبہ کا اگر نہ دیکھے دن مین آنکھ چمگادڑ کی چشمہ آفتاب کو کیا
گناه راست خواهی هزار چشم چنان کور بهتر که آفتاب سیاه حکایت یکی را از ملوک عجم
گناہ ہی بیچ چاہے تو ہزار آنکھین ایسی اندھی بہتر نہ آفتاب سیاہ ایک کو بادشاہون عجم سے
حکایت کنند که دست تطاول بمال رعیت دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز نهاده تا بجائیکه خلق از
نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اوپر مال رعیت کے دراز کیا تھا اور ظلم اور ایذا دینا شروع کیا اُس حد تک کہ خلق
مکائد فعلش بجهان برفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت
مکرون ظلم اُسکے سے پراگندہ ہوئی اور رنج ظلم اُسکے سے راہ مسافرت کی پکڑی جب رعیت کم ہوئی محصول بادشاہت نے
نقصان پذیرفت و خزینه تهی ماند و دشمنان طمع کردند و زور آوردند قطعه هر که فریاد رس روز مصیبت
نقصان قبول کیا اور خزانہ خالی رہا اور دشمنون نے طمع کی اور غلبہ لائے جو کوئی فریاد رس روز مصیبت کا
خواهد گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش بنده حلقه بگوش ار ننوازی برود لطف کن لطف که
چاہے کہہ بیچ زمانہ سلامت کے ساتھ جوانمردی کے کوشش کر بندہ فرمانبردار کو اگر نہ سرفراز کرے تو جاوے مہربانی کر مہربانی کہ
بیگانه شود حلقه بگوش باری در مجلس او کتاب شاهنامه میخواندند در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون
بیگانہ ہووے فرمان بردار ایکبار مجلس مین اُسکی کتاب شاہنامہ پڑھتے تھے دور ہونے سلطنت ضحاک اور زمانے فریدون مین
وزیر ملک را پرسید که هیچ توان دانستن که فریدون که گنج و ملک و حشم نداشت چگونه مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکه
وزیر نے بادشاہ کو پوچھا کہ کچھ سکتے جاننا کہ فریدون کہ گنج اور ملک اور مرتبہ نہین رکھتا تھا کس طرح بادشاہی اوپر اُسکے مقرر ہوئی کہا جیسا کہ

شنیدی خلقی بروبہ تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چون
سنا تو نے ایک خلق او پر اسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی پادشاہی پائی کہا اے بادشاہ جو
گرد آمدن خلقی موجب پادشاہی ہست تو خلق را برای چہ پریشان میکنی مگر سر پادشاہی کردن
جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہے تو خلق کو کیون پریشان کرتا ہے شاید خیال بادشاہی کرنے کا نہین
نداری فرد ہمان بہ کہ لشکر بجان پروری + کہ سلطان بلشکر کند سروری + ملک گفت موجب گرد آمدن
رکھتا ہے فرد بہتر ہے کہ لشکر برابر جان کے پرورش کرے تو کہ بادشاہ بسبب لشکر کے کرتا ہے سرداری + بادشاہ نے کہا سبب
سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا
سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا بادشاہ کو کرم چاہیے تو ساتھ اسکے جمع آئین اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اسکی کے بخوف بیٹھین
این ہر دو نیست مثنوی نکند جور پیشہ سلطانے + کہ نیاید ز گرگ چوپانے +
ان دونون مین نہین ہے ایک بھی نہین کرے ظالم بادشاہی کہ نہین آتی ہے بھیڑیے سے چروائی
پادشاہی کہ طرح ظلم فگند + پای دیوار ملک خویش بکند + ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف
جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا جڑ دیوار ملک اپنے کی کھود دی + بادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبع مخالف
نیامد روی ازین سخن درہم کشید و بزندان فرستاد بسی برنیامد کہ بنی عمان سلطان بمنازعت
نہ آئی منہ اس سے برہم لایا اور قید خانہ مین بھیجا بہت دن نہ گذرے کہ بیٹے چچاؤن بادشاہ کے واسطے جھگڑنے کے
برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومیکہ از دست تطاول او بجان
اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھ ظلم اسکے سے عاجز
رسیدہ بودند و پریشان شدہ برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت
ہوئی تھی اور پریشان کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اسکے سے باہر گیا اور اوپر
و بر آنان مقرر شد مثنوی پادشاہی کو روا دارد ستم بر زیر دست + دوستدارش روز سختی دشمن
انھون کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز رکھے ظلم اوپر زبردست کے + دوستدار اسکا روز سختی کے دشمن
زور آور است + با رعیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشین + زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است
زبردست ہے + ساتھ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن سے بخوف بیٹھ + اس لیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجائے لشکر کے ہے
ح

فرد غم زیردستان بخور زینہار + بترس از زبردستی روزگار حکایت
غم زیر دستون کا کھا خواہ مخواہ ڈر زبردستی سے زمانے کی
پادشاہی با غلامی عجمی در کشتی نشستہ بود و غلام دیگر بار دریا را ندیدہ بود و محنت
ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے کشتی مین بیٹھا تھا اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا اور محنت
کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ براندامش افتاد ملک را عیش ازو
ناؤ کی نہین آزمائی تھی رونا شروع کیا اور لرزہ اسکے بدن پر پڑا بادشاہ کی خوشی بسبب اسکے
منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نہ بندد و چارہ ندانستند حکیمی
مکدر ہوئی کہ طبیعت نازک بادشاہون کی بوجھ اٹھانا ایسی باتون کا صورت نہین باندھے اور علاج نجانا ایک حکیم
دران کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دہی من او را بطریقی خاموش گردانم
اس کشتی مین تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے تو مین اسکو ایک حکمت سے چپ کرون
گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت
کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینکدیا اور کئی مرتبے
غوطہ خورد از ان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در سکان
غوطے کھائے بعد ازان بال اسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونون ہاتھ کے بیچ ایوان
کشتی آویخت چون برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید
کشتی کے لٹکایا جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا
کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و قدر سلامت
کہ حکمت کیا تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامت
کشتی ندانستہ و ہمچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید قطعہ اے سیر ترا
ناؤ کا نجانا اور اسی طرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص جانتا ہے کہ بیچ کسی مصیبت کے گرفتار آتا ہے اے آسودہ
نان جوین خوش ننماید + معشوق من است آنکہ بنزدیک تو زشت است + حوران بہشتی
تجھے روٹی جو کی اچھی نہین دکھلائی دیتی + معشوق میرا ہے وہ کہ نزدیک تیرے برا ہے حوران بہشتی

رادوزخ بود اعراف از دوزخیان پرس که اعراف بهشت ست فرد فرقست میان

کو دوزخ ہی اعراف — دوزخ والون سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہے — فرق ہی درمیان

آنکه یارش در بر + با آنکه دو چشم انتظارش بر در + حکایت یکے از ملوک عجم

اُس شخص کے کہ یار اُسکا بیچ بغل کے اور اُس شخص کے کہ دونون آنکھ انتظار اُسکے کی دروازی پر ایک بادشاہون عجم سے

رنجور بود در حالت پیری امید زندگانی قطع کرده که سواری از در درآمد و بشارت

بیمار تھا — بیچ حالت بڑھاپے کے اور اُمید زندگانی کی قطع کی تھی کہ ایک سوار دروازے سے آیا اور خوشخبری

داد که فلان قلعه را بدولت خداوند بگشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاه و رعیت

دی کہ فلانے قلعے کو ساتھ اقبال صاحب کے فتح کیا ہم نے اور دشمن قید آئے — اور سپاہ اور رعیت

آنطرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرد برآورد و گفت این مژده مرا نیست

اُس طرف کی سب اطاعت کرنیوالی حکم کی ہوئی بادشاہ نے ایک سانس ٹھنڈی بھری اور کہا یہ خوشخبری مجھکو نہین

دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت قطعه درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز + که انچه در

بلکہ دشمنون میرے کو ہی یعنے وارثون بادشاہی کو بیچ اس اُمید کے آخر ہوئی افسوس عمر عزیز کہ جو چیز بیچ

دلم ست از درم فراز آید + امید بسته برآمد ولی چه فائده زانکه + امید نیست که عمر گذشته

دل میرے کے ہے دروازے میرے سے آگے آئے اُمید بندھی ہوئی بر آئی ولیکن کیا فائدہ اس سبب سے کہ اُمید نہین ہی کہ عمر گذری ہوئی

باز آید قطعه کوس رحلت بکوفت دست اجل + ای دو چشم وداع سر بکنید + ای کف دست

پھر آوے — نقارہ کوچ کو بجایا ہاتھ نے موت کے — اے دونون آنکھین میری رخصت سر کو کرو اے ہتھیلی ہاتھ کی

و ساعد و بازو + همه تودیع یکدگر بکنید + بر من اوفتاده دشمن کام + آخر ای دوستان گذر

اور کلائی اور بازو سب رخصت ہونا آپس مین کرو + اوپر مجھ عاجز دشمن کام کے آخر اے دوستو گذر

بکنید روزگارم بشد بنادانی + من نکردم شما حذر بکنید حکایت هرمز را گفتند

کرو — زمانہ میرا گیا ساتھ نادانی کے مین نے نہ کیا تم پرہیز کرو — ہرمز کو کہا کہ

از وزیران پدر چه خطا دیدی که بند فرمودی گفت گناهی معلوم نکردم ولیکن بقین

وزیرون باپ سے کیا گناہ دیکھا تونے کہ قید فرمایا تونے کہا کوئی گناہ دریافت نہ کیا مین نے ولیکن ساتھ یقین کے

دانستم که مهابت من در دل ایشان بیکرانست و بر عهد من اعتماد کلی ندارند ترسم که

جانا مین نے کہ دہشت میری دل مین اُنکے بہت ہی اور میرے قول پر پورا بھروسہ نہین رکھتے ہین ڈرتا ہون مین کہ

از بیم گزند خویش آهنگ هلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم که گفته اند قطعه

دہشت آزار اپنے سے قصد میرے ہلاک کرنے کا کرین پس قول حکیمون کو عمل کیا مین نے کہ کہا ہے

ازان کز تو ترسد بترس ای حکیم + وگر با چو صد برآئی بجنگ + ازان مار بر پای راعی زند

اس شخص سے جو تجھ سے ڈرے ڈر اے حکیم اور جو سو لڑے اس ایسے سو کے غالب آوے تو لڑائی مین اس سبب سے سانپ اوپر پانون گڈرے

که ترسد سرش را بکوبد بسنگ + نه بینی که چون گربه عاجز شود + برآرد بچنگال چشم پلنگ +

کے ڈرتا ہی سر اسکے کو کچلے ساتھ پتھر کے نہین دیکھتا ہی تو کہ جب بلی عاجز ہوتی ہے نکالتی ہی ساتھ چنگل کے آنکھ چیتے کی

حکایت ببالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام معتکف بودم در جامع دمشق که

اوپر سرہانے قبر یحیٰ پیغمبر علیہ السلام کے گوشہ مین بیٹھنے والا تھا مین مسجد دمشق مین کہ

یکی از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود درآمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست فرد

ایک بادشاہون عرب سے کہ ساتھ بے انصافی کے نسبت کیا تھا آیا اور عاجزی اور دعا کی اور حاجت چاہی

درویش و غنی بنده این خاک درند + آنانکه غنی ترند محتاج ترند + آنگاه مرا گفت از انجا که

فقیر اور دولتمند بندے اس خاک دروازے کے ہین اور وہ لوگ کہ دولتمند زیادہ ہین محتاج زیادہ ہین اُسوقت مجھکو کہا بحکم اس بات کے

همت درویشانست و صدق معامله ایشان خاطری همراه من کنید که از دشمنی صعب

کہ دعا فقیرون کی ہے اور سچا معاملہ اُنکا — ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ ایک دشمن سخت سے

اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نه بینی نظم ببازوان

اندیشہ کرنے والا ہون مین کہا مین نے اُسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھے تو ساتھ بازو کے

توانا و قوت سر دست خطاست پنجه مسکین ناتوان بشکست + بترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید که

زورآور اور قوت پنجے کے خطا ہی پنجہ غریب اور ناتوان کا توڑنا کیون نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوپر عاجزون کے نہین رحم کرتا ہے کہ

گر زپای درآید کسش نگیرد دست + هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت + دماغ بیهده پخت

اگر پانون سے گریگا کوئی اُسکا نہ پکڑیگا ہاتھ جس شخص نے کہ بیج بدی کا بویا اور اُمید نیکی کی رکھی دماغ بیہودہ پکایا

وخیال باطل لبست + زگوش پنبه برون آر وداد خلق بده + گر تو می ندهی داد روز دادی ست
اور خیال جھوٹا باندھا + کان سے روئی باہر لا اور انصاف خلق کا کر اور جو نہین کرتا ہو تو انصاف ایک دن انصاف کا ہے
مثنوی بنی آدم اعضای یکدیگر اند + که در آفرینش زیک جوهر اند + چو عضوی بدرد آورد روزگار +
بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤن ایک دوسرے کے ہین اسلیے کہ بیچ پیدائش کی ایک اصل سے ہین جو ایک عضو کو درد میں لاوے
دگر عضوها را نماند قرار + تو کز محنت دیگران بیغمی + نشاید که نامت نهند آدمی + حکایت
زمانه دوسرے اعضا کو نہ رہے قرار تو کہ محنت اوروں سے بیفکر ہے تو بجا ہے کہ نام تیرا رکھیں آدمی
درویشی مستجاب الدعوة در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری
ایک فقیر قبول کیا گیا دعا کا بیچ بغداد کے ظاہر آیا حجاج یوسف کو خبر کی بلایا اسکو اور کہا دعائے خیر
بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بهر خدا اینچه دعاست گفت این دعای خیر است
مجھپر کر کہا اے خدا جان اسکی لے کہا واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہے کہا یہ دعائے خیر ہے
ترا و جمله مسلمان را مثنوی ای زبردست زیردست آزار + گرم تا کی بماند این بازار +
تجھکو اور سب مسلمانون کو اے زبردست زبردست کے آزار دینے والے گرم کبتک رہے گا یہ بازار
بچه کار آیدت جهانداری + مردنت به که مردم آزاری حکایت یکی از ملوک بی انصاف پارسای
کس کام مین آوے تیری جہانداری مرنا تیرا بہتر کہ مردم آزار ہے تو + ایک نے بادشاہون بے انصاف سے ایک فقیر
را پرسید که کدام عبادت فاضلتر است گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یک نفس خلق را نیازاری قطعه
کو پوچھا کہ کون عبادت بہتر اور فضیلت رکھتی ہے کہا تیرے تئین سونا دوپہر کا تو بیچ اس ایکدم کے خلق کو نہ آزار دے تو
ظالمی را خفته دیدم نیمروز + گفتم این فتنه است خوابش برده به + وانکه خوابش بهتر از بیداری است +
ایک ظالم کو سوتا دیکھا مین نے دوپہر کو کہا مین نے یہ فتنہ ہو خواب اسکو لے گئی بہتر اور وہ شخص کہ سونا اسکا بہتر جاگنے سے ہے
آنچنان بد زندگانی مرده به حکایت یکی را از ملوک شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود
ایسا بد زندگانی کا مرنا بہتر ایک کو بادشاہون سے سنا مین نے کہ ایک رات بیچ صحبت داری کے دن کیا تھا
و در پایان مستی میگفت بیت ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست + کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست
اور بیچ نہایت مستی کے کہتا تھا ہمکو بیچ جہان کے خوش زیادہ اس سے ایکدم نہین ہے کہ نیک بد سے اندیشہ اور کسی کا غم نہین ہے

۴ برزبان جاری نه کنم امروز اجازتے برائے رد جواب سلام توازو حاصل کردم ۱۲

درویشی برهنه بسرما برون خفته بود گفت بیت ای آنکه باقبال تو در عالم نیست +
ایک فقیر ننگا جاڑے مین باہر سوتا تھا کہا اے وہ کہ برابر اقبال تیرے کے بیچ عالم کے نہین ہے
گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست + ملک را خوش آمد صرهٔ هزار دینار از روزن
قبول کیا ہمنے کہ غم تجھکو نہین ہے غم ہمارا بھی نہین ہے + بادشاہ کو اچھی معلوم ہوئی بات اسکی تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے
بیرون کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت من از کجا آرم که جامه ندارم ملک را
باہر کی اور کہا دامن رکھ لے فقیر کہا دامن کہان سے لاؤن مین کہ جامہ نہین رکھتا ہون مین بادشاہ کو
بر ضعف حال او رحمتی زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد
اوپر ضعف حال اسکے کے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے بھیجا
درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بیت
فقیر نے اس نقد و جنس کو تھوڑی مدت مین کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا
قرار در کف آزادگان نگیرد مال + نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال +
آزادون کے ہاتھ مین مال نہین ٹھہرتا ہے + نہ صبر عاشق کے دل مین نہ پانی چلنی مین
در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی ازو درهم کشید و ازینجا
اس حالت مین کہ بادشاہ کو پروا اسکی نہ تھی حال اسکا کہا بادشاہ غصے مین آیا اور منھ اس سے پھیرا اسی جگہ سے
گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان بر حذر باید بودن که غالب
کہا ہے صاحبون دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہون سے بچتے رہنا چاہیے کہ اکثر
همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دحام عوام نکنند مثنوی
ہمت انکی ساتھ بڑے کامون بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہے اور برداشت زحمت دینے خلق کی نہین کرتے ہین
حرامش بود نعمت پادشاه + که هنگام فرصت ندارد نگاه + مجال سخن تا نبینی ز پیش +
حرام اس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کی کہ وقت فرصت کا نہین دیکھے نگاہ قدر مناسبات کی جبتک نہ دیکھے آگے سے
به بیهوده گفتن مبر قدر خویش + گفت این گدای شوخ چشم مبذر را که چندین نعمت بچندین
ساتھ بیہودہ کہنے کے مت لیجا مرتبہ اپنا + بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت اتنی

مدت برانداخت برانید که خزینهٔ بیت المال لقمهٔ مساکین ست نه طعمهٔ اخوان الشیاطین بیت
مدت مین ضائع کی نکالو که خزانہ بیت المال لقمہ مسکینون کا ہے نہ کھانا ہے بھائیون شیطانون کا
ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد + زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ
جو احمق کہ روز روشن مین شمع کافوری رکھے + جلدی دیکھے گا تو کہ رات کو تیل نہوگا اُسکے چراغ مین
یکے از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسان را وجه کفاف
ایک نے وزیرون نصیحت کرنیوالون سے کہا اے صاحب مصلحت وہ دیکھتا ہون مین کہ ایسے آدمیون کو وجہ روزینہ کی
بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب
تھوڑی تھوڑی جاری رکھیں تو بیچ خرچ روز کے فضول خرچی نکرین لیکن جو کچھ فرمایا تو نے جھڑکی اور منع کرنے سے مناسب
ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خسته کردن نظم
صاحبان ہمت کے نہین ہے - ایک کو ساتھ لطف کے اُمیدوار کرنا اور پھر ساتھ نومیدی کے پریشان کرنا
بروی خود در طماع باز نتوان کرد + چون باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد +
اپنے مُنھ پر دروازہ طمع کرنیوالون کا نہ سکیے کھولنا + جو کھلا ساتھ سختی کے بند نہ سکیے کرنا +
قطعه کس نه بیند که تشنگان حجاز + بر لب آب شور گرد آیند + هر کجا چشمهٔ بود شیرین
کوئی نہ دیکھے کہ پیاسے حجاز کے + اوپر کنارے پانی کھاری کے جمع آتے ہین + جسجگہ چشمہ ہووے میٹھا +
مردم و مرغ و مور گرد آیند حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت سستی
آدمی اور چڑیان اور چیونٹیان جمع آئین + ایک بادشاہون اگلون نے بیچ نگاہ رکھنے بادشاہی کے سُستی
کردی و لشکر را بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت دادند مثنوی
کرتا اور لشکر کو سختی سے رکھتا خواہ مخواہ ایک دشمن زبردست نے مُنھ دکھایا سب نے پیٹھ دی
چو دارند گنج از سپاهی دریغ + دریغ آیدش دست بردن بتیغ + چه مردی کند در صف
جو رکھین خزانہ کو سپاہی سے افسوس + افسوس آوے اُسکو ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے + کیا مردانگی کرے بیچ صف
کارزار + که دستش تهی باشد و کار زار + یکی را از آنان که عذر کردند با من دوستی بود ملامت کردم
لڑائی کے + جو ہاتھ اُسکا خالی ہووے اور کام تباہ + ایک کو اُنھون سے کہ بیوفائی کی ساتھ میرے دوستی تھی ملامت کی مین نے

ے غدر بغین معجمه و دال مهمله و رای بے نقطه معنے ترک وفا ۱۲

وگفتم دون است و بی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم
اور کہا مین نے کہ کمینہ ہے اور بے شکر ہے اور کمینہ ناحق پہچاننے والا کہ بیچ تھوڑے تباہی حال کے مالک قدیم سے
برگردد و حق نعمت سالها در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که
پھرے اور حق دولت برسون کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معذور رکھے تو لائق ہے کہ
اسپم بی جو بود و نمد زینم بگرو سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی
گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمد زین میرے کی رہن بادشاہ کہ ساتھ زر کے سپاہی بخیلی کرے ساتھ اُسکے سر سے جوانمردی
نتوان کرد فرد زر بده مرد سپاهی را تا سر بدهد + وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم
نہ سکیے کرنا زر دے مرد سپاہی کو تو سر دے اور جو زر اُسکو نہ دیگا تو سر رکھیگا وہ بیچ عالم کے
حکایت یکی از وزرا معزول شده بحلقهٔ درویشان درآمد و برکت صحبت ایشان در وی
ایک وزیرون کے کہ وزارت سے علیحدہ ہوکر فقیرون کے گروہ مین آیا اور برکت صحبت اُنھون کی نے اُس مین
سرایت کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش
اثر کیا اور خاطر جمع اُسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے اُس سے پھر دل خوش کیا اور کار وزارت کا فرمایا قبول اُس کو
نیامد و گفت معزولی به که مشغولی رباعی آنانکه بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دهان مردم
نہ آیا اور کہا فقیر رہنا بہتر کہ مشغول ہونا وہ لوگ کہ گوشہ سلامت مین بیٹھے + دانت کتے کے اور مُنھ آدمیون کا
بستند + کاغذ بدریدند و قلم بشکستند + وز دست و زبان حرفگیران رستند + ملک گفت هر آئینه ما را
بند کیا + کاغذ پھاڑا اور قلم توڑا اور ہاتھ اور زبان عیب گیرون کے چھوٹے + بادشاہ نے کہا تحقیق کہ ہم کو
خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها
ایک دانا کفایت کرنیوالا چاہیئے کہ واسطے تدبیر بادشاہی کے لائق ہو کہا وزیر نے پہچان صاحب عقل کی وہ ہے کہ ایسے کامون مین
تن در ندهد فرد همای بر همه مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و جانور
راضی نہووے ہما تمام چڑیون پر اس سبب سے بزرگی رکھتی ہے + کہ ہڈی کھاتی ہے اور صاحب جان کو
نیازارد + حکایت سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد
نہین ستاتی ہے سیاہ گوش کو کہا کہ تجھکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی

گفت تا فضلۂ صیدش میخورم واز شر دشمنان در پناه صولتش زندگانی میکنم گفتندش
کہا اسلیئے کہ جھوٹا شکار اُسکے کا کھاتا ہوں میں اور بدی دشمنون سے پناہ اور دبدبے مین اُسکے زندگانی کرتا ہوں انہین کہا اُسکو
اکنون کہ بظل حمایتش درآمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقۂ
اب کہ بیچ سایہ حمایت اُسکے کے آیا تو اور بیچ شکر نعمت اُسکی کے اقرار کیا تو نے کیسلیئے نزدیکتر نہین آتا ہی کہ تو گروہ مین
خاصانت در آرد واز بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش همچنان ایمن نیستم فرد
خاصان کے تجھکو لاوے اور بندگان خلاص شدون سے گنے کہا حملے اُسکے سے ایسا ہی بے خوف نہین ہون مین
اگر صد سال گبر آتش فروزد + اگر یکدم درو افتد بسوزد + افتد کہ ندیم حضرت سلطان را
اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے جو ایکدم اُسمین پڑے جلجاوے اتفاق ہوتا ہی کہ مصاحب درگاہ بادشاہ کا
زر بیاید و باشد کہ سر برود حکما گفتہ اند از تلون طبع بادشاهان بر حذر باید بودن کہ
زر پاتا ہی اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ سر جاتا ہی حکیمون نے کہا ہی رنگا رنگ طبیعت بادشاہون سے پرہیز مین چاہیئے رہنا کہ ایک
وقتی بسلامی برنجند وگاهی بدشنامی خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر ندیمانست و عیب حکیمان فرد
وقت سلام سے رنجیدہ ہوتے ہین اور کبھی ایک گالی دینے سے خلعت دیتے ہین اور کہا ہی خوش طبعی بہت کرنا ہنر ہمنشینو کا ہی اور عیب حکیمون کا
تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار + بازی و ظرافت بندیمان بگذار حکایت یکی از
تو اوپر مرتبے اپنے کے رہ اور عزت کے + بازی اور خوش طبعی ہمنشینون کو چھوڑ ایک
رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد کہ کفاف اندک دارم و عیال بسیار طاقت
یارون سے گلہ زمانہ ناموافق کا نزدیک میرے لایا کہ روزی تھوڑی رکھتا ہون مین اور لوگ گھر کے بہت طاقت
بار فاقہ نمی آرم و بارہا در دلم آمد کہ باقلیمی دیگر نقل کنم تا در انصورت کہ زندگانی کنم
بوجھ فاقہ کی نہین لاتا ہون مین اور اکثر میرے دل مین آیا کہ طرف ولایت دوسری کے کوچ کرون مین تو اُس صورت مین زندگانی کرون مین
کسی را بر نیک و بد من اطلاع نباشد بیت بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست + بس جان
کسی کو اوپر نیک و بد میرے کے خبر نہو بہت بھوکے سوئے اور کسی نے نجانا کہ کون ہین + بہت جان
بلب آمد کہ برو کس نگریست + باز از شماتت اعدا براندیشم کہ بطعنہ در قفای من بخندند
اوپر لب کے آئی کہ اوپر اُسکے کوئی نرویا + پھر بدگوئی دشمنون سے ڈرتا ہون مین کہ ساتھ طعنے کے پیچھے میرے ہنسین گے

وسعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند قطعہ مبین آن بیحمیت را کہ ہرگز +
اور دوادوش میری کو بیچ حق جورو لڑکون میرے کے اوپر نہونے جوانمردی کے قیاس کرین اور کہین نہ دیکھ اُس بیحیا کو کہ ہرگز
نخواهد دید روی نیکبختی + تن آسانی گزیند خویشتن را + زن و فرزند بگذارد بسختی + و
نہ دیکھے گا مُنھ نیک بختی کا + کیسلیئے کہ آرام قبول کرتا ہی واسطے اپنے + جورو اور لڑکون کو چھوڑے سختی مین + اور
درین علم محاسبت چنانکہ معلومست چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود کہ موجب
بیچ اس علم محاسبہ کے جیسا کہ معلوم ہی تمکو کچھ جانتا ہون اگر بسبب مرتبے تمھارے کے کوئی خدمت مقرر ہو کر سبب
جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهدۂ شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاه ای
جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمہ شکر اُسکے سے باہر آنا نسکون مین کہا مین نے کام بادشاہون کا اے
برادر دو طرف دارد امیدست و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد
بھائی دو پہلو رکھتا ہی اُمید ہی اور دہشت یعنے اُمید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف تدبیر داناؤن کے ہوے
بدان امید متعرض این بیم شدن قطعہ کس نیاید بخانۂ درویش + کہ خراج زمین و باغ
بدان اُمید کے اُٹھانیوالا اس دہشت کا ہونا کوئی نہین آتا ہی گھر مین فقیر کے کہ محصول زمین اور باغ کا
بده + یا بہ تشویش و غصہ راضی شو + یا جگر بند پیش زاغ بنہ + گفت این
دے + تو تکلیف اُٹھانے اور غصہ مین راضی ہو + یا کلیجہ آگے کوے کے رکھ + کہا یہ
موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی نشنیدہ کہ ہر کہ خیانت ورزد دستش
موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو نہین سُنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری کرے ہاتھ اُس کا
از حسابت بلرزد فرد راستی موجب رضای خداست + کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست
نامردی سے کانپتا ہی سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکھا مین نے کہ گم ہوا راہ سیدھی سے
حکما گویند کہ چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز
حکیم کہتے ہین کہ چار آدمی چار آدمیون سے رنجیدہ ہوویں ٹھگ بادشاہ سے اور چور نگہبان سے اور بدکار چغلخور سے
و روسپی از محتسب آنرا کہ حساب پاکست از محاسبہ چہ باک قطعہ مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی
اور فاحشہ رنڈی کوتوال سے جس شخص کا کہ حساب پاک ہے محاسبے سے کیا دہشت مت کر کشادہ روی بیچ عمل بادشاہی کے اگر چاہتا ہی تو

کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ + تو پاک باش و مدارای برادر از کس باک
کہ وقت معزول ہونے تیرے کے ہووے قدرت دشمن کی تنگ + تو پاک رہ اے بھائی مت رکھ کسی سے
زنند جامۂ ناپاک گازران بر سنگ + گفتم حکایت روباہی مناسب حال تست کہ دیدندش
مارتے ہیں کپڑے ناپاک کو دھوبی اوپر پتھر کے کہا میں نے حکایت ایک لومڑی کی مناسب حال تیرے کے ہو کہ دیکھا اسکو
گریزان و بی خویشتن افتان و خیزان کسی گفتش چہ آفت ست کہ موجب چندین مخافت ست گفتا شنیدم کہ شتر
افتان و خیزان اور بھاگتے ہوئے کسی نے کہا اسکو کیا آفت ہے کہ سبب اتنے خوف کا ہے کہا سنا میں نے کہ شتر کو
بسخرہ میگیرند گفت ای سفیہ ترا با شتر چہ مناسبت ست و او را با تو چہ مشابہت گفت خاموش اگر
بیگار پکڑتے ہیں کہا اے نادان شتر کو تجھسے کیا مناسبت ہے اور اسکے تئیں ساتھ تیرے کیا تشبیہ کہا چپ رہ اگر
حسودان بغرض گویند کہ این ہم بچۂ شتر ست و گرفتار آیم کرا غم تخلیص من باشد کہ تا تفتیش حال من کنند
حاسد دشمنی سے کہیں کہ یہ بھی اونٹ کا بچہ ہے اور پکڑا جاؤں کسکو غم خلاص کرانے میرے کا ہو کہ کھوج حال میرا کرے
و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنین فضلست و دیانت و تقوی و
اور جبتک تریاق عراق سے لایا جاے سانپ کا کاٹا ہوا مردہ ہو جاوے تجھ کو ویسی ہی بزرگی ہے دینداری اور پرہیزگاری
امانت و لیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشہ نشین اگر آنچہ حسن سیرت تست بخلاف آن
اور ایمانداری لیکن بدگوئی کرنیوالے گھات میں ہیں اور مدعی گوشہ میں بیٹھنے والے اگر جو کچھ کہ خصلت تیری ہے خلاف اسکے
تقریر کنند و در معرض خطاب پادشاہ آئی در آنحالت کرا مجال مقالت باشد پس مصلحت آن بینم
بیان کریں اور بیچ بازپرس جوابدہی بادشاہ کے آوے تو بیچ اسحالت کے کسکو قدرت بات کہنے کی ہو پس مصلحت یہ دیکھتا ہوں
کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی فرد بدریا در منافع بیشمارست + اگر خواہی سلامت
کہ ملک قناعت کو نگہبانی کرے تو اور چھوڑنا ریاست کا کہے تو دریا میں نفع بہت ہے اگر چاہتا ہے تو سلامت
بر کنارست + رفیق این سخن بشنید و بہم برآمد و روی از حکایت من درہم کشید و سخنہای
اوپر کنارے کے ہے یار نے یہ بات سنی اور غصے میں ہوا اور منہ حکایت میری سے غصہ میں کھینچا اور باتیں
رنجش آمیز گفتن گرفت کہ اینچہ عقل و فراست و فہم و درایت قول حکما درست آمد
رنجش ملی ہوئی کہنا شروع کیں کہ کیا عقل ہے اور دانائی اور بوجھ اور دانائی بات حکیموں کی درست آئی

کہ گفتہ اند دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند قطعہ دوست
کہ کہا ہے دوست بیچ قیدخانے کے کام آتے ہیں کسلیے کہ اوپر دسترخوان کے سب دشمن دوست دکھائی دیتے ہیں + دوست
مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی + دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست
مت گن اسکو کہ بیچ نعمت کے مارے شیخی یار ہونے اور بھائی چارے کی + دوست اسکو جانتا ہوں میں کہ پکڑے ہاتھ دوست کا
در پریشان حالی و درماندگی + دیدم کہ متغیر میشود و نصیحت من بغرض میشنود نزدیک صاحب
بیچ پریشان حالی اور عاجزی کے + دیکھا میں نے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت میری ساتھ دشمنی کے سنتا ہے نزدیک صاحب
دیوان رفتم بسابقہ معرفتیکہ درمیان ما بود صورت حالش بگفتم و اہلیت و استحقاقش
دفتر کے گیا میں ساتھ پہلی اس پہچان کے کہ درمیان ہمارے اور اس صاحب دیوان کے تھی صورت حال اسکی کہی میں نے اور آدمیت و طلب حق اسکی
بیان کردم تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین برآمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش
بیان کی میں نے تو ایک تھوڑے کام پر اسکو مقرر کیا تھوڑی مدت اوپر اسکے بر آئی پاکیزگی طبیعت اسکی کو دیکھا اور نیک تدبیر اسکی
بپسندیدند کارش از ان درگذشت و بمرتبہ بالاتر ازان تمکن شد ہمچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا
پسند کی کام اسکا اس سے درگذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ کے اس سے ٹھہرنے والا ہوا ایسا ہی ستارہ نیکبختی اسکی کا بیچ ترقی کے تھا اوپر
باوج ارادت برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیہ گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم
بلندی خواہش کے پہونچا اور نزدیک درگاہ بادشاہ کا اعتبار کیا گیا ہوا اوپر سلامت حال اسکے کے خوشی کی میں نے اور کہا میں نے
فرد ز کار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار + کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکیست شعر
کام بند ہوے سے مت اندیشہ کر اور دل شکستہ مت رکھ کہ پانی چشمۂ آب حیات کا درمیان تاریکی کے ہے
الا لا تحزنن اخوا البلیۃ + فللرحمن الطاف خفیۃ فرد منشین ترش از گردش ایام
آگاہ ہو چاہیے کہ نہ نالہ کرے بھائی بلا کا کیس واسطے خدا کے ہیں مہربانیاں پوشیدہ مت بیٹھ کھٹا گردش زمانے سے
کہ صبر ارچہ تلخست و لیکن بر شیرین دارد + دران قربت مرا با طایفۂ یاران اتفاق سفر افتاد چون
کہ صبر بالکل تلخ ہے و لیکن پھل میٹھا رکھتا ہے + بیچ اسوقت کے مجھکو ساتھ گروہ یاروں کے اتفاق سفر کا پڑا جب
از زیارت مکہ باز آمدم یک دو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش دیدم پریشان و در ہیئت درویشان گفتم چہ حالت
زیارت مکہ سے پھر آیا میں ایک دو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اسکے کا دیکھا میں نے پریشان اور بیچ شکل فقیروں کے کہا میں نے کیا حالت

گفت آنچنانکہ تو گفتی طائفہ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند ملک دام ملکہ در کشف
کہا جیسا کہ کہا تو نے ایک گروہ مجھپر حسد لیگیا اور ساتھ خیانت کے مجھکو منسوب کیا اور بادشاہ نے ہمیشہ ہو جیو ملک اُسکا بیچ کھولنے
حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند
حقیقت اُسکی کے پوچھنا جیسا کہ چاہیئے نفرمایا اور یاران قدیم اور دوستان گرم محبت کلمہ حق سے چپ ہوے
و صحبت دیرین فراموش کردند قطعہ نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ + ستایش کنان دست
اور صحبت قدیم بھلا نا کیا — نہین دیکھا ہے تو نے کہ آگے صاحب مرتبہ کے صفت کرتے ہوے ہاتھ
بر بر نہند + اگر روزگارش در آرد ز پای + ہمہ عالمش پای بر سر نہند + فی الجملہ بانواع
اوپر سینے کے رکھتے ہین + اگر زمانہ اُسکو گرا دے مرتبہ سے تمام عالم پانوُن اوپر سر اُسکے کے رکھتے ہین + حاصل کلام قسم قسم
عقوبت گرفتار شدم تا درین ہفتہ کہ مژدۂ سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و
عذاب مین گرفتار ہوا مین تو اس ہفتے مین کہ خوشخبری سلامتی حاجیون کی پہونچی قید بھاری سے خلاص مجھکو کیا اور
ملک موروثم خاص کرد گفتم دران نوبت اشارت من قبولت نیامد کہ گفتم عمل
ملک میراث میری کا خاص کیا کہا مین نے بیچ اُسوقت کے اشارہ میرا قبول تجھکو نہ آیا کہ کہا مین نے
پادشاہان چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری فرد
کام بادشاہون کا مانند سفر دریا کے ہے خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیوے تو یا طلسم مین مرے تو
یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار + یا موج روزی افگندش مردہ بر کنار + مصلحت ندیدم
یا زر دونون ہاتھون سے کرے صاحب بیچ گود کے + یا لہر ایک دن ڈالے اُسکو مردہ اوپر کنارے کے + مصلحت دیکھی مین نے
ازین بیش ریش درونیش را بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن بدین کلمہ اختصار
اس سے زیادہ زخم فقیر کو ملامت سے چھیلنا اور نمک اوپر زخم کے چھڑکنا اوپر اس بات کے تمام
کردم قطعہ ندانستی کہ بینی بند بر پای + چو در گوشت نیامد پند مردم + دگرہ گر نداری
کیا مین نے جانا تو نے کہ دیکھیگا تو قید اوپر پانوُن کے جو بیچ کان تیرے کے نہ آوے نصیحت آدمی کی + دوسری مرتبہ جو نہ رکھے تو
طاقت نیش + مکن انگشت در سوراخ کژدم + حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاہر ایشان
طاقت ڈنک کی مت کر انگلی بیچ سوراخ بچھو کے — تن کتنے چلنے والون سے بیچ صحبت میری کے تھے ظاہر اُن کا

بصلاح آراستہ و یکی را از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظن بلیغ بود و ادرارے
صلاحیت سے آراستہ اور واسطے ایک کو بڑے آدمیون سے حق مین اُس گروہ کے خیال نیک بہت تھا اور واسطے ایک وزینہ
معین کردہ تا یکی از ایشان حرکتی کرد نامناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد
مقرر کیا تو ایک نے اُنمین سے ایک حرکت کی نامناسب حال فقیرون کے گمان اس شخص کا بد
شد و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص گردانم آہنگ
ہوا اور بازار ان کی کھوٹی ہوئی چاہا مین نے تو کسی طریق سے روزینہ یارونکا چھوڑاؤن مین قصد
خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفان گفتہ اند
خدمت اُسکی کا کیا مین نے دربان نے مجھکو نہ چھوڑا اور سخت کہا معاف اُسکو رکھا مین نے کہ خوش طبعون نے کہا ہے
قطعہ در میر و وزیر و سلطان را + بے وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان
دروازے امیر و وزیر اور بادشاہ کے تئین بے وسیلے مت پھر آس پاس کتے اور دربان نے
چو یافتند غریب + این گریبان گرفت و آن دامن + چندانکہ مقربان حضرت آن
جو پایا غریب کو اسنے گریبان پکڑا اور اُسنے دامن یہان تک کہ ندیمون درگاہ اُس
بزرگ بر حال من وقوف یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامی معین کردند اما
بزرگ نے میرے حال سے خبر پائی اور ساتھ عزت کے لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتھ
بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد بگذار کہ بندہ کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت
فروتنی کے نیچے زیادہ بیٹھا مین اور کہا مین نے چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہون مین تو صف بندون مین بیٹھون مین + کہا اُس نے
اللہ اللہ چہ جای سخن است فرد گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + فی الجملہ
اللہ اللہ کیا جگہ اس بات کی ہے جو اوپر سر اور آنکھ میرے کے بیٹھے تو ناز تیرا کھینچون مین کہ نازنین ہے تو الحاصل
بنشستم و سخن از ہر دری پیوستم تا حدیث زلت یاران در میان آمد گفتم قطعہ چہ جرم دید خداوند
بیٹھا مین اور ہر ایک مقدمہ سے بات ملائی مین یہانتک کہ بات لغزش یارونکی درمیان مین آئی اور کہا مین نے کیا گناہ
سابق الانعام + کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد + خدا راست مسلم بزرگواری و حلم + کہ جرم بیند
بخشش کرنیوالے نے کہ بندہ کو بیچ نظر اپنی کے ذلیل رکھتا ہے خدا کو ہے مقرر بڑائی اور بردباری + کسلئے کہ گناہ دیکھتا ہے

ونان برقرار میدارد+ حاکم این سخن را بپسندید واسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدهٔ
اور روٹی برقرار رکھتا ہی حاکم نے اس بات کو پسند کیا اور اسباب زندگی کرنے یاروں کا فرمایا تو پھر اوپر قاعدے
ماضی مهیا دارند و مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و زمین خدمت بوسیدم
گذرے ہوے کے موجود رکھیں اور روزینہ دلوں بیکاری کا پورا کریں شکر نعمت کا کہا میں نے اور زمین خدمت کی چومی میں نے
وعذر جسارت خواستم و گفتم قطعه چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید+ روند خلق بدیدارش
اور عذر دلیری کا چاہا میں نے اور کہا میں نے جو کعبہ معظم قبلہ حاجت کا ہوا شہروں دور سے جاتے ہیں لوگ اسکے دیکھنے
از بسی فرسنگ+ ترا تحمل امثال ما بباید کرد+ که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ حکایت ملکزادهٔ
کو بہت کوسوں سے تجھکو برداشت ہم ایسے لوگوں کی چاہیے کرنا کسلیئے کہ کوئی نہیں مارتا ہی اوپر درخت بے پھل کے پتھر ایک بادشاہزادے
گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم برکشاد و داد سخاوت بداد و نعمت بی دریغ
مال بہت باپ سے میراث پایا اور ہاتھ بخشش کا کھولا اور انصاف سخاوت کا دیا اور نعمت بہت اوپر
بر سپاه و رعیت بریخت قطعه نیاساید مشام از طبلهٔ عود+ بر آتش نه که چون عنبر ببوید+
سپاہ اور رعیت کے بخشش کی نہ آسودہ ہووے دماغ ڈبے سے عود کے آگ پر رکھہ مانند عنبر کے خوشبو دے
بزرگی بایدت بخشندگی کن+ که تا دانه نیفشانی نروید+ یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش
بزرگی چاہیئے تجھکو بخشش کر کہ دانے کو جبتک پریشان نکریگا تو نہ جمے گا ایک نے ہمنشینوں بے تدبیر سے نصیحت اسکو
آغاز کرد که ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوخته اند و برای مصلحتی نهاده دست ازین
شروع کی کہ بادشاہوں اگلوں نے خاصکر اس نعمت کو ساتھ کوشش کے جمع کیا اور واسطے ایک مصلحت کے رکھا ہاتھ ان
حرکات کوتاه کن که واقعها در پیش است و دشمنان از پس نباید که بوقت حاجت فروماندگی باشد قطعه
حرکتوں سے کوتاہ کر کہ مہیں آگے ہیں اور دشمن پیچھے سے نچاہیئے کہ وقت حاجت کے عاجزی ہو
اگر گنجی کنی بر عامیان بخش+ رسد هر کدخدائی را برنجی+ چرا نستانی از هر یک جوی سیم+
اگر ایک گنج کرے تو اوپر رعیت کے بخشتا ہو پہونچے گا ہر ایک گھروالے کو ایک چاول کسلیئے نہیں لیتا ہی تو ہر ایک سے ایک جو چاندی
که گرد آید ترا هر روز گنجی+ ملکزاده روی ازین سخن درهم آورد و موافق طبعش نیامد و مر او را
کہ اکٹھا ہو تیرے لیے ہر روز ایک خزانہ شاہزادے نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق طبیعت اسکی کے نہ آیا اور خاص اسکو

زجر فرمود و گفت خداوند تعالی مرا مالک مملکت گردانیده است تا بخورم و ببخشم
اسکو جھڑکنا فرمایا اور کہا اللہ تعالے نے مجھکو مالک بادشاہی کا کیا ہی تو کھاؤں میں اور بخشوں میں
نه پاسبان که نگهدارم بیت قارون هلاک شد که چهل خانه گنج داشت+ نوشیروان نمرد
نہ چوکیدار ہوں میں کہ نگاہ رکھوں نظم قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریاں گنج کی رکھتا تھا نوشیروان نہیں موا
که نام نکو گذاشت+ حکایت آورده اند که نوشیروان عادل را در شکارگاهی صید کباب
کہ نام نیک چھوڑ گیا نقل کرتے ہیں کہ واسطے نوشیروان عادل کے بیچ ایک شکارگاہ کے ایک شکار کا کباب
میکردند و نمک نبود غلامی را بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان
کرتے تھے اور نمک نہ تھا ایک غلام کو طرف گاؤں کے دوڑایا تو نمک لاوے نوشیروان نے کہا ساتھ قیمت کے لے
تا رسمی نگردد و ده خراب نشود گفتند ازین قدر چه خلل آید گفت بنیاد ظلم اندر جهان اول
تو ایک رسم نہووے اور گاؤں اجاڑ نہو کہا اس اندازے سے کیا خلل پیدا ہو کہا بنیاد ظلم کی جہان میں پہلے
اندک بوده است و هر کس که آمد بران مزید کرد تا بدین غایت رسید قطعه اگر ز باغ رعیت
تھوڑی ہوئی ہی اور جو کوئی کہ آیا اوپر اسکے زیادہ کیا تو اس حد کو پہونچا+ اگر باغ رعیت سے بادشاہ کھاوے
ملک خورد سیبی+ برآورند غلامان او درخت از بیخ+ به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد+ زنند
ایک سیب اکھاڑیں غلام اسکے درخت جڑ سے ساتھ آدھے انڈے کے اگر بادشاہ ظلم روا رکھے مارین
لشکریانش هزار مرغ بسیخ حکایت عاملی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینه
سپاہی اسکے ہزار مرغ سیخ پر ایک وزیر کو سنا میں نے کہ گھر رعیت کا خراب کرتا اسلیئے کہ خزانہ
سلطان آبادان کند بی خبر از قول حکما که گفته اند هر که خدای عز و جل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد
بادشاہ کا آباد کرے بیخبر قول حکیموں سے کہا ہی جو کوئی خدائے بزرگ و غالب کو آزردہ کرے اسلیئے کہ دل ایک بندے کا ہاتھ میں لاوے
خداوند تعالی همان خلق را بر وی برگمارد تا دمار ازو برآرد بیت آتش سوزان نکند با سپند+
اللہ تعالی اسی بندے کو اوپر اسکے مقرر کرے تو ہلاکی زمانے اسکے سے برلاوے آگ جلانیوالی نہ کرے اوپر سپند کے وہ کام
آنچه کند دود دل مستمند+ سر جملهٔ حیوانات گویند که شیر است و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که
جو کرتا ہی دھواں دل محتاج کا سردار سب جانوروں کا کہتے ہیں کہ شیر ہی اور بہت ذلیل جانوروں کا گدھا اور ساتھ اتفاق کے گدھا بوجھ اٹھانے والا

۱ نفقه مؤنت بروزن رعونت در اصل لغت بمعنی بار و مشقت است و در عرف بمعنی خرچ استعمال نمایند بجهت آنکه بار ریست بر ذمت کسیکه متکفل آن است شود ۱۲ ۲ زمین بوسیدن نوعی از تعظیم بود ای تعظیم بجا آوردم چنانکه دأب ارباب ادب است ۱۲ ۳ جسارت دلیری نمودن

۱ قارون ... [illegible]

شیر مردم در **مثنوی** مسکین خر اگرچہ بی تمیز است + چون بار همی برد عزیز است +
شیر آدمی کا پھاڑنے والا غریب گدھا اگرچہ بے شعور ہے جو بوجھ لیجاتا ہے عزیز ہے۔
گاوان و خران باربردار + به ز آدمیان مردم آزار باز آمدم **بحکایت** وزیر
بیل اور گدھے بوجھ اُٹھانے والے بہتر آدمیون ایذا دینے والون سے پھر آیا مین طرف ذکر وزیر
غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق و بقرائن معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت
غافل کے کہتے ہین بادشاہ کو ایک تھوڑا سا برائیون خلق اُسکے سے قرینون سے معلوم ہو شکنجے مین کھینچا اور طرح طرح
بکشت **قطعہ** حاصل نشود رضای سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواہی کہ خدای
ہارا حاصل نہوگی خوشنودی بادشاہ کی + جب تک خاطر بندونکی نہ ڈھونڈیگا تو چاہتا ہے کہ خدا
بر تو بخشد با خلق خدای کن نکوئی + آوردہ اند کہ یکی از ستمدیدگان بر سر او گذشت + در
اوپر تیرے بخشے ساتھ خلق خدا کے کر نیکی کہتے ہین کہ ایک ظلم دیکھے ہوؤن سے اُسکے سر پر گذرا
حال تباہ او تامل کرد و گفت **قطعہ** نہ ہر کہ قوت بازو و منصبی دارد + بسلطنت بخورد مال
حال تباہ اُسکے مین فکر کی اور کہا نہ جو کوئی قوت بازو کسی مرتبہ کی رکھتا ہو ساتھ سلطنت کے کھا جاوے مال
مردمان بگزاف + توان بحلق فرو بردن استخوان درشت + ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف + **بیت**
لوگونکا ساتھ دھمکانے کے سکے حلق مین لے جانا ہڈی سخت کا ولیکن پیٹ پھاڑے جو پکڑے بیچ ناف کے
نماند ستمگار بد روزگار + بماند برو لعنت پایدار **حکایت** مردم آزاری حکایت کنند کہ سنگی بر سر صالحی
نرہے ظالم بدزمانہ رہے اوپر اُسکے لعنت ہمیشہ ایک آدمی ستانیوالے کو نقل کرتے ہین کہ ایک پتھر ایک نیکبخت کے
زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانیکہ ملک را بر آن لشکری خشم آمد در چاہ
سر پر مارا فقیر کو قدرت بدلہ لینے کی نتھی پتھر کو نگاہ رکھتا تھا یہانتک کہ بادشاہ کو اوپر اُس سپاہی کے غصہ آیا اور کنوئین
کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم
مین قید کیا فقیر آیا اور پتھر اُسکے سر پر ٹھونکا کہا تو کون ہے اور یہ پتھر کسواسطے مارا تو نے کہا مین فلانا ہون
و این ہمان سنگست کہ در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت
اور یہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تو نے کہا اتنی مدت کہان تھا تو کہا

ل تمیز بودیا مصدر لیست بروزن تفعیل و تخفیف یک با خاصۂ فارسیا است ۱۲
۳ فقرہ باز آمدم بحکایت وزیر غافل در سروری و دیگر نسخ نیست ۱۲
۴ ذمائم جمع ذمیمہ یعنی زشت چنانچہ شارح فاضل نوشتہ ۱۲
شکنجہ مرادف دار اوزار یست جلادان را و نوعے از تعذیب ۱۲
۵ سلطنت یعنی قہر و غلبہ پس گزاف بیان این خواہد بود یعنی وزیر کہ بازو و منصبی دارد مال بقہر و غلبہ
۶ گزاف سست بیہودہ و لغو گزاف بضم ... در اینجا بحکم نہی دارد ۱۲ و انچہ از عوام در استعمال کار فارسی سخن بیہودہ از اصل لغت برآمد معلوم میشود در اصل ... است و ... محض موضوع است گفتن و کار دو گفتار ... کردن با سخن ... بیباکانہ کاری کردن و چون ... بیہودگی ہم شعبہ از انست
۷ ... اول گویند ... کنند ... کردن ... و ... شکم عبارت از زود ... کردن ... کہ محل ... ست یعنی چون ... شکم را بدرد است ... کند و جا ... آورد ۱۲

از جاہت اندیشہ میکردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم **مثنوی**
مرتبے تیرے سے اندیشہ کرتا تھا مین اب کہ کنوئین مین تجھکو دیکھا مین نے فرصت کو غنیمت جانا مین نے
ناسزائی را کہ بینی بختیار + عاقلان تسلیم کردند اختیار + چون نداری ناخن درندہ تیز + با بدان آن بہ
ایک نالائق کو کہ دیکھے تو صاحب نصیب دانایون نے صبر کیا ہے اختیار جو نہ رکھے ناخن پھاڑنیوالا تیز ساتھ بدون کے وہ بہتر
کہ کم گیری ستیز + ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد + ساعد مسکین خود را رنجہ کرد + باش تا دستش ببندد روزگار +
کہ کم پکڑے تو لڑائی جس کسی نے ساتھ سخت بازو کے پنجہ کیا اپنے غریب ہاتھ کو رنجیدہ کیا صبر کر تو ہاتھ اُسکا باندھے زمانہ
پس بکام دوستان مغزش بر آر **حکایت** یکی را از ملوک مرضی ہائل بود کہ اعادت ذکر آن ناکردن
پس ساتھ مقصد دوستون کے مغز اُسکا نکال ایک کو بادشاہون سے ایک مرض ہلاک کرنیوالا تھا کہ اُسکے بیان کرنے سے نہ بیان کرنا
اولیٰتر است طائفہ از حکمای یونان متفق شدند کہ مر این درد را دوائی نیست مگر زہرۂ آدمی کہ
بہتر ایک گروہ حکمای یونان سے اتفاق کرنے والے ہوئے کہ تحقیق اس درد کی کوئی دوا نہین ہے مگر پتا ایک آدمی کا
بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقان پسری را یافتند بر آن صورت
کہ ساتھ اتنی صفت کے صفت کیا گیا ہو فرمایا طلب کرنا ایک گاؤن والے لڑکے کو پایا اوپر اُس صورت کے
کہ حکیمان گفتہ بودند پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمت بیکران خشنود گردانیدند و
کہ حکیمون نے کہا تھا اُسکے مان باپ کو بلایا اور ساتھ نعمت بہت کے خوش کیا اور
قاضی فتوی داد کہ خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس پادشہ را روا باشد جلاد قصد
قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی ذات بادشاہ کیواسطے روا ہو جلاد نے ارادہ
کرد پسر سر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ درین حالت چہ جای خندیدنست
مارنیکا کیا لڑکا سر طرف آسمان کے بلایا اور مسکرایا کیا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت مین کیا جگہ ہنسنے کی ہے۔
گفت ناز فرزندان بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از بادشاہ خواہند اکنون
کہا لاڈ لڑکونکا باپ ماں پر ہوتا ہے اور دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہین اب
پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر
باپ اور ماں نے بسبب تھوڑے مال دنیا کے مجھکو واسطے مارنیکے سونپا اور قاضی نے میرے مارنیکا حکم دیا اور بادشاہ مصلحتین اپنی بیچ

ل بالکسر قاضی درین جا بجای کاف بیانی چون حرف نسخ واقع شدہ دہقان آرزو و نور الدین انشا حرارے تکلف در یعنی آن نمودہ و بعضے چرا فاعل شدہ اندر و تقدیرش چنین گفتہ اند اگر ناسزای را صاحب بخت بینی تسلیم کن زیرا کہ عقلا تسلیم و تواضع اختیار کردہ اند ۱۲
۲ ای باش یعنی خاموش باش
۳ یعنی صبر کن و ہر کہ در ترجمہ اش نوشتہ اند براہ بعید رفتہ ۱۲ حاضر باش گفتہ اند ... آویختہ بودہ ای ... آدمی باشد و اگر ... بیرون یا ... مرد ... تکلیف ... انسانی آدمیت نیست
۴ ... فرزند آدم ... آدم گویا آدمیت ... دہقان آرزو و خیابان ۱۲ شرح الاحرار دہقان بالکسر زراعت کنندہ و رئیس قریہ معرب دہگان بکاف فارسی ۱۲ کذا فی
۵ سلامت بے یای مصدریست فی سلامتی جمہور است و حلی ندارد کذا فی شرح خان آرزو ۱۲
۶ جلاد آنست کہ جلد میکند و آنکہ میکشد او را سیاف گویند اما در عرف جلاد بمعنی سیاف مستعمل است ۱۲
۷ ان اکنون مادر و پدر لف و نشر درین عبارت نظر بعبارت ناز فرزندان واقعست ۱۲

ہلاک من می بیند بجز خدای عزوجل پناہی نمی بینم بیت پیش کہ برآورم ز دستت فریاد
ہلاک میرا یہ دیکھتا ہی سوا خدا عزوجل کے پناہ نہیں دیکھتا ہون آگے کس شخص کے کہ لاؤن مین ہاتھ ظلم تیرے سے فریاد
ہم پیش تو از دست تو میخواہم داد سلطان را دل ازین سخن بہم برآمد و آب در دیدہ
بھی آگے تیرے ہاتھ سے چاہتا ہون مین داد بادشاہ کے تئین دل اس سخن سے بھر آیا اور پانی آنکھ مین
بگردانید و گفت ہلاک من اولیٰ ترکہ خون چنین طفلی ریختن بیگناہ سر و چشمش بوسید و در
پھرایا اور کہا ہلاک ہونا میرا بہتر ہی کہ خون ایسے لڑکے کا گرانا بیگناہ سر اور آنکھ اسکی چومی اور
کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بی اندازہ بخشید و گویند ہمدران ہفتہ صحت یافت قطعہ ہمچنان
گود مین لیا اور چھوڑ دیا اور دولت بہت بخشی اور کہتے ہین کہ اسی ہفتہ مین تندرست ہو گیا ویسے ہی
در فکر آن بیتم کہ گفت پیلبانی برلب دریای نیل زیر پایت گر بدانی حال مور ہمچو حال تست
فکر مین اس بیت کے ہون مین کہ کہا ایک ہاتھی بان نے کنارے دریای نیل کے نیچے پانون اپنے کے جو جانے تو حال چیونٹی کا ویسا ہی حال ترا ہی
زیر پای پیل حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریختہ بود کسان در عقبش رفتند
نیچے پانون ہاتھی کے ایک غلامون عمرو لیث سے بھاگا تھا لوگ پیچھے اس کے گئے
و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان چنین فعل نیارند
اور پھر لائے وزیر کو اسکے ساتھ دشمنی تھی اشارہ اسکے مارنیکا کیا اسلیے تو اور غلام ایسے فعل نہ لاوین
بندہ سر پیش عمرو لیث بر زمین نہاد و گفت فرد ہر چہ رود بر سرم چو تو پسندی رواست
غلام سر آگے عمرو لیث کے رکھا اور کہا جو کچھ جاوے میرے سر پر جو تو پسند کرے تو روا ہے
بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست لیکن بموجب آنکہ پروردۂ نعمت این خاندانم نخواہم
غلام کیا دعوی کرے حکم واسطے صاحب کے ہی لیکن بموجب اس بات کے کہ پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہون نہین چاہتا ہون نہین
کہ در قیامت بخون من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاص او بفرمای
کہ قیامت مین بسبب خون کرنے میرے کے گرفتار آئے تو حکم فرماوے تو مین وزیر کو مار ڈالون پس اسوقت عوض اسکے حکم دے
خون من ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی گفت
خون گرانے میرے کا تو حق پر مارا ہو تو نے بادشاہ کو ہنسی نے پکڑا اور وزیر کو کہا کیونکر مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے کہا

ه بستور سابق تا حال بر پیغ کہ پیل بان گفتہ بسبب لطافت مضمون و معانے آن اندیشہ آن از یاد م نرفتہ و توانند بود کہ توجیہ آن چنین باشد کہ ہمچنان بیغ بر حسب سرگذشت پیشین در اندیشہ بستن مضمون بیت آیندہ ام یعنی کہ پیلبان آن مضمون بہ تسبیل گفتہ ۱۲ ش

ه ۲ لفظ عمرو در ینجا بفتح اول ساکن است و لکن داو آخر آن داد ۱۲

نویسند چنانچہ در کتب عربیہ از قوم است ۱۲ … و عمرو لیث باضافت و حذف لفظ ابن است و ابن حذف در فارسی شائع است لطیفہ تعجب صاحب یکی گفت تعجب پیش غلامان از حضرت … گر بخشن … گرفت بخشن … بندگان از درگاہ خدا … ازان عجب تر است …

ای خداوند جہان مصلحت آن می بینم کہ از بہر خدا و صدقۂ گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در
اے صاحب جہان کے مصلحت وہ دیکھتا ہون مین کہ واسطے خدا کے اور صدقہ قبر باپ کے اسکو چھوڑ دے تو مجھکو بھی
بلائی نیفگند و گناہ از من است قول حکیمان معتبر کہ گفتہ اند قطعہ چو کردی با کلوخ انداز
بلا مین نہ ڈالے اور گناہ مجھسے ہی اور قول حکیمونکا اعتبار کیا گیا کہ کہا ہی جو کی تو نے ساتھ ڈھیلے پھینکنے والے کے
پیکار سر خود را بنادانی شکستی چو تیر انداختی بر روی دشمن چنان دان کاندر آماجش نشستی
لڑائی سر کو اپنے ساتھ نادانی کے توڑا تو نے جو تیر پھینکا تو نے مقابل دشمن کے ایسا جان کہ اسکے نشانہ مین بیٹھا ہے تو
حکایت ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگنان را در مواجہہ حرمت داشتی
بادشاہ زوزن کے تئین ایک وزیر تھا بزرگ ذات اور صاحبدل کہ سبھون کے تئین روبرو حرمت رکھتا
و در غیبت نکو گفتی اتفاقاً ازو حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگان
اور پیچھے نیک کہتا ہو نہا اس سے ایک حرکت بادشاہ کی نظر مین ناپسند آئی ڈانڈ فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے
بادشاہ بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر او مرتہن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی و زجر
بادشاہ کے بسبب اگلی نعمت اسکی کے اقرار کرنیوالے تھے اور ساتھ شکر اسکے کے گرو بیچ مدت موکلی اسکی کے نرمی اور لطف
و معاتبت روا نداشتندی قطعہ صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا در قفا عیب کند
اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہی تو جو وقت تجھکو پیچھے عیب کرے
در نظرش تحسین کن سخن آخر بدہان میگذرد موذی را سخنش تلخ نخواہی دہنش شیرین
بیچ نظر اسکی کے تعریف کر سخن آخر بیچ منھ کے گذرتا ہی ایذا دینے والیکے تئین سخن اسکا کڑوا نچاہے تو منھ اسکا میٹھا
کن آنچہ مضمون خطاب ملک بود از عہدۂ بعضی بیرون آمد و بہ بقیتی در زندان بماند
کر جو چیز کہ ملائی گئی غصے بادشاہ کی تھی ذمہ داری تھوڑی سے باہر آیا اور ساتھ باقی کے بیچ قید خانہ کے رہا
آوردہ اند کہ یکی از ملوک نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار
نقل کرتے ہین کہ ایک نے بادشاہون اطراف کے پوشیدہ پیغام اسکو بھیجا کہ بادشاہون اسطرف کے نے مرتبہ ایسے بزرگوار کا
ندانستند و بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن اللہ خلاصہ بجانب ما التفاتی کند در
نجانا اور بیعزتی کی اگر عقل فلانے کی نیک کرے اللہ خلاصی اسکی کو طرف ہمارے پیوستگی کرے بیچ

ه پیاس نخ … کاف و بای فارسی کاف فارسی … و بای فارسی و کاف عربی … ۱۲ ش

ه ۲ … بفتح فارسی … بکسر … زاء ساکن … ۱۲ ش

ه ۳ زوزن بروزن سوسن نام ولایت و بعضی نام بادشاہ گویند ۱۲ … نیشاپور … ازین شاہ …

ه ۴ … خواجہ بادار … ای از زبان … غصہ … ۱۲ …

ه ۵ … ہر چند … سخن تلخ … نخواہی دہنش شیرین کن … احسان … ۱۲ ش

ه ۶ … خطاب بالکسر … سخن گفتن … استعمال … این لفظ درجاییکہ گونہ عتاب باشد … ۱۲

رعایت خاطرش هرچه تمامتر سعی کرده آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقر اند و
نگہبانی خاطر اُسکی کے جو چیز کہ کامل تر ہو کوشش کی آوے اور سرداران بادشاہی کے واسطے دیدار اُسکے کے محتاج ہین اور
جواب اینحروف را منتظر خواجہ چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابی مختصر
جواب ان حرفون کے انتظار مین وزیر نے جو اوپر اُسکے آگاہی پائی آفت سے اندیشہ کیا جلدی ایک جواب
اگر بملا افتد فتنہ نباشد بر قفا ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان که برین وقوف
تھوڑا سا کہ اگر ظاہر ہووے فتنہ نہ ہو اور پیٹھ ورق کے لکھا اور روانہ کیا ایک نے علاقہ داروں کے اوپر اُسکے واقف
بود ملک را اعلام کرد که فلانرا که حبس فرموده با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بهم برآمد و کشف
تھا بادشاہ کو خبر کی کہ فلانے کے تئین کہ قید کیا ہی تو نے ساتھ بادشاہوں اطراف کے کتابت لکھتا ہی بادشاہ خفا ہوا اور
این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از
اس خبر کا فرمایا اور قاصد کے تئین پکڑا اور خط پڑھا لکھا تھا کہ نیک گمان بزرگوں کا زیادہ
فضیلت ماست و تشریف قبول که فرمودند بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه
فضیلت ہماری سے ہی اور خلعت قبول کا کہ فرمایا بندے کے تئین طاقت قبول کرنے اُسکے کی نہین ہی بسبب ایکے
پرورده نعمت اینخاندانم و باندک مایه تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد فرد
کہ پالا ہوا دولت اس گھرانے کا ہون مین اور ساتھ تھوڑی آزردگی خاطر کے ساتھ بادشاہ قدیم کے بیوفائی نہ سکیے کرنا
آنرا که بجای تست هر دم کرمی + عذرش بنه ار کند بعمری ستمی + ملک را سیرت حق شناسی او
اُس شخص کے تئین کہ بیچ جگہ تیری کے ہی ہر دم ایک کرم معاف رکھ اُسکو جو کرے عمر بھر مین ایک ظلم بادشاہ کے تئین خصلت حق شناسی
خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت
خوش آئی اور خلعت اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ گناہ کیا مین نے کہ تجھکو بے قصور اور گناہ کے آزردہ کیا مین نے کہا
ای خداوند بنده درینحالت مر خداوند را خطائی نمی بیند بلی تقدیر خداوند تعالی چنین بود
ای صاحب بندہ بیچ اس حالت کے خاصکر صاحب کے تئین گناہ نہین دیکھتا ہی بیچ ، تقدیر اللہ برتر کی ایسی ہی لکھی تھی
که مر این بنده را مکروهی رسد پس بدست تو اولیتر که حقوق سوابق نعمت برین بنده داری و منت
کہ خاص اس بندہ کو ایک بُرائی پہونچے پس تیرے ہاتھ سے بہتر کہ حق اگلی نعمت کا اوپر اس بندے کے رکھتا ہی تو اور ہاتھ احسان کے

ملہ قولہ بر ملا ظاہر ۱۲ سلہ رسالت اگرچہ در اصل لغت بمعنی فرستادن است اما در امثال این مقام مصدر بمعنی مفعول مستعمل است و در عرف عام اطلاق آن بر اوراق مکتوبہ کہ چندان طول نداشتہ باشد شایع شدہ ۱۲ نور اللہ احراری سلہ تشریف بزرگی گردانیدن و بزرگی داشتن کے راد خلعت در اینجا ہر دو معنی صحیح ۱۲ سلہ ایاد سے جمع اید است و ید در اصل لغت بمعنی ...

و حکما گفته اند مثنوی گر گزندت رسد ز خلق مرنج + که نه راحت رسد ز خلق نه رنج +
اور دانایوں نے کہا ہی جو آزار تجھکو پہونچے خلق سے مت رنج کر + کہ نہ راحت پہونچے خلق سے نہ رنج +
از خدا دان خلاف دشمن و دوست + که دل هر دو در تصرف اوست + گرچه تیر از
خدا سے جان خلاف دشمن و دوست کو + کہ دل دونوں کا اُسکے اختیار مین ہی + اگرچہ تیر
کمان همی گذرد + از کماندار بیند اهل خرد حکایت یکی از ملوک عرب شنیدم که با
کمان سے گذرتا ہی + کماندار سے دیکھتا ہی عقلمند + ایک کو بادشاہوں عرب سے سُنا مین نے کہ ساتھ
متعلقان میگفت که مرسوم فلانرا چندانکه هست مضاعف کنید که ملازم درگاه
علاقہ داروں کے کہتا تھا کہ مہینا فلانے کے تئین جتنا کہ ہے دو چند کرو تم کہ نوکر درگاہ کا
است و مترصد فرمان و دیگر خدمتگاران بلهو و لعب مشغول اند و در ادای خدمت متهاون صاحبدلی
ہے اور نگاہ رکھنے والا حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتھ بازی و کھیل کے مشغول اور بیچ ادا کرنے خدمت کے سستی
بشنید فریاد و خروش از نهادش برآمد پرسیدندش که چه دیدی گفت مراتب بندگان
نے سُنا فریاد اور شور ذات اُسکی سے برآیا پوچھا اُسکو کہ کیا دیکھا تو نے کہا مرتبے بندوں کے
بدرگاه خدای تعالی همین مثال دارد فرد دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه + سوم هر آینه در وی
بیچ درگاہ خدا برتر کے یہی مثال رکھتے ہین + دو صبح اگر کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کے تیسری صبح کو خواہ نخواہ بیچ اُسکے
کند به لطف نگاه + قطعه مهتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست +
کرے مہربانی سے نگاہ سرداری بیچ قبول کرنے حکم کے ہی + چھوڑنا حکم کا راہ دکھلانے والا بے نصیبی کا ہے +
هر که سیمای راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد حکایت ظالمی را حکایت کنند
جو کوئی پیشانی سچوں کی رکھتا ہی + سر خدمت کا اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہی + ایک ظالم کے تئین نقل کرتے ہین
که هیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت
کہ لکڑیاں فقیروں کی لیتا ساتھ ظلم کے اور دولتمندوں کو دیتا ساتھ گران قیمت کے ایک صاحبدل اوپر اُسکے گذرا اور کہا
بیت ماری تو که هر کرا بینی بزنی + یا بوم که هر کجا نشینی بکنی + قطعه زورت ار پیش میرود
سانپ ہی تو کہ جس کسی کے تئین دیکھے تو مارے تو + یا اُلو کہ جس جگہ بیٹھے تو کھودے تو + زور تیرا جو آگے جاتا ہے

سلہ حیف لفظ عربیست بمعنی ظلم در فارسی بمعنے دریغ مستعمل شدہ ۱۲ سرور سلہ طرح چیزے انداختہ کہ کسی را بوی حاجت نباشد ۱۲ سلہ اسے خطاب دو دیدان

با ما + با خداوند غیب دان نرود + زور مندی مکن بر اہل زمین + تا دعائی بر آسمان نرود +

ساتھ ہمارے + ساتھ خدا غیب جاننے والے کے نجائے + زور مندی مت کر اوپر زمین والوں کے تو ایک دعا اوپر آسمان کے نہ جائے +

حاکم از گفتن او برنجید و روی از نصیحتش در ہم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار ہیزم

حاکم کہنے اُسکے سے آزردہ ہوا اور منھ نصیحت اُسکی سے درہم کھینچا اور ساتھ اُسکے مہربانی نہ کی تو ایک رات کو آگ باورچیخانہ کی لکڑیون کے

افتاد و سایر املاکش بسوخت و از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً ہمان شخص بر وی بگذشت

بیچ میں پڑی اور تمام مال و اسباب اُسکا جلایا اور بچھونے نرم سے اُسکو اوپر راکھ گرم کے بٹھلایا اتفاقاً وہی شخص اوپر اُسکے گذرا

دیدش کہ با یاران ہمی گفت ندانم کہ این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

دیکھا اُسکو کہ ساتھ رفیقوں کے کہتا تھا نہیں جانتا ہوں میں کہ یہ آگ کہاں سے میرے گھر میں پڑی کہا دھوئیں دل فقیروں سے

قطعہ حذر کن ز دود درونہای ریش + کہ ریش درون عاقبت سر کند + بہم بر مکن تا توانی

بچ پرہیز کر دھوئیں دلوں زخمی سے + کہ زخم اندر کا آخر کو اُبھرتا ہے رنجیدہ مت کر جب تک ہو سکے تجھسے

دلی + کہ آہی جہانی بہم بر کند + لطیفہ بر تاج کیخسرو نوشتہ بود قطعہ چہ سالہای فراوان و عمرہای دراز

دل کسی کا + کہ ایک آہ ایک جہان کو زیر و زبر کرتی ہے + ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کے لکھا تھا + کیا برس بہت اور کیا عمرین بڑی +

کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت + چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما + بدستہای دگر

کہ خلق اوپر سر ہمارے کے اوپر زمین کے جائیگی جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ آیا ہے ملک طرف ہمارے + بیچ ہاتھ اوروں کے

ہمچنین بخواہد رفت حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد و شصت بند

اسی طرح جائے گا ایک بیچ پیشے کشتی لڑنے کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ داؤں

فاخر دانستی و ہر روز نوعی از آن کشتی گرفتی مگر گوشہ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت

بڑے جانتا تھا اور ہر روز اُس کے ساتھ ایک طرح کے کشتی پکڑتا مگر ایک گوشہ خاطر اُسکی کا ساتھ جمال ایک شاگرد کے میل رکھتا تھا

سہ صد و پنجاہ و نہ بند ویرا آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجملہ

تین سو انسٹھ داؤں اُسکو سکھائے مگر ایک داؤں کہ بیچ سکھانے اُسکے کے ڈھیل ڈالتا تھا اور دیر کرتا حاصل کلام

پسر در قوت و صنعت سر آمد و کسی را در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بجدیکہ

لڑکا بیچ قوت اور پیشے کے غالب آیا اور کسی کے تئیں بیچ زمانے اُسکے کے ساتھ اُسکے قدرت لڑنے کی نہ تھی یہانتک

پیش ملک آن روزگار گفتہ بود کہ استاد را فضیلتی کہ بر منست از روی بزرگیست و

آگے بادشاہ اُس زمانے کے کہا تھا کہ اُستاد کے تئیں وہ بزرگی کہ اوپر میرے ہے از روے بزرگی کے ہے اور

حق تربیت وگرنہ بقوت از و کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار

حق پرورش کرنیکا وگرنہ ساتھ قوت کے اُس سے کمتر نہیں ہوں میں اور ساتھ پیشے کے اُس کے برابر ہوں میں بادشاہ کو یہ بات سخت

آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع ترتیب کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت و

آئی فرمایا اکھاڑا کریں ایک مقام درست کیا اور سردار دولت کے اور سردار درگاہ کے اور

زور آوران روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست در آمد بصدمتی کہ اگر کوہ روئین بودی از

زور آور روے زمین کے حاضر ہوئے لڑکا مانند ہاتھی مست کے آیا اُس دبدبہ سے کہ اگر پہاڑ دھات کا ہوتا

جا بر کندی استاد دانست کہ جوان بقوت از وی برترست بدان بند غریب کہ از وی نہان

جگہ سے اُکھاڑ ڈالتا اُستاد نے جانا کہ جوان قوت میں اُس سے زیادہ ہے ساتھ اُس داؤں نادر کے کہ اُس سے پوشیدہ

داشتہ بود با وی در آویخت پسر دفع آن ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالای سر برد

رکھا تھا ساتھ اُسکے اُلجھا لڑکے نے اُتار اُسکا نہ جانا اور گھبرایا اُستاد نے زمین سے اُسکو ساتھ دونوں ہاتھ کے اوپر سر کے لیگیا

و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر

اور اوپر زمین کے مارا شور خلق سے اُٹھا بادشاہ نے فرمایا اُستاد کو خلعت اور نعمت دینا اور لڑکے کو جھڑکنا

فرمود و ملامت کرد کہ با پرورندہ خویش دعوی مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای بادشاہ روی زمین

فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنیوالے اپنے کے برابری کی تو نے اور غالب نہوا تو کہا اے بادشاہ روے زمین کے

بزور آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ میداشت

ساتھ زور آوری کے اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میرے تئیں علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھسے افسوس رکھتا تھا

امروز بدان دقیقہ بر من غالب آمد گفت از بہر چنین روزی نگہ میداشتم کہ زیرکان گفتہ اند

آج کے روز ساتھ اُس باریکی کے میرے اوپر غالب آیا کہا واسطے ایسے روز کے نگاہ رکھتا تھا میں کہ داناؤں نے کہا ہے

دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدہ کہ چہ گفت آنکہ از پروردہ خویش

دوست کے تئیں اتنی قوت مت دے کہ دشمنی کر سکے نہیں سُنا ہے تو نے کہ کیا کہا اُسنے کہ پالے ہوے اپنے سے

جفا دید **قطعہ** یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانہ نکرد + کس نیاموخت
ظلم دیکھا — یا وفا تحقیق نہ تھی عالم مین — یا شاید کسی نے اس زمانہ مین نہ کی + کسی نے نہ دیکھا
علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + **حکایت** درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے
علم تیر کا مجھسے — کہ میرے تئین آخر کو نشانہ نہ کیا — ایک فقیر تنہا ایک گوشۂ جنگل مین
نشستہ بود بادشاہی بروی بگذشت درویش ازانجا کہ فراغ ملک قناعتست بدو التفات
بیٹھا تھا — ایک بادشاہ اُس پر گذرا فقیر نے اُس سبب سے کہ فراغت ملک قناعت مین ہے اوپر اُسکے توجہ
نکرد سلطان ازانجا کہ سطوت سلطنت ست برنجید و گفت این طائفہ خرقہ پوشان مثل بہائمند و
نہ کی بادشاہ اس سبب سے کہ دبدبہ سلطنت کا ہے خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والونکا مانند چارپایونکے ہے اور
اہلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتی
لیاقت اور آدمیت نہین رکھتے ہین وزیر نزدیک اُسکے آیا اور کہا ای جوانمرد بادشاہ روی زمین نے اوپر تیرے گذر کیا کوئی خدمت
نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت سلطانرا بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد کہ
نہ کی تونے اور شرطین ادب کی بجا نہ لایا تو کہا بادشاہ کے تئین کہو تو اُمید خدمت کی اُس شخص سے رکھے کہ
توقع نعمت از و دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک **قطعہ**
اُمید ساتھ نعمت اُسکے رکھے اور دوسرے جان کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہین نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہوں کے
پادشہ پاسبان درویشست + گرچہ رامش بفر دولت اوست + گوسپند از برای چوپان نیست
بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہے + اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبہ دولت اُسکی کے ہے + بکری واسطے چرواہے کے نہین ہے
بلکہ چوپان برای خدمت اوست + **قطعہ** یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاہدہ ریش +
بلکہ چرواہا ہے واسطے خدمت اُسکی کے ہے + ایک کو آجکے روز مقصدور دیکھے تو + دوسرے کے تئین دل کوشش کرنے سے زخمی
روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاہی و بندگی برخاست +
روز تھوڑے صبر کر تو کھاوے خاک گودا سر خیال اندیشہ کرنیوالے کا + فرق بادشاہی اور بندگی کا اُٹھا
چون قضای نبشتہ آمد پیش + گر کسی خاک مردہ باز کند + نشناسد توانگر از درویش +
جو قضا لکھی ہوئی آئی آگے + جو کوئی خاک مُردے کی کھولنا کرے نہ پہچانے دولتمند درویش سے +

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائے بکن گفت آن ہمیخواہم
بادشاہ کے تئین کہنا فقیر کا معتبر آیا — کہا مجھسے کوئی آرزو کر — کہا وہ چاہتا ہون مین
کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندی دہ گفت **بیت** دریاب کنون
کہ دوسری بار رنج مجھے نہ دے — تو کہا مجھکو کچھ نصیحت دے کہا — پہچان کہ اب
کہ نعمت ہست بدست + کین دولت و ملک میرود دست بدست + **حکایت** یکی از
دولت ہی تیرے ہاتھ مین + کہ یہ دولت اور ملک جاتا ہے ہاتھون ہاتھ + ایک
وزرا پیش ذو النون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمت سلطان مشغول
وزیرون سے آگے ذو النون مصری کے گیا اور دعا چاہی کہ دن اور رات خدمت مین بادشاہ کے مشغول
میباشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذو النون بگریست و گفت اگر من خدای
رہتا ہون مین اور ساتھ خیر اُسکی کے اُمیدوار اور عذاب سے اُسکے ڈرتا ہوا ذو النون رویا اور کہا اگر مین خدائے
عزوجل را چنین پرستیدمی کہ تو سلطانرا از جملۂ صدیقان بودمی **قطعہ** گر نبودی امید
عزوجل کے تئین ایسی عبادت کرتا مین کہ تو بادشاہ کے تئین گروہ صدیقون سے ہوتا مین + جو نہوتی آرزو
راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + گر وزیر از خدا بترسیدی + ہمچنان کز
خوشی اور رنج کی + پانون فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا + جو وزیر خدا سے ڈرتا + جیسا کہ
ملک ملک بودی **حکایت** بادشاہی بکشتن بیگناہی اشارت کرد گفت ای ملک
بادشاہ سے فرشتہ ہوتا — ایک بادشاہ نے واسطے مارنے ایک بیگناہ کے اشارہ کیا کہا اے بادشاہ
موجب خشمی کہ ترا بر منست آزار خود مجوی کہ این عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزہ آن
سبب اُس غصے کا کہ تجھکو مجھپر ہے آزار اپنا مت ڈھونڈھ کہ یہ عذاب اوپر میرے ایک دم مین گذر جاویگا اور گناہ اُسکا
بر تو جاوید بماند **قطعہ** دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت
تجھپر ہمیشہ رہے گا + زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کے گذرا کڑواپن اور خوشی اور برا
و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد + بر گردن او بماند و بر ما بگذشت +
اور اچھا گذرا + جانا ظالم نے کہ ظلم اوپر میرے کیا + اوپر گردن اُسکی کے رہا اور اوپر ہمارے گذرا +

مبران حذف شدہ ۱۲

ملک را نصیحت او سود مند آمد و از سر خون او برخاست **حکایت** وزرای نوشیروان در

بادشاہ کو نصیحت اُسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اُسکے سے درگذرا — وزیر نوشیروان کے

مہمّی از مصالح مملکت اندیشہ ہمیکردند و ہر یک از ایشان دگرگونہ رای ہمیزدند و ملک ہمچنان

بیچ ایک کام سخت کے مصلحتون بادشاہی کے اندیشہ کرتے تھے اور ہر ایک اُنھون سے دوسری طرح ایک تدبیر مارتا تھا اور بادشاہ نے

تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نہانش گفتند رای ملک را چہ

بھی ایک تدبیر سوچی بزرجمہر کو تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیرون نے پوشیدہ اُسکو کہا تدبیر بادشاہ مین کیا

مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و رای ہمگنان در

زیادتی دیکھی تو نے اوپر فکر اتنے حکیمون کے کہا موافق اسکے کہ آخر کام کا معلوم نہین ہی اور تدبیر سبھون کی بیچ

مشیت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیٰ ترست تا اگر خلاف صواب آید

ارادہ الٰہی کے ہی کہ درست آوے یا چوک جاوے پس موافق ہونا تدبیر بادشاہ کی بہتر زیادہ ہی اسواسطے جو بر عکس درستی کے آوے

بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند **مثنوی** خلاف رای سلطان رای

بسبب تابعداری کرنے کے غصہ کرنے اُسکے سے بیڈر رہونگا مین کہ کہا ہی — برخلاف عقل بادشاہ کے تدبیر

جستن بخون خویش باشد دست شستن + اگر خود روز را گوید شبست این + ببایدگفت اینک ماہ و

ڈھونڈھنا بیچ خون اپنے کے ہوئے ہاتھ دھونا + اگر جان بوجھ کے دن کو کہے رات ہی یہ چاہیے کہنا یہ ہی اب چاند اور

پروین **حکایت** شیادی گیسو بافت یعنی علویست و با قافلہ حجاز بشہر درآمد و چنان نمود کہ از حج

تارے — ایک مکار نے گیسو بٹے یعنی اولاد علی سے ہو اور ساتھ قافلہ مکہ معظمہ کے شہر مین آیا اور ایسا ظاہر کیا کہ حج سے

می آید و قصیدہ نیکو پیش ملک برد و دعوی کرد کہ و گفتہ است نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود

آتا ہی اور ایک قصیدہ اچھا آگے بادشاہ کے لیگیا اور دعوی کیا کہ اُسنے کہا ہی نعمت اُسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش بہت فرمائی

تا یکی از ندماء حضرت بادشاہ کہ دران سال از سفر دریا آمدہ بود گفت من او را عید اضحی در بصرہ

تو ایک نے ہمنشینون درگاہ بادشاہ سے کہ بیچ اس سال کے سفر دریا سے آتا تھا کہا مین نے اُسکو عید قربان کے دن بصرہ مین

دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگری گفت من او را شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بد انستند

دیکھا مین نے معلوم ہوا کہ حاجی نہین ہی دوسرے نے کہا مین اُسکو پہچانتا ہون مین اور باپ اسکا نصرانی تھا بیچ ملاطیہ کے لوگون نے جانا

لـــہ بنظم بیم د بکرادیم شد درست بینی بنجہ ہم انداز درست را بینج کند ۱۲ ۲ نجت القی بینی ارادہ الٰہی و بیخ بعضی نجت و خصت از ارادہ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام از بعضی آکر بر ارادت الٰہی مرادیست نود بخلاف نجت کہ از ان انبیا را اطلاع اطلاع نشود ۱۲ غ ۳ ماصل آنکہ متابعت مقولہ سلاطین انبیا و اولیا را ظلم براحدے نباشد و اجب و لازم است چو دفع ضرر از نفس خود فرض دران

۴ پس اگر شاہ بگوید روز را گفت باید در جوابش کہ این شب است و ہم موجود ۱۲ لفظ پروین لفظ رنگ ماہ و پروین ہم این ظاہر افارسیان این نسب استقاق نام و ظاہر است یعنی نسبت عمر شیاد کہ فارسیت است گوید این لفظ گروہ اند و لندا سروری گوید پس معنی شیاد فریبندہ است از عجم و روم مکار و لبیار تزویر کنندہ ۵ در شرح است اضحی و ضحیہ و ضحیے بمعنے آنچہ باشند ۱۲ و حضرت اندر وقت الفاظ مترادف ہم در معنے است کنند ۱۲ ۶ ملاطیہ شہری است

کہ شریف نیست و شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود کہ بزنندش و نفی کنند

کہ اولاد علی سے نہین ہی اور شعر کو اُسکے انوری کے دیوان مین پایا بادشاہ نے کہا مارو اُس کو اور دُور کرو تو

چندین دروغ در ہم چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی باندہ ہست در خدمت بگویم اگر

اتنا جھوٹ بیہودہ کیون کہا — کہا اے صاحب زمین کے ایک بات رہی ہی بیچ خدمت کے کہون مین

راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوار آنم گفت آن چیست گفت **قطعہ** غریبی گرت

جو بیچ نہووے بیچ جس عذاب کے کہ چاہے تو لائق اُسکے ہون مین کہا وہ کیا ہی کہا — ایک مسافر اگر تیرا

ماست پیش آورد + دو پیمانہ آبست و یکچہ دوغ + اگر راست میخواہی از من شنو + جہاندیدہ بسیار

چھاچھ آگے لاوے + دو پیالے پانی ہی اور ایک چمچہ دہی + جو بیچ چاہتا ہی تو مجھ سے سن + جہان کا دیکھا ہوا بہت

گوید دروغ + ملک را خندہ گرفت گفت ازین راست ترسخن تا عمر او باشد نگفتہ است و موجود

کہتا ہی جھوٹ + بادشاہ کو ہنسی نے لیا کہا اس سے بیچ زیادہ کوئی بات جبسے عمر اُسکی ہوئی ہی نہین کہی ہے فرمایا

تا آنچہ مامول اوست مہیّا دارند و بخوشی او را گسیل کنند **حکایت** یکی از پسران ہارون الرشید

تو جو کچھ امید اُسکی ہی موجود رکھین اور ساتھ خوشی کے اُسکو رخصت کرین — ایک لڑکون ہارون رشید سے

پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلان سرہنگ زادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان دولت

آگے باپ کے آیا غصہ مین بھرا ہوا کہ مجھکو فلانے سرہنگ زادے نے گالی ماں کی دی ہی ہارون رشید نے سرداران دولت کو

را گفت جزای چنین کسی چہ باشد یکی اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری

کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہی ایک نے اشارہ واسطے مارنے کے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کے اور دوسرے نے

بمصادرت و نفی ہارون گفت ای پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر

واسطے ڈانڑ لینے اور نکال دینے کے ہارون نے کہا اے بیٹے بخشش وہ ہی کہ معاف کرے تو اور اگر نہ ہوسکے تو بھی اُسکو گالی ماں کی

دہ چندانکہ از حد درنگذرد پس آنگہ ظلم از طرف تو باشد و دعوے از قبل

دے یہان تک کہ حکم شرع سے نہ گذرے پس اُسوقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوے طرف

خصم **قطعہ** نہ مرد ہست آن بنزدیک خردمند + کہ با پیل دمان پیکار جوید +

دشمن کے سے — نہ مرد ہی وہ نزدیک دانا کے + کہ ساتھ ہاتھی حملہ کرنے والے کے لڑائی ڈھونڈھے

لـــہ غریب نفر دور از وطن و آنکہ از ولایت دیگر آمدہ باشد ۱۲ ۲ ماست بضم اول و آب داخل کنند ۱۲ ۳ کیل لغت اول ویاے تحتانی مجہول بمعنے نامزد و روانہ کردن باشد و بکاف فارسی ہم آمدہ ۱۲ ۴ برہان ہارون نام بادشاہیست از خلفاء عباسیہ کنیت او ابو جعفر و او برادر موسیٰ بن ہادی بن محمد است ۱۲ ۵ سرہنگ بالفتح و کاف فارسی پیشرو و مقدم کار کہ عمل پیادہ باشد ۱۲ کشف ۶ مال کسی را بزور بعوض تقصیر گرفتن و تفصیل آن سابق گذشت ۱۲ ۷ دمان دمندہ و جوشندہ و این لفظ در صفت پیل و مار و دریا دارغ شود و صاحب فرہنگ جہانگیری گوید دمان باول مفتوح سہ معنی دارد دل فریاد کنان بودن از شادی مفرط یا غضب بسیار دوم تیز رفتن سوم بمعنے زمان آمدہ است و مراد از شادی مفرط شادی مرکب است زیرا کہ شادی بانی بیحد باعث مرگ و سے باشد چنانچہ اکثر اشخاص از شادی مرگ جان بحق شدند ۱۲

بلی مرد آنکس ست از روی تحقیق + که چون خشم آیدش باطل نگوید حکایت
سچ ہے مرد وہ شخص ہے بالتحقیق کہ جو غصہ آوے اُس کو بیہودہ نہ کہے
با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابے
ساتھ ایک گروہ بزرگون کے بیچ ایک ناؤ کے بیٹھا تھا مین ایک ڈونگی پیچھے ہمارے ڈوبی دو بھائی ایک بھنور مین
در افتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را کہ بگیر این ہر دو را کہ بہر یکے پنجاہ دینارت
بڑے ایک نے بزرگون سے کہا ملاح کو کہ لے ان دونون کو کہ عوض ہر ایک کے پچاس دینار تجھکو
دہم ملاح در آب رفت تا یکی را برہانید آن دیگر ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود
دونگا مین ملاح پانی مین گیا تو ایک کو چھوڑ آیا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا مین نے باقی عمر اسکی نہ رہی تھی
ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت انچہ تو گفتی
اس سبب سے پکڑنے مین اسکے سستی کی تو نے اور بیچ اس دوسرے کے جلدی ملاح ہنسا اور کہا جو کہا تو نے
یقین ست و سببی دیگر ہست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برہانیدن این یکی بیشتر
یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہے کہا مین نے وہ کیا ہے کہا خواہش میرے دل کی واسطے چھوڑانے اس ایک کے زیادہ
بود کہ وقتی در بیابان ماندہ بودم مرا بر شتری نشاندہ و از دست آن دگر تازیانہ خوردہ
تھی کہ ایک وقت ایک جنگل مین عاجز تھا مین مجھکو ایک اونٹ پر بٹھایا اور اس دوسرے کے ہاتھ سے کوڑا کھایا تھا
بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا
مین نے لڑکپن مین کہا مین نے سچ کہا اللہ برتر نے کہ جو شخص کرتا ہے کام نیک پس واسطے ذات اپنی کے اور جو بد کرتا ہے پس اوپر اسکے ہے
قطعہ تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راہ خارہا باشد + کار درویش مستمند برآر +
جب تک سکے تو دل کسی کا مت ستا ہو کہ اس راہ مین بہت کانٹے ہوتے ہین کام فقیر آرزومند کا بر لا
کہ ترا نیز کارہا باشد حکایت دو برادر بودند یکے خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی
کہ تجھکو بھی کام ہوتے ہین دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا ساتھ کوشش
بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نکنی تا از مشقت
بازو کے کھاتا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کو کہ کیون خدمت نہین کرتا ہے تو محنت

مشقت کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی
مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو کہا تو کیون کام نہین کرتا ہے تو خواری سے خدمت کی خلاصی پاوے تو
کہ خردمندان گفتہ اند کہ نان جوین خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرین بخدمت بستن بیت
کہ عقلمندون نے کہا ہے کہ روٹی جو کی کھانا اور بیٹھنا بہتر کہ پٹکا زرین بیچ کمر خدمت کے باندھنا
بدست آہک تفتہ کردن خمیر + بہ از دست بر سینہ پیش امیر قطعہ عمر گرانمایہ درین
ہاتھ مین چونا بہت گرم کرنا خمیر بہتر ہاتھ سے سینے پر آگے امیر کے عمر بھاری قیمت اس مین
صرف شد + تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا + ای شکم خیرہ بنانی بساز + تا نکنی
خرچ ہوئی + تو کیا کھاؤن گرمی مین اور کیا پہنون مین جاڑے مین اے پیٹ دلیر ساتھ ایک روٹی کے موافقت کر + تو نکرے تو
پشت بخدمت دو تا حکایت کسی مژدہ پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم کہ فلان
پیٹھ خدمت مین ٹیڑھی کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کے لیگیا کہا سنا مین نے کہ فلانے
دشمن ترا خدا تعالٰی برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت فرد اگر بمرد عدو
دشمن تیرے کو خدا برتر نے اٹھایا کہا کچھ سنا تو نے کہ مجھکو چھوڑا جو مواد دشمن
جای شادمانی نیست + کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست حکایت گروہی حکما
جگہ خوشی کی نہین ہے کہ زندگانی ہماری بھی ہمیشہ نہین ہے ایک گروہ حکیمون کا
در بارگاہ کسرے بمصلحتے سخن ہمیگفتند و بزرجمہر کہ مہتر ایشان بود خاموش بود سوال
بیچ بارگاہ نوشیروان کے ساتھ ایک مصلحت کے بات کہتے تھے اور بزرجمہر کہ سردار انکا تھا چپ تھا سوال
کردندش کہ با ما درین بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو
کیا اسکو کہ ہمارے ساتھ اس گفتگو مین کیون بات نہین کہتا تو کہا وزیر مانند حکیمون کے ہین اور حکیم دوا نہین دیتا ہے
مگر بسقیم پس چون بینم کہ رائے شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد منوے
مگر بیمار کو پس جب دیکھتا ہون مین کہ تدبیر تمھاری راستی پر ہے مجھکو اوپر سر اسکے بات کہنا حکمت نہووے
چو کار بے فضول من بر آید + مرا در وی سخن گفتن نشاید + دگر بینم کہ نابینا و چاہست +
جو ایک کام بغیر دخل میرے کے بر آوے میرے تئین بیچ اسکے بات کہنا نہ چاہیئے + اور اگر دیکھون مین کہ اندھا اور کنوان ہے

اگر خاموش بنشینم گناهست حکایت هارون الرشید را چون ملک مصر
اگر چپ بیٹھوں مین گناه ہی — ہارون الرشید کے تئین جو ملک مصر کا
مسلم شد گفتا بخلاف آن طاغی که بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نه بخشم اینملک را الا
تسلیم کیا گیا ہوا کہا او برخلاف اُس حد سے گذر نیوالیکے کہ سلطنت غرور ملک مصر کے دعوی خدائی کا کیا نہ بخشونگا مین اس ملک کو مگر
بخسیس ترین بندگان سیاهی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آورده اند
ساتھ کمترین بندون کے ایک حبشی رکھتا تھا خصیب نام ملک مصر کا اُسکو بخش دیا نقل کرتے ہین
که عقل و درایت او تا بجائے بود که طائفه حراث مصر شکایت آوردندش که پنبه کاشته بودیم
کہ عقل اور دانائی اُسکی اسجگہ تک تھی کہ ایک گروہ کسانون سے مصر کے گلا لائے اُسکو کہ روئی بوئی تھی ہم نے اوپر
برکنار نیل و باران بیوقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت مثنوی
کنارے نیل کے اور مینھ بے رت برسا تباه ہوئی کہا اون چاہیے تھا بونا حکیم درویش نے کہا
اگر روزی بدانش بر فزودی + ز نادان تنگ تر روزی نبودی + بنادان آنچنان روزی رساند
اگر روزی عقل سے بڑھتی + نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا + بیوقوفون کو ایسی روزی پہونچاتا ہے
که دانا اندران حیران بماند مثنوی بخت و دولت بکاردانی نیست + جز بتائید
کہ عقلمند اُسمین حیران رہتا ہے — نصیبا اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہین ہے + سوائے مدد
آسمانی نیست + کیمیا گر بغصه مرده و رنج + ابله اندر خرابه یافته گنج + او فتاد ست در جهان بسیار +
آسمانی کے نہین ہی کیمیا گر غصے مین مرا اور رنج مین احمق نے بیچ اُجاڑ کے پایا گنج پڑے ہین جہان مین بہت
بی تمیز ارجمند و عاقل خوار + حکایت یکے را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست تا
بے عقل صاحب درجہ اور عقلمند ذلیل — ایک کو بادشاہون سے لونڈی چین کی لائے چاہا تو
درحالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت و مر اورا بسیاہے
بیچ حالت مستی کے ساتھ اُسکے جمع آوے لونڈی نے منع کیا بادشاہ بیچ رنج کے گیا اور خاصکر اُسکو ایک حبشی کو
بخشید فراش که لب زبرینش از زبره بینی درگذشته بود و زیرینش بگریبان فروهشته
بخشدیا حبشی کہ ہونٹ اوپر کا اُسکا نتھنے ناک سے درگذرا تھا اور نیچے کا اُسکا گریبان سے نیچے لٹکا

هیکلی که صخر جنی از طلعت او برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدے فرد
ایسی شکل تھی کہ صخر جنی دیکھنے اُسکے سے بھاگتا تھا اور چشمہ گندک کا بغل اُسکی سے بدبو کرتا تھا
تو گوئی تا قیامت زشت روئی + برو ختمست و بر یوسف نکوئی قطعه شخصے نه چنان
کہے تو قیامت تک بدصورتی — اُسپر ختم ہے اور یوسف پر خوبصورتی — ایک شخص ایسا نہین
کریه منظر + که زشتی او خبر توان داد + وانگه بغلش نعوذ بالله + مردار بآفتاب مرداد +
بدشکل کہ برائی اُسکی سے خبر سکیے دینا اور اُسوقت اُسکی بغل پناه لیجاتا ہون طرف اللہ کے جیسا مردار ہوتا ہی بھادون کی دھوپ مین
آورده اند که دران مدت سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مهرش
نقل کرتے ہین کہ بیچ اس مدت کے حبشی کے تئین نفس خواہش کرنے والا اور شہوت غالب تھی محبت اُسکی نے
بجنبید مهرش بر داشت تا بامدادان که ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت
جوش کیا اور بکارت اُسکی اُٹھائی تو صبح کے وقت کہ بادشاہ نے لونڈی کے تئین ڈھونڈھا اور نہ پایا لوگون نے
بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار به بندند و از بام جوسق
اُس سے سب حال کہا غصہ پکڑا اور فرمایا تو حبشی کے تئین ساتھ لونڈی کے محکم باندھین اور کوٹھے بلند سے
بقعر خندق در اندازند یکے از وزرای نیک محضر آنجا بود روی شفاعت بر زمین نهاد
گڑھے مین خندق کے ڈالین ایک وزیرون نیک ذات سے اُس جگہ تھا منھ بخشانے کا زمین پر رکھا اور
و گفت سیاه بیچاره را درین خطائی نیست که سائر بندگان بنوازش خداوندی متعود اند
کہا حبشی بیچارے کے تئین اسمین خطا نہین ہی کہ تمام بندے ساتھ سرفرازی صاحبی کے عادت کیے گئے ہین
گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چه شدی که من او را افزون تر از بهای کنیزک
کہا اگر بیچ مجامعت اُسکی کے ایک رات ڈھیل کرتا کیا ہوتا کہ مین اُسکے تئین زیادہ تر قیمت لونڈی سے
بدادمی گفت ای خداوند آنچه فرمودی معلومست لیکن نشنیدی که حکما گفته اند
دیتا مین کہا اے صاحب جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہے پر نہین سُنا تو نے کہ حکیمون نے کہا ہے
در معنی قطعه تشنه سوخته در چشمهٔ روشن چو رسید + تو مپندار که از پیل دمان
اس معنے مین — پیاسا جلا ہوا بیچ چشمۂ روشن کے جو پہونچا + تو مت جان کہ ہاتھی مست سے

اندیشد+ ملحد گرسنہ در خانہ خالی بر خوان عقل باور نکند کز رمضان اندیشد+
اندیشہ کرے کافر بھوکا بیچ گھر خالی کے اور بر خوان کے عقل اعتبار نہ کرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے
ملک را این لطیفہ پسند آمد و گفت اکنون سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک
بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کو تجھے بخشا مین نے لونڈی کو کیا کرون مین کہا لونڈی
راہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردہ او ہم او را شاید قطعہ هرگز او را بدوستی
کو بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹا اسکا بھی اسی کو چاہیے ہرگز اسکو بیچ دوستی کے
مپسند+ کہ رود جاے ناپسندیدہ+ تشنہ را دل نخواہد آب زلال+ نیم خوردہ دہان
مت پسند کر جا جاے جگہ ناپسندیدہ+ پیاسے کے تئین دل نہ چاہے پانی میٹھا جھوٹا منھہ
گندیدہ+ حکایت اسکندر رومی را پرسیدند کہ دیار مشرق و مغرب را بچہ
گندہ دہن کا سکندر رومی کے تئین پوچھا کہ شہرون مشرق اور مغرب کے تئین کس طرح
گرفتی کہ ملوک پیشین را خزائن و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود و چنین فتحی میسر نشد
لیا تونے کہ بادشاہون اگلون کے تئین خزانہ اور عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک میسر نہوئی
گفت بعون خداے عزوجل ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم
کہا ساتھ مدد خداے غالب و بزرگ کے جس ملک کے تئین کہ لیا مین نے رعیت اسکی کو نہ آزردہ کیا مین نے اور
خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام بادشاہان جز بہ نیکوئی نبردم
رسمین نیکیون گذرے ہوؤن کی برباد نہ کین مین نے اور نام بادشاہون کا سواے نیکی کے نہ لیگیا مین
بیت بزرگش نخوانند اہل خرد+ کہ نام بزرگان بزشتی برد قطعہ این ہمہ
بزرگ اسکو نہ کہین صاحب عقل کہ نام بزرگون کا ساتھ زبونی کے لیجاے یہ سب
ہیچست چون می بگذرد+ بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار- نام نیک رفتگان
ہیچ ہی جو گذرتا ہے+ نصیبا اور تخت اور حکم باندھ رکھنے اور پکڑنے اور دھرنیکا+ نام نیک گئے ہوؤن کا
ضائع مکن+ تا بماند نام نیکت پایدار باب دوم در اخلاق درویشان
تباہ مت کر+ تو رہے نام نیک تیرا قائم+ باب دوسرا بیچ خلق فقیرون کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارساے را چہ گوئی در حق فلان عابد
ایک نے بزرگون سے کہا ایک فقیر کے تئین کیا کہتا ہے تو بیچ حق فلانے عابد کے
کہ دیگران در حق وے بطعنہ سخنہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در
کہ دوسرون نے اسکے حق مین طعنہ سے باتین کہی ہین کہا ظاہر پر اسکے عیب نہین دیکھتا ہون مین اور
باطنش غیب نمیدانم قطعہ ہر کرا جامہ پارسا بینی+ پارسا دان و نیکمرد انگار
باطن مین اسکے غیب نہین جانتا ہون مین جس کسی کے تئین جامہ پرہیزگار دیکھے تو پارسا جان اور نیکمرد سمجھ
ور ندانی کہ در نہانش چیست+ محتسب را درون خانہ چہ کار حکایت درویشی را
تو جو نجانے تو کہ اسکے دلمین کیا ہے+ کوتوال کے تئین بیچ گھر کے کیا کام ایک فقیر کے تئین
دیدم کہ سر بر آستان کعبہ میمالید و مینالید کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول
دیکھا مین نے کہ سر اوپر چوکھٹ کعبہ کے ملتا تھا اور روتا تھا کہ اے گناہ کے بخشنے والے اور اے رحم کرنیوالے جانتا ہے تو کہ ظالم اور جاہل سے
چہ آید قطعہ عذر تقصیر خدمت آوردم+ کہ ندارم بطاعت استظہار عاصیان
کیا آوے بہانا تقصیر خدمت کا لایا مین کہ نہ رکھون مین ساتھ بندگی کے پشتی گنہگار
از گناہ توبہ کنند+ عارفان از عبادت استغفار+ عابدان جزای طاعت خواہند
گناہ سے توبہ کرتے ہین عارف بندگی سے استغفار کرتے ہین عابد بدلا بندگی کا چاہین
و بازرگانان بہاے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام
اور سوداگر مول پونجی کا مین بندہ امید لایا ہون مین نہ بندگی ساتھ گداگری کے آیا ہون
نہ بتجارت اصنع بی ما انت اھلہ بیت گر کشی ور جرم بخشی روے و
نہ ساتھ سوداگری کے کر تو ساتھ ہمارے وہ چیز کہ لائق اسکے ہے تو جو مارے تو اور گناہ بخشے تو منھہ اور
سر بر آستانم+ بندہ را فرمان نباشد ہر چہ فرمائی برآنم قطعہ بر در کعبہ سائلی دیدم
سر اوپر چوکھٹ کے ہوئین بندے کو حکم نہو جو کچھ فرماوے تو اوپر اسکے ہوئین+ دروازہ کعبہ پر ایک سائل دیکھا مین نے
کہ ہمیگفت و میگریستے خوش+ من نگویم کہ طاعتم بپذیر+ قلم عفو بر گناہم کش قطعہ
کہ کہتا تھا اور روتا تھا خوش+ نہین کہتا ہون مین کہ بندگی میری قبول کر قلم بخشش کا میرے گناہون پر کھینچ تو

خلق در ملک خدا از همه جنسی باشد + صالحان خورده مگیرید که ما رندانیم + هر کسے
خلق بیچ ملک خدا کے سب جنس سے ہوتے ہین + اے نیک بختو عیب نکردھم کہ ہم رندہین ہم ہر کسی
را عملی ہست و امیدے دارد + ما گدائیم درین ملک با زرگانیم حکایت
کے تئین ایک کام ہی اور اُمید رکھتا ہے + ہم فقیر ہین اس ملک مین نہ سوداگر ہین ہم
عبد القادر گیلانے را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روے بر حصار نہادہ بود و میگفت
عبد القادر گیلانی کو دیکھا رحمت ہو جو خدا کی اُنپر خانہ کعبہ مین مُنھ سنگ ریزے پر رکھا تھا اور کہتے تھے
ای خداوند ببخشاے و اگر مستوجب عقوبتم مرا در قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان
اے خدا بخشش کر تو اور اگر لائق عذاب کے ہون مین مجھکو قیامت مین اندھا اُٹھا تو آگے نیکون کے
شرمسار نباشم قطعہ روے بر خاک عجز میگویم + ہر سحرگہ کہ باد می آید + اے کہ
شرمندہ نہون مین منھ اوپر خاک عاجزی کے کہتا ہون مین + ہر صبح کے وقت کہ ہوا آتی ہے اے کہ مین
ہرگز فرامشت نکنم + ہیچت از بندہ یاد می آید حکایت دزدی بخانہ پارسائے
ہرگز فراموش تجھکو نہ کرون مین + کچھ تجھکو بندے سے یاد آتی ہے + ایک چور ایک فقیر کے گھر مین
در آمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دلتنگ شد پارسا را خبر شد گلیمی کہ بران خفتہ
آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا دلتنگ ہوا فقیر کے تئین خبر ہوئی وہ کملی کہ اوپر اُسکے سوتا
بود در راہ دزد انداخت تا محروم نشود قطعہ شنیدم کہ مردان راہ خدا + دل
تھا بیچ راہ چور کے ڈالی تا کہ بے نصیب نجاے + سُنا مین نے کہ مردان راہ خدا نے + دل
دشمنان ہم نکردند تنگ + ترا کی میسر شود این مقام + کہ با دوستانت خلافست جنگ
دشمنون کا بھی نہ کیا تنگ + تجھکو کب میسر ہو یہ مقام + کہ ساتھ دوستون کے تجھکو خلاف ہے لڑائی
مودت اہل صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چنان کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند
دوستی اہل صفا کی برابر ہے آگے اور پیچھے نہ ایسی کہ پیچھے تیرے عیب پکڑتے ہین اور آگے تیرے قربان جاوین
فرد در برابر چو گوسفند سلیم + در قفا ہمچو گرگ مردم خوار فرد ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد +
بیچ برابر کے مانند دُنبے بردبار کے پیچھے مانند بھیڑیے آدمی کھانے والے کے + جو کوئی کہ عیب اور ون کا آگے تیرے لایا اور گنا +

۱؎ این قطعہ ... ۱۲
۲؎ ... ۱۲
۳؎ اے طالب عفو جرائم ... ۱۲
۴؎ ... اے جزاے طاعت ۱۲
۵؎ ... ۱۲
۶؎ تعلق این حکایت ... ۱۲

بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد حکایت تنے چند از روندگان متفق
بیشک عیب تیرا آگے اور ون کے لیجاوے گا تن کتنے سالکون سے اتفاق کرنے والے
در سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم
بیچ زمین پھرنے کے تھے اور شریک رنج اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرون مین موافقت نہ کی کہا مین نے یہ بخشش
اخلاق بزرگان بدیعست روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ
اور خلق بزرگون سے نادر ہے مُنھ صحبت داری سے فقیرون کی پھیرنا اور فائدہ افسوس رکھنا کسواسطے کہ
من در نفس خویش اینقدر قوت و سرعت ہمی شناسم کہ در خدمت مردان یار شاطر باشم نہ بار خاطر
مین بیچ ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی بیچانتا ہون مین کہ بیچ خدمت مردون کے یار شوخ اور میاک ہون مین نہ بوجھ خاطر کا
شعر ان لم اکن راکب المواشی + اسعی لکم حامل الغواشی + یکی از ایشان
اگرچہ نہین ہون مین سوار ہونیوالا چارپایونکا دوڑونگا مین واسطے تمہارے درحالیکہ اُٹھانیوالا ہون زین پوشونکا ایک نے
گفت ازین سخن کہ شنیدی دلتنگ مدار کہ درین روزہا دزدی بصورت درویشان
اُن سب سے کہا اس سخن سے کہ سُنا تو نے دلتنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنون کے ایک چور فقیرون کی صورت
بر آمدہ بود خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد شعر چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ
بنا تھا اور اپنے تئین بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرونا کیا جانتے ہین آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا
داند کہ در نامہ چیست + از انجا کہ سلامت حال درویشانست گمان فضولش نبردند بیاری
جانتا ہے کہ بیچ نامہ کے کیا ہے + بحکم اسبات کے کہ سلامت حال فقیرونکا ہے گمان زیادہ گوئی اُسکی کا نہ لیگئے اور ساتھ یاری کے
قبولش کردند مثنوی صورت حال عارفان دلقست + اینقدر بس چو روی در خلقست
قبول اُسکو کیا ظاہر حال عارفون کا گدڑی ہے + اتناہی کافی ہے کہ مُنھ بیچ خلق کے ہے
در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش + تاج بر سر نہ و علم بر دوش + ترک دنیا و شہوتست
بیچ عمل نیک کے کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن + تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کے + چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہے
و ہوس + پارسائی نہ ترک جامہ و بس + در قزاگند مرد باید بود + بر مخنث سلاح جنگ چہ سود
اور حرص کا پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہے اور فقط بیچ لڑائی کے کپڑون کے مرد چاہیے ہونا + اوپر مخنث کے ہتھیار لڑائی کے کیا فائدہ

۱؎ ... از اخلاق ... ۱۲
۲؎ ... ۱۲
۳؎ ... ۱۲
۴؎ ... ۱۲
۵؎ ... ۱۲
۶؎ ... ۱۲
۷؎ یعنی ... ۱۲
۸؎ ... ۱۲

روزی تا بشب رفته بودیم و شبانگه بپاے حصاری خفته که دزدے بے توفیق ابریق رفیق
ایک روز رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کے وقت نیچے ایک قلعہ کے سوئے کہ چور بے توفیق نے چھاگل یار کی
برداشت که بطهارت میروم و بغارت میرفت **فرد** پارسا بین که خرقه در بر کرد +
اُٹھائی کہ واسطے جاضرور پھرنیکے جاتا ہوں اور واسطے لوٹنے کے جاتا تھا + فقیر کو دیکھ کر گدڑی بیچ بغل کے کی
جامه کعبه را جُل خر کرد + چندانکه از نظر درویشان غایب شد ببرجی رفت و درجی بدزدید
جامہ کعبہ کے تئین جھول گدھے کی کی یہانتک کہ نظر سے فقیروں کی غائب ہوا بیچ ایک کوٹھی کے گیا اور ایک ڈبا چرایا
تا روز روشن شدان تاریک و مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را
تو روز روشن ہوا وہ اندھیاری کا چلنے والا ایک تھوڑی راہ گیا تھا اور یار بے گناہ سوئے صبحدم سب کے تئین
بقلعه در آوردند و بزدند و در زندان کردند از ان تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت
بیچ قلعہ کے لائے اور مارا اور بیچ قید خانہ کے کیا اُس تاریخ سے چھوڑنا صحبت کا کیا ہمنے اور راہ گوشہ نشینی کی
گرفتیم **قطعه** چو از قومی یکی بیدانشی کرد + نه که را منزلت ماند نه مه را + نمی بینی که گاوی
پکڑی ہم نے جو ایک قوم سے ایک نے نادانی کی + نہ چھوٹے کے تئین مرتبہ رہے نہ بڑے کے تئین نہین دیکھتا ہی تو کہ ایک بیل
در علف زار + بیالاید همه گاوان ده را + گفتم سپاس و منت خدا را عز و جل که از
بیچ چراگاہ کے آلودہ کرے تمام بیلون گاوں کے تئین + کہا مین نے شکر اور احسان خدا کو کہ غالب و بزرگ ہے کہ
فواید درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که
فائدون سے فقیرون کے بے نصیب نرہا مین اگرچہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑا مین ساتھ اس بات کے کہ
گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید **مثنوی** بیک ناتراشیده
کہا تو نے فائدہ مند ہوا مین اور مجھ ایسے لوگون کے تئین تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کے آوے ساتھ ایک احمق کے
در مجلسے + برنجد دل هوشمندان بسے + اگر برکه پر کنند از گلاب + سگے در وی
بیچ ایک مجلس کے + رنجیدہ ہووے دل ہوشمندون بہت کا جو ایک حوض بھرین گلاب سے + ایک کتا بیچ اُسکے
افتد کند منجلاب + **حکایت** زاهدے مهمان بادشاهی بود چون به طعام
پڑے کرے ناپاک
ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا جو واسطے کھانے کے

بنشستند کمتر از ان خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر از ان
بیٹھے تھوڑا اُس سے کھایا کہ ارادہ اُسکا تھا جو واسطے نماز کے اُٹھے زیادہ اُس سے
کرد که عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند **فرد** ترسم نرسی بکعبه
کی کہ عادت اُسکی تھی اسواسطے کہ گمان نیکی کا اُسکے حق مین زیادہ کریں ڈرتا ہوں مین کہ نہ پہونچے گا تو بیچ کعبہ کے
ای اعرابی + کین ره که تو میروی بترکستانست + چون بمقام خود آمد سفره خواست
اے اعرابی کسواسطے کہ یہ راہ کہ جاتا ہی تو طرف ترکستان کے ہی + جب اپنے مقام پر آیا دسترخوان چاہا
تا تناول کند پسری داشت صاحب فراست گفت ای پدر در مجلس سلطان طعام
اسلیے کہ تھوڑا سا کھاوے ایک لڑکا رکھتا تھا صاحب عقل کہا اے باپ بیچ مجلس بادشاہ کے کھانا
نخوردی گفت در نظر ایشان چیزی نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که
نہ کھایا تو نے کہا بیچ نظر اُنھون کے کچھ نہ کھایا مین نے کہ بیچ کام کے آوے کہا کہ نماز کے تئین بھی پڑھ کر
چیزی نکردی که بکار آید **قطعه** ای هنرها نهاده بر کف دست + عیبها برگرفته زیر بغل +
ایک چیز نہین کی تو نے کہ بیچ کام کے آوے + اے ہنرون کو رکھے ہوے اوپر ہتیلی ہاتھ کے + عیبون کو پکڑے نیچے بغل کے +
تا چه خواهی خریدن ای مغرور + روز درماندگی بسیم دغل **حکایت** یاد دارم که در
تو کیا چاہتا ہی تو مول لینا اے مغرور + روز عاجزی کے ساتھ روپے کھوٹے کے
یاد رکھتا ہوں مین کہ بیچ
ایام طفولیت متعبد بودم و شبخیز و مولع زهد و پرهیز تا شبی در خدمت پدر رحمة الله علیه
دنوں لڑکپن کے عبادت کرنیوالا تھا مین اور رات کا اُٹھنے والا اور حریص زہد اور پرہیزگاری کا تو ایک رات باپ کی خدمت مین رحمة الله علیه
نشسته بودم و همه شب دیده برهم نبسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته طایفهٔ گرد ما خفته
بیٹھا تھا مین اور تمام رات دیدہ آپس مین نہ بند کیے اور کتاب عزیز اوپر گود کے لیے ہوے ایک گروہ گرد ہمارے سوئے ہوے
پدر را گفتم ازین جماعت یکی سر بر نمیدارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده اند
باپ کے تئین کہا مین نے اس گروہ سے ایک سر نہین اُٹھاتا ہی کہ دو رکعت نماز ادا کرے ایسے خواب غفلت کے لے گئے ہین
که تو گوئی که نخفته اند بلکه مرده اند گفت جان پدر اگر تو نیز بخفتی از ان به که در پوستین خلق
کہ تو کہے کہ نہین سوئے ہین بلکہ موئے ہین کہا اے جان باپ کی اگر تو بھی سوتا اُس سے بہتر کہ بیچ عیب خلق کے

افتی **قطعہ** نہ بیند مدعی جز خویشتن را + کہ دارد پردۂ پندار در پیش + گرت چشم خدا بینی

پڑتا — نہیں دیکھتا ہے مدعی سوا اپنے کے + کہ رکھتا ہے پردہ گمان اور خودی کا آگے اگر تجھکو آنکھ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نہ بینی ہیچکس عاجزتر از خویش + **حکایت** یکی را از بزرگان بمحفلی اندر ہمی ستودند

بخشیں + نہ دیکھے تو عاجز زیادہ اپنے سے کسی کو + ایک کو بزرگوں سے ایک مجلس میں تعریف کرتے تھے

و در اوصاف جمیلش مبالغت ہمیکردند سر بر آورد و گفت من آنم کہ من دانم **شعر**

اور بیچ صفتوں خوبی اسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اٹھایا اور کہا میں وہ ہوں میں کہ میں جانوں میں

کَفِیْتُ اَذًی یَا مَنْ تَعُدُّ مَحَاسِنِیْ + عَلَانِیَتِیْ هٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِیْ **قطعہ**

کفایت کیا گیا ہی تو ایذا کے تئیں ای وہ شخص کہ گنتا ہے تو میری نیکیوں کو اور ظاہر میرا یہ ہے اور نہ دریافت کیا تونے باطن میرا

شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست + وز خبث باطنم سر خجلت نہادہ پیش +

ذات میری بیچ آنکھ خلق کے خوب جائے نظر ہے اور بدی سے باطن کی ہوں میں سر شرمندگی کا رکھے ہوے آگے +

طاؤس را بہ نقش و نگاری کہ ہست خلق + تحسین کنند و او خجل از زشت پای خویش +

طاؤس کے تئیں کہ ساتھ نقش اور نقش کے ہی پیدائش لوگ تعریف کرتے ہیں اور وہ شرمندہ پاؤں برے اپنے سے +

حکایت یکی از صلحای لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات او

ایک صالحوں کوہ لبنان سے کہ بزرگی اسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات اسکی

مشہور بجانب دمشق در آمد بر کنار برکہ کلاسہ طہارت ہمیساخت پایش بلغزید و

مشہور طرف دمشق کے آیا اوپر کنارے حوض کلاسہ کے وضو کرتا تھا پاؤں اسکا کانپا

بحوض در افتاد و بمشقت بسیار از آن جایگہ خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور حوض میں گرا اور ساتھ محنت بہت کے اس جگہ سے رہائی پائی جو نماز سے فارغ ہوئے

یکی از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلی ہست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت

ایک نے سب یاروں سے کہا مجھکو ایک مشکل ہے جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا

یاد دارم کہ شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ درین

یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کنارے دریائے مغرب کے گیا اور قدم اسکا نہ بھیگا آج کے دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس

قامتی آب زہلاک چیزی نماند شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تامل بسیار

قدیانی کے مرنے سے کچھ نہ رہا شیخ اس فکر میں ایک ساعت نیچے گیا پیچھے فکر بہت کے

سر بر آورد و گفت نشنیدہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا

سر اٹھایا اور کہا نہیں سنا ہے تونے کہ سید عالم نے درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام ہو کہا واسطے میرے ساتھ خدا کے ایک وقت ہے

يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ و نگفت علی الدوام وقتی چنین بودی

کہ گنجائش نہیں کرتا ہے میرے تئیں بیچ اسوقت کے فرشتہ مقرب اور نبی بھیجا گیا اور کہا اوپر ہمیشگی کے ایک وقت ایسا ہوتا

کہ بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت با حفصہؓ و زینبؓ درساختی

کہ ساتھ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کے نہ مشغول ہوتے اور دوسرے وقت ساتھ حفصہؓ اور زینبؓ کے موافقت کرتے

مُشَاهَدَةُ الْاَبْرَارِ بَيْنَ التَّجَلِّيْ وَالْاِسْتِتَارِ می نمایند و می ربایند **فرد** دیدار می نمایی

دیکھنا بزرگوں اور نیکوں کا درمیان روشنی اور پوشیدگی کے ہے دکھاتے ہیں اور لیجاتے ہیں دیدار دکھلاتا ہے تو

و پرہیز میکنی + بازار خویش و آتش ما تیز میکنی **قطعہ** اُشَاهِدُ مَنْ اَهْوٰی بِغَيْرِ

اور پرہیز کرتا ہے تو بازار اپنی اور آگ ہماری تیز کرتا ہے تو دیکھتا ہوں میں اس شخص کے تئیں اور دوست رکھتا ہوں میں بغیر

وَسِيْلَةٍ + فَيَلْحَقُنِيْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِيْقًا + يُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ يُطْفِيْ بِرَشَّةٍ + لِذَالِكَ تَرَانِيْ

وسیلہ کے پس ملحق ہوتا ہے مجھکو ایک حال کہ گم کرتا ہوں میں راہ کے تئیں روشن کرتا ہے ایک بجلی کو پس فرو بٹھلاتا ہے ساتھ ایک کے دیکھے تو مجھکو

مُحْرِقًا وَغَرِيْقًا + **مثنوی** یکی پرسید زان گم کردہ فرزند + کہ ای روشن گہر پیر خردمند

جلا ہوا اور ڈوبا ہوا ایک نے پوچھا اس گم کیے ہوے لڑکے سے + کہ اے روشن ذات بڑے عقلمند

ز مصرش بوی پیراہن شنیدی + چرا در چاہ کنعانش ندیدی + بگفت احوال ما

مصر سے مہکے بوے پیراہن کی سونگھی تونے لیکن بیچ کنوئیں کنعان کے اسکو نہ دیکھا تونے کہا احوال ہمارا

برق جہانست + دمی پیدا و دیگر دم نہانست + گہی بر طارم اعلی نشینم + گہی بر پشت

بجلی چمکنے والی ہے + ایک دم ظاہر اور دوسرے دم چھپا ہے + کبھی اوپر بنگلے برتری کے بیٹھتا ہوں میں + کبھی اوپر پیٹھ

پای خود نہ بینم + اگر درویش بر حالی بماندی + سر دست از دو عالم بر فشاندی +

پاؤں اپنی کے نہیں دیکھتا ہوں میں + اگر فقیر ایک حال پر رہتا + سر ہاتھ دونوں عالم سے جھاڑتا

حکایت در جامع بعلبک وقتی کلمهٔ همی گفتم بطریق وعظ با جماعتی افسرده دل مرده راه
مسجد بعلبک میں ایک کلمہ کہتا تھا میں ساتھ راہ نصیحت کے ایک گروہ کمھلائے ہوئے اور دل مردہ سے راہ
از عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم درنمیگیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم
عالم صورت سے بیچ عالم معنی کے نہ لیگئے دیکھا میں نے کہ دم میرا اثر نہیں کرتا اور آگ میری بیچ لکڑی گیلی کے اثر نہیں کرتی ہے افسوس آیا مجھکو
تربیت ستوران و آینه در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلهٔ سخن دراز در معنی
تربیت حیوانوں کی اور آئینہ بیچ محلہ اندھوں کے لیکن دروازہ بات کا کھلا تھا اور زنجیر بات کی دراز بیچ معنی
این آیه که وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائی رسانیده که میگفتم
اس آیت کے کہ میں نزدیک زیادہ ہوں طرف اُسکے رگ گردن سے بات اُس جگہ ہو پہنچاتی کہ کہتا تھا میں
قطعه دوست نزدیکتر از من بمن است + وین عجب تر که من از وی دورم + چکنم با که
دوست نزدیک زیادہ مجھسے طرف میرے ہے اور یہ تعجب زیادہ کہ میں اُس سے دور ہوں میں کیا کروں اور کس کو
توان گفت که او + در کنار من و من مهجورم + من از شراب این سخن مست بودم و
کہا جاوے کہ وہ + بیچ گود میری کے اور میں اُس سے جدا ہوں + میں اس بات کی شراب سے مست تھا میں اور
فضالهٔ قدح در دست که رونده بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد نعره بزد که
بچا ہوا پیالے کا بیچ ہاتھ کے کہ چلا ایک سالک نے اور کنارے مجلس کے گذر کی اور دور آخر نے بیچ اُسکے اثر کیا نعرہ مارا کہ
دیگران بموافقت وی در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران
دوسرے ساتھ موافقت اُسکی کے بیچ شور کے آئے اور کچے مجلس کے بیچ جوش کے کہا میں نے پاک ہے الله دور والے
باخبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور قطعه فهم سخن چون نکند مستمع + قوت طبع
باخبر بیچ حضور کے اور نزدیک اندھے دور بوجھنا سخن کا جو نہ کرے سننے والا قوت طبیعت
از متکلم مجوی + فسحت میدان ارادت بیار + تا بزند مرد سخنگوی گوی حکایت
کلام کرنے والے سے مت ڈھونڈھو کشادگی میدان خواہش کی لا تو + تو مارے مرد بات کا کہنے والا گیند +
شبی در بیابان مکه از بیخوابی پای رفتنم نماند سر بنهادم و شتربان را گفتم دست از من بدار قطعه پای
ایک رات بیچ جنگل مکے کے بیخوابی سے پاؤں چلنے میرے کا تھکا سر رکھا میں نے اور شتربان کے تئیں کہا میں نے ہاتھ مجھسے اٹھا پاؤں

[illegible]

مسکین پیاده چند رود + کز تحمل ستوه شد بختی + تا شود جسم فربهی لاغر + لاغری مرده باشد
غریب پیادہ کا کب تک چلے کہ باربرداری سے عاجز ہوا اونٹ + جبتک ہووے جسم ایک فربہ کا دُبلا ایک دُبلا مر چکے
از سختی + گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی و
سختی سے کہا اے بھائی کعبہ آگے ہے اور چور ٹیٹے پیچھے سے اگر گیا تو لے گیا تو اور جو سویا تو مرا تو اور
نشنیده که گفته اند بیت خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت + شب رحیل
نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے اچھا ہے نیچے ببولوں کے بیچ راہ جنگل کے سونا + رات کوچ کی
ولی ترک جان بباید گفت + حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ
ولیکن چھوڑنا جان کا سکیے کہنا ایک فقیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کے کہ زخم چیتے کا
داشت و بهیچ دارو به نمیشد مدتها دران رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام
رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اسکے رنجور رہتا اور شکر خدا غالب اور بزرگ کا ہمیشہ
گفتی پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی قطعه
کہتا تھا پوچھا اسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اُسکا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں میں نہ بیچ گناہ کے
اگرم زار بکشتن دهد آن یار عزیز + تا نگوئی که در آندم غم جانم باشد + گویم از بندهٔ مسکین
اگر مجھ لاغر کو حکم واسطے مارنیکے دیوے وہ یار عزیز + ہرگز نہ کہے تو کہ اُسوقت غم جان کا مجھکو ہووے کہونگا میں بندہ غریب سے
چه گنه صادر شد + که دل آزرده شد از من غم آنم باشد + بلی مردان خدا مصیبت را
کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجھسے غم اُسکا مجھکو ہووے سچ ہے مردان خدا مصیبت کو
بر معصیت اختیار کنند نه بینی که یوسف صدیق در ان حالت چه گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
اوپر گناہ کے اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھتا ہے تو کہ یوسف صدیق نے اس حالت میں کیا کہا یوسف نے کہا اے رب میرے
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ حکایت درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از
قیدخانہ دوست تر ہے طرف میرے اُس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں مجھے عورتیں + ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی
خانهٔ یاری بدزدید و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش را ببرید صاحب گلیم شفاعت
ایک دوست کے گھر سے چرائی اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اُسکا کاٹو صاحب کملی نے بخشنا یا کیا

[illegible]

کرد کہ من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچہ فرمودی
کیا کہ مین نے اُسکو چھوڑنا کیا مین نے کہا ساتھ شفاعت تیری کے سزا شرع کی نہ چھوڑونگا مین کہا جو کچھ فرمایا تو نے
راستست ولیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الوقف لا یملک
سچ ہو ولیکن جو کوئی مال خیرات سے ایک چیز چرائے کاٹنا اُسکا لازم نہ آوے وقف نہین ملک رکھتا ہے
ہر چہ درویشان راست وقف محتاجانست حاکم از وی دست بداشت و ملامت
جو کچھ فقیرون کے تئین ہو معاف محتاجون کا ہے حاکم نے ہاتھ اُس سے اُٹھایا اور ملامت
کردن گرفت کہ جہان بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی الا از خانہ چنین یاری
کرنا پکڑا کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گھر سے ایسے یار کے
گفت ای خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانہ دوستان بروب و در دشمنان مکوب
کہا اے صاحب نہ سُنا ہی تو نے کہ کہا ہی گھر دوستون کا جھاڑ اور دروازہ دشمنون کا مت کھٹ کا
شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مدہ + دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین +
جو بیچ سختی کے رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے + دشمنون کو خاطر مین مت لا اور دوستون سے جو کچھ پاس رکھ
حکایت یکی از پادشاہان پارسائی را دید گفت ہیچت از ما یاد مے آید
ایک نے بادشاہون سے ایک فقیر کو دیکھا کہا کسی وقت تجھکو ہم سے یاد آتا ہے
گفت بلی وقتیکہ خدا را فراموش میکنم - فرد ہر سو دود آنکس ز در خویش براند +
کہا ہان جسوقت کہ خدا کو بھلاتا ہون مین ہر طرف دوڑتا ہی وہ کہ اُسکو دروازے سے نکال دیتا ہی +
وانرا کہ بخواند بدر کس ندواند + حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاہی را
اور اُسکو کہ بلاتا ہی طرف دروازے کسی کے نہین دوڑتا ہی + ایک نے نیکبختون سے بیچ خواب کے دیکھا ایک بادشاہ کو
در بہشت و پارسائی را در دوزخ پرسید کہ موجب درجات این چیست و سبب درکات
بہشت مین اور ایک پرہیزگار کو دوزخ مین پوچھا کہ سبب درجون اسکے کا کیا ہی اور سبب فروتری
آن چہ کہ مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد کہ این پادشاہ بارادت درویشان در بہشتست
اُسکی کا کیا کہ لوگ برخلاف اُسکے پہچانتے تہین آواز آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ خواہش کرنے فقیرون کے بہشت مین ہے

و این پارسا بتقرب پادشاہان در دوزخ قطعہ دلقت بچکار آید و تسبیح و مرقع +
اور یہ فقیر بسبب قربت کرنے بادشاہون کے بیچ دوزخ کے گدڑی تیری کس کام مین آوے اور تسبیح اور ٹکڑے گدڑی کے
خود را از عملہای نکوہیدہ بری دار + حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست درویش
اپنے تئین کامون بُرے سے پاک رکھ + حاجت ساتھ ٹوپی برکی کے رکھنا تجھکو نہین ہی فقیر کے
صفت باش و کلاہ تتری دار حکایت پیادہ سر و پا برہنہ با کاروان حجاز از
مانند رہ اور ٹوپی تاتاری رکھ تو ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتھ قافلہ حجاز کے
کوفہ بدر آمد و ہمراہ با شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان ہمیرفت و میگفت +
کوفہ سے باہر آیا اور ہمراہ ہمارے ہوا نظر کی مین نے اور زاد راہ نہ رکھتا تھا خوش رفتار جاتا تھا اور کہتا تھا
قطعہ نہ باشتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم + نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم +
نہ اوپر اونٹ کے سوار ہون نہ مانند اونٹ کے نیچے بوجھ کے ہون نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + نفسے میزنم آسودہ و عمرے میگذارم + اشتر سوارے
غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہین رکھتا ہون + ایکدم مارتا ہون آسودہ اور ایک عمر ادا کرتا ہون ایک اشتر سوار نے
گفتش ای درویش کجا میروی برگرد کہ بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نہاد
اُسکو کہا اے فقیر کہان جاتا ہی تو پھر کہ ساتھ سختی کے مرے تو نہ سُنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا
و برفت چون بنخلہ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد و
اور گیا جو بیچ گانون کھجور کے پہونچے ہم دولتمند کے تئین موت آگے پہونچی فقیر اوپر سرہانے اُسکے کے نیچے آیا -
گفت ع ما بسختی نہ بمردیم و تو بر بختی بمردی بیت شخصی ہمہ شب بر سر بیمار گریست
اور کہا ہم ساتھ سختی کے نہ مرے ہم اور تو اوپر اونٹ کے مرا تو بیت ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا
چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست قطعہ ای بسا اسپ تیز رو کہ بماند + کہ خر لنگ
جو دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا اے بہت گھوڑے تیز چلنے والے رہے کہ گدھا لنگڑا
جان بمنزل برد + بسکہ در خاک تندرستانرا + دفن کردیم و زخم خوردہ نہ مرد +
جان بیچ منزل کے لیگیا + بہت اتفاق ہوا کہ تندرستون کو دفن کیا ہمنے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا +

حکایت عابدی را بادشاہی طلب کرد اندیشید کہ داروی بخورم تا ضعیف شوم
ایک عابد کے تئین ایک بادشاہ نے بلوایا سوچا کہ ایک دوا کھاؤن مین تو ناتوان ہون مین
تا مگر اعتقادی کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد
تو وہ اعتقاد کہ میرے حق مین رکھتا ہے زیادہ کرے نقل کرتے ہین کہ دوا قتل کرنیوالی تھی کھائی اور موا
قطعہ آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز + پوست بر پوست بود ہمچو پیاز + پارسایان
وہ شخص کہ مانند پستہ کے دیکھا مین نے اُسکو تمام مغز + پوست اوپر پوست کے تھا مانند پیاز کے + فقیر
روی در مخلوق + پشت بر قبلہ میکنند نماز + فرد چون بندہ خدا خویش خواند +
منہ بیچ خلق کے پیٹھ اوپر قبلے کے کرتے ہین نماز + جو بندہ خدا اپنے کو پکارے +
باید کہ بجز خدا نداند حکایت کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس
چاہیئے کہ سوا خدا کے نجانے + ایک قافلہ کو بیچ زمین یونان کے مارا اور نعمت بہت
بردند بازرگانان گریہ و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت آوردند فائدہ نبود
لے گئے سوداگرون نے رونا اور زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو واسطے بخشانے کے لائے فائدہ نہ کیا
شعر چو پیروز شد دزد تیرہ روان + چہ غم دارد از گریہ کاروان + لقمان حکیم اندران
جو فتحمند ہوا چور سیاہ دل + کیا غم رکھے رونے سے قافلہ کے + لقمان حکیم بیچ اس
کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان اینانرا اگر نصیحتی کنی و موعظتی گوئی باشد
قافلہ کے تھا ایک نے کہا اُسکو قافلہ والون سے انکے تئین مگر ایک نصیحت کرے تو اور نصیحت کہے تو شاید کہ
کہ برخی از مال ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندین نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ کلمہ
تھوڑا سا مال سے ہمارے ہاتھ رکھیں کسواسطے کہ افسوس ہووے اتنی نعمت کہ تباہ ہووے کہا افسوس کلمہ
حکمت با ایشان گفتن قطعہ آہنی را کہ موریانہ بخورد + نتوان برد ازو بصیقل زنگ
حکمت کا ہووے ساتھ انکے کہنا + اس لوہے کو کہ زنگ اور مورچے نے کھایا اسکے بیجانا اس سے ساتھ صیقل کے زنگ +
با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ + نرود میخ آہنی در سنگ + قطعہ بروزگار سلامت شکستگان
ساتھ سیاہ دل کے کیا فائدہ کہنا نصیحت + نجاوے میخ لوہے کی بیچ پتھر کے + بیچ زمانہ سلامتی کے ٹوٹے ہوؤن کو

۱؎ از درون زیبا بخن نفیس از درویت است و حاصل سخن آنکہ عابدی کہ چو پستہ ہمہ مغز نمودار بود عین عرفان مجسم بود چو پیاز پوست بر پوست در ریاکاری برآمد زیرا کہ طالب و عارفان دنیا رو بمخلوق بزرگان ظاہر است ... نماز میگذارند و طرف مخلوق دارند ... عزوجل نمارند و طالب خوشنودی مخلوق اند ۱۲

۲؎ روایت است کہ یکے از ارباب دنیا پیش مولانا جلال الدین رومی آمد مولانا با وجودیکہ کثیر الکلام بود ... دکم ... بود با و زبان

۳؎ ... این شخص ... گفتن ۱۲ ... کلمہ حکمت ... فارسی از زنگار ... موریانہ ... صیقل در ... آہن ... قابلیت قبولیت ... استعداد ... را ۱۲

دریاب + کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند + چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے +
پہچان تو کہ جوڑنا غریب کے دل کا بلا کو پھیرتا ہے + جو سوال کرنے والا تجھسے ساتھ رونے کے طلب کرے کچھ +
بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند + حکایت چندانکہ مرا شیخ ابوالفرج بن جوزی
دے وگرنہ ظالم ساتھ زور کے لیوے گا + جسقدر کہ مجھکو شیخ ابوالفرج بزرگ بیٹے جوزی کے
رحمۃ اللہ علیہ بترک سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردی عنفوان شبابم
رحمت خدا کی اوپر اُسکے واسطے چھوڑنے راگ کے فرماتے اور واسطے تنہا اور گوشہ بیٹھنے کے اشارہ کرتے چڑھتی جوانی میری
غالب آمدی و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمی چند برفتمی و از سماع
غالب آتی اور حرص خواہش کرنے والی خواہ مخواہ برخلاف عقل تربیت کرنیوالے کے قدم کتنے چلتا تھا مین اور راگ
و مخالطت حظی برگرفتمی و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی فرد قاضی ار با ما نشیند
اور بیٹھنے سے لطف اُٹھاتا تھا مین اور جو نصیحت شیخ کی مجھکو یاد آتی کہتا مین قاضی اگر ساتھ ہمارے بیٹھے
برفشاند دست را + محتسب گر می خورد معذور دارد مست را + تا شبی بمجمع قومی برسیدم و در انمیان
جھاڑ بیٹھے ہاتھ کو + محتسب اگر شراب پیوے معذور رکھے مست کو + تو ایک رات کو بیچ جماعت ایک قوم کے پہنچا مین اور بیچ ان
مطربی دیدم بیت گوئی رگ جان میگسلد زخمہ ناسازش + ناخوشتر از آوازہ مرگ پدر
ایک گوئیے کو دیکھا مین کہ تو رگ جان کاٹتا ہے زخمہ ناموافق اُسکا + ناخوش زیادہ آوازے موت باپ کے سے
آوازش + گاہی انگشت حریفان ازو در گوش و گہی بر لب کہ خاموش نہاج الی
آواز اُسکی + کبھی انگلی مجلس والون کی اُس سے بیچ کان کے اور کبھی اوپر ہونٹھ کے کہ چپ رہ اُٹھنے والے ہوتے تھے ہم طرف
صَوْتِ الْاَغَانِیْ طَیِّبَۃٌ + وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ + نہ بیند کسے در
آواز راگ گانیوالونکے از راہ خوشی کی ہے اور تو گانیوالا ہے کہ اگر چپ رہے تو خوش ہون ہم + نہ دیکھے کوئی بیچ
سماعت خوشی + مگر وقت رفتن کہ دم درکشی مثنوی چون با آواز آمد آن بربط سرا
راگ سننے کے خوشی + مگر وقت جانے کے کہ چپ رہے تو + جو بیچ آواز کے آیا وہ بربط کا بجانیوالا
کدخدا را گفتم از بہر خدای زیبقم در گوش کن تا نشنوم + یا درم بگشای تا بیرون روم +
صاحب خانہ کے تئین کہا مین نے واسطے خدا کے پارا میرے کان مین کر تو نہ سنون مین + یا دروازہ کھول تو باہر جاؤن مین

۱؎ ... مناسب ... ۲؎ ابوالفرج ... بن جوزی ... مصنف ... سرہ ... شمس الدین ... نظامیہ ... ۳؎ ... محتسب ... ۴؎ ... ۵؎ ... ۶؎ ... شریعت ... صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ ... سماع ... حلال ... حرام ... حضرات با برکات صوفیہ کرام ... یوم القیام ... محمد حامد علی ... ۱۲

فی الجملہ پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی بجند محنت بروز آوردم **قطعہ** مؤذن بانگ
حاصل کلام پاس خاطر یاروں کے تئیں موافقت کی مین نے اور ایک رات بیچ کتنی ایک محنت کے بیچ دن کے لایا مین مؤذن نے
بی ہنگام برداشت + نمیداند کہ چند از شب گذشتست + درازی شب از مژگان من پرس +
بے وقت اٹھائی نہین جانتا ہو کہ کتنی رات سے گذری ہے درازی رات کی میری پلکون سے پوچھ تو
کہ یکدم خواب در چشمم نگشتست + بامدادان بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بگشادم
کہ ایک ساعت نیند میری آنکھون مین نہین آئی ہے صبحدم ساتھ حکم تبرک کے ایک پگڑی سر سے اور ایک دینار کمر سے
و پیش مغنی نہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی خلاف عادت
کھولا مین نے اور آگے گانیوالے کے رکھا مین نے اور گود مین لیا مین نے اور بہت شکر کیا مین نے یارون نے خواہش میری اسکے حق مین خلاف عادت
دیدند و بر خفت عقلم نہفتہ بخندیدند یکی ازان میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز
دیکھی اور ہلکی عقل میری کے پوشیدہ ہنسے ایک نے اُس درمیان زبان طعنے کی دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا
کہ این حرکت مناسب رای خردمندان نکردی خرقہ مشائخ بچنین مطربی دادن کہ
کہ یہ حرکت مناسب عقل داناؤن کے نہ کی تو نے اور گدڑی بزرگون کی ایسے گویئے کو دینا کہ
ہمہ عمرش درمی در کف نبودہ است و قراضہ در دف **مثنوی** مطربی دور ازین خجستہ سرا +
تمام عمر اسکو ایک درم بیچ ہاتھ کے نہین آیا اور ریزہ زر کا بیچ دف کے ایسا مطرب دور اس مبارک گھر سے +
کس دو بارش ندید در یکجا + راست چون بانگش از دہن برخاست + خلق را موی بر بدن برخاست +
کسو نے دو مرتبہ اسکو نہ دیکھا بیچ ایک جگہ کے سیدھی جو آواز اسکے منہ سے اٹھی خلق کے تئیں بال اوپر بدن کے کھڑے ہوئے +
مرغ ایوان ز ہول او بپرید + مغز ما خورد و حلق خود بدرید + گفتم زبان تعرض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی
چڑیا محل کی اسکی دہشت سے بھاگ گئی + مغز ہمارا لےگیا اور حلق اپنا پھاڑا کہا مین نے زبان طعنے کی مصلحت وہ ہے کہ کوتاہ کرے تو
بحکم آنکہ مرا کرامت این شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا ہمچنین تقرب
ساتھ حکم اسکے کے کہ مجھے کرامت اس گانیوالے کی ظاہر ہوئی کہا مجھکو اوپر کیفیت اسکی کے واقف کر تو ویسی نزدیکی
نمایم و بر مطایبت کہ کردم استغفار گفتم بعلت آنکہ شیخ اجلم بارہا بترک سماع فرمودہ است
کرون مین اور اُس ہنسی پر جو کی مین نے خدا سے بخشش مانگو نمین کہا مین نے سبب اسکے کہ میرے پیر بزرگ نے مجھکو بارہا سماع چھوڑنے کو فرمایا کہ

مطایبت خوش طبعی و مزاح کردن ۱۲ شرح ۱۲

و مواعظ بلیغ گفتہ و در سمع قبول من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون و بخت
اور نصیحتیں بہت کین اور بیچ کان قبول میرے کے نہ آئین تو آجکی رات کہ میرے تئیں نصیب مبارک اور نصیب
ہمایون بدین بقعہ رہبری کردہ بدست این توبہ کردم کہ بقیت زندگانے گرد
مبارک نے بیچ اس جگہ کے راہ لیجانا کیا اور بیچ ہاتھ اس گانیوالے کے راگ سے توبہ کی مین نے کہ باقی عمر گرد
سماع و مخالطت نگردم **قطعہ** آواز خوش از کام و دہان و لب شیرین + گر نغمہ کند
راگ اور اختلاط کرنے کے نہ پھرونمین + آواز خوش تالو اور منہ اور لب شیرین سے جو گانا کرے
ور نکند دل بفریبد + در پردۂ عشاق و نہاوند و حجاز است + از حنجرۂ مطرب مکروہ نزیبد +
اور جو نہ کرے دل فریفتہ ہوتا ہے اور جو پردہ عشاق اور نہاوند اور حجاز کا ہے گلے مطرب بد سے اچھی نہین لگتی ہے
حکایت لقمانرا گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبان ہر چہ
لقمان کے تئیں کہا کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا بے ادبون سے جو کچھ
از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرہیز کردم **قطعہ** نگویند از سر بازیچہ حرفے +
انھون کے بیچ نظر میری کے ناپسند آیا کرنے اسکے سے پرہیز کیا مین نے نہین کہتے ہین سر کھیل سے ایک ایسا حرف
کزان پندی نگیرد صاحب ہوش + وگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانند آیدش بازیچہ در گوش +
کہ اُس سے ایک نصیحت نہین پکڑتا ہو عقلمند + اور جو سو باب حکمت کے آگے نادان کے پڑھین آوے اسکے کھیل بیچ کان کے +
حکایت عابدی را حکایت کنند کہ بشب دہ من خوردی و تا سحر ختمی بکردی صاحبدلے بشنید
ایک عابد کے تئیں نقل کرتے ہین کہ رات کو دس سیر کھاتا اور صبح تک ایک ختم کرتا ایک صاحبدل نے سنا
و گفت اگر نیمہ نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودی **قطعہ** اندرون از طعام خالی دار
اور کہا جو آدھی روٹی کھاتا اور سوتا بہت اس سے فاضل زیادہ ہوتا پیٹ کھانے سے خالی
تا درو نور معرفت بینی + تہی از حکمتی بعلت آن + کہ پری از طعام تا بینی **حکایت**
رکھ تو بیچ اسکے نور معرفت دیکھے تو خالی حکمت سے ہے تو بسبب اسکے کہ بھرا ہے تو کھانے سے ناک تک
بخشایش الٰہی گمشدۂ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقہ اہل تحقیق در آمد
رحمت اللہ نے ایک گم ہوئے کے تئیں بیچ گناہون کے چراغ مدد کا آگے راہ کے رکھا تو بیچ گروہ صاحب تحقیق کے آیا -

ہمین قدم درویشان و صدق نفس ایشان فمائم اخلاق او بحمائد مبدل گشت دست
ساتھ برکت قدم فقیرون کے اور سچائی ذات اُنکی کے بُری عادتین اُسکی بھلائیون سے بدل گئین ہاتھ
از ہوا و ہوس کوتاه کرد و زبان طاعنان در حق وی ہمچنان دراز کہ بقاعدهٔ اولست
حرص اور ہوس سے کوتاه کیا اور زبان طعنہ کرنے والون کی بیچ حق اُسکے کے اُسی طرح دراز کہ اوپر قاعده پہلے کے ہی
و زہد و صلاحش نہ معمول فرد بعذر توبہ توان رستن از عذاب خدای + ولیک می نتوان
اور زہد اور نیکی اُسکی بے اعتماد ساتھ عذر توبہ کے سکیے چھوٹنا عذاب سے خدا کے ولیکن نہ سکیے
از زبان مردم رست + طاقت جور زبانہا نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت
زبان سے آدمیون کی سے چھوٹنا طاقت جور زبانون کی نہ لایا اور شکایت آگے پیر طریقت کے لیگیا اور کہا
از زبان مردم بر نجم جوابش داد کہ شکر این نعمت چگونہ گزاردی کہ بہتر از آنی کہ می پندارندت
زبان آدمیون کی رنج مین ہون مین جواب اُسکو دیا کہ شکر اس نعمت کا کیونکر ادا کیا تو نے کہ بہتر اُس سے ہی تو کہ جانتے ہین تجھکو
قطعہ چند گوئی کہ بد اندیش و حسود + عیب گویان من مسکینند + گہ بخون ریختنم
کب تک کہے تو کہ بد سوچنے والے اور حسد کرنے والے عیب کہنے والے مجھ غریب کے ہین کبھی واسطے خون گرانے میرے کے
بر خیزند + گہ بہ بد خواستنم بنشینند + نیک باشی و بدت گوید خلق + بہ کہ بد باشی و نیکت بینند
اُٹھتے ہین کبھی واسطے بد چاہنے میرے کے بیٹھتے ہین نیک ہووے تو اور بد کہے تجھکو خلق بہتر کہ بد ہووے تو اور نیک تجھکو دیکھیں
لیکن مرا حسن ظن خلائق در حق من بکمالست و من در عین نقصان روا باشد اندیشہ
لیکن میرے تئین کہ خوبی گمان خلق کی بیچ حق میرے کے ساتھ کمال ہی اور مین بیچ نہایت نقصان کے روا ہووے اندیشہ
کردن و تیمار خوردن شعر اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِی + وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِی
کرنا اور غم کھانا تحقیق کہ مین چھپا ہوا ہون آنکھ ہمسائے سے + اور اللہ جانتا ہے پوشیده میرا
وَاِعْلَانِی قطعہ در بستہ بروی خود ز مردم + تا عیب نگسترند ما را + در بستہ چہ سود
اور ظاہر میرا دروازه بند کیا اپنے منھ پر آدمیون سے اسواسطے کہ عیب نہ بچھاوین ہمارے تئین دروازه بند کیا ہو کیا فائده
عالم الغیب + دانای نہان و آشکارا حکایت پیش یکی از مشایخ گلہ کردم
جاننے والا غیب کا جاننے والا چھپے اور ظاہر کا ہی آگے ایک شیخون بزرگ سے گلہ کیا مین نے

کہ فلان در حق من بفساد گواہی داده است گفت بصلاحش خجل کن رباعی
کہ فلانے نے میرے حق مین ساتھ فساد کے گواہی دی ہی کہا ساتھ نیکی کے اُسکو شرمنده کر
تو نیکو روش باش تا بدسگال + بنقص تو گفتن نیابد مجال + چو آہنگ بربط بود مستقیم +
تو نیک چال ره تو بد اندیشہ کرنے والا ساتھ نقص تیرے کے کہنا نہ پاوے طاقت جو آواز بربط کی ہو درست
کی از دست مطرب خورد گوشمال حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند کہ حقیقت
کب ہاتھ گویئے سے کھاوے گوشمال ایک کے تئین شیخون سے پوچھا کہ اصل بات
تصوف چیست گفت ازین پیش طائفہ بودند در جہان بصورت پراگنده و بمعنی
تصوف کی کیا ہی کہا اس سے آگے ایک گروه تھے بیچ جہان کے ظاہر مین پریشان اور باطن مین
جمع و اکنون خلقی اند بظاہر جمع و بباطن پراگنده قطعہ چو ہر ساعت از تو بجای
جمع اور اب ایک خلق ہی ظاہر مین جمع اور ساتھ دل کے پریشان جو ہر ساعت تجھ سے بیچ ایک جگہ کے
رود دل + بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی + ورت مال و جاہست و زرع و تجارت +
جاوے دل + تنہائی مین صفائی نہ دیکھے تو + جو تجھکو مال اور مرتبہ ہی اور کھیت اور سوداگری +
چو دل با خدا یست خلوت نشینی حکایت یاد دارم کہ شبی در کاروانی ہمہ شب
جو دل ساتھ خدا کے ہی خلوت نشین ہی تو + یاد رکھتا ہون مین کہ ایک رات کو بیچ ایک قافلہ کے تمام رات
رفتہ بودم و سحر بر کنار بیشہ خفتہ شوریده کہ دران سفر ہمراه ما بود سحرگاہان نعره برد
چلا تھا مین اور صبح کو اوپر کنارے ایک جنگل کے سویا ایک دیوانہ اُس سفر مین ساتھ ہمارے تھا صبح کے وقت نعره مارا
و راه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آنچہ حالت بود گفت
اور راه جنگل کی پکڑی اور ایک دم بھر آرام نہ پایا جو دن ہوا کہا مین نے اُسکو وه کیا حالت تھی کہا
بلبلان را دیدم کہ بنالش در آمده بودند از درخت و کبکان از کوه و غوکان از آب و بہائم
بلبلون کو دیکھا مین نے کہ بیچ نالہ کرنیکے آئی تھین درخت سے اور چکور مین پہاڑ سے اور مینڈھک پانی سے اور چارپائے
از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت کجا روا باشد قطعہ
جنگل سے اندیشہ کیا مین نے کہ مروت نہووے سب بیچ تسبیح کے اور مین بیچ غفلت کے کہان جائز ہووے

دوش مرغی بصبح می نالید+ عقل و صبرم ببرد طاقت و ہوش+ یکے از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تھی عقل اور صبر میرا لے گئی اور طاقت اور ہوش ایکنے دوستون سے

مخلص را+ مگر آواز من رسید بگوش+ گفت باور نداشتم کہ ترا+ بانگ مرغی چنین

خالص کے تئین شاید آواز میری پہونچی بیچ کان کے+ کہا اعتبار نہ رکھا مین نے کہ تیرے تئین آواز ایک چڑیا کی ایسی

کند مدہوش+ گفتم این شرط آدمیت نیست+ مرغ تسبیح خوان و من خاموش

کرے سرگشتہ اور بدمست+ کہا مین نے یہ شرط آدمیت کی نہین ہے مرغ تسبیح پڑھنے والے اور مین چپ

حکایت وقتی در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحبدل ہمراہ ما بودند ہمدم و ہمقدم و قتہا

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانون صاحبدل کا ہمراہ ہمارے تھا ہمدم اور ہمقدم اکثر وقت

زمزمہ بکردندے و بیتے محققانہ بر گفتندے و عارفی در سبیل منکر حال درویشان بود و بیخبر

خوش آوازی کرتے اور بیت حقیقت والون کے مانند کہتے اور ایک عارف بیچ راہ کے منکر حال فقیرون کے تھا اور بیخبر

از درد ایشان تا برسیدیم بہ نخیل بنی ہلال کودکے سیاہ از حی عرب بدر آمدہ

دردانکے سے تو پہونچے ہم بیچ باغ کھجور دن بنی ہلال کے ایک لڑکا حبشی قبیلۂ عرب سے باہر آیا اور

آوازے بر آورد کہ مرغ از ہوا در آورد شتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا بلندی سے گرائی اونٹ کو عابد کے دیکھا مین نے کہ بیچ ناچنے کے آیا اور عابد کو

بینداخت و راہ بیابان گرفت و برفت گفتم اے شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا ہمچنان

گرایا اور راہ جنگل کی لی اور گیا کہا مین نے اے شیخ بیچ حیوان کے اثر کیا اور تجھکو ویسے ہی

تفاوت نمیکند رباعی دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری+ تو خود چہ آدمیے

تفاوت نہین کرتا ہو جانے تو کہ کیا کہا میرے تئین اس بلبل صبح کی نے تو تحقیق کر کیا آدمی ہے تو

کز عشق بیخبری+ اشتر بشعر عرب در حالت است و طرب+ گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

کہ عشق سے بیخبر ہو تو اونٹ بسبب شعر عرب کے بیچ حال لانیکے ہے اور خوشی کے جو مزا نہین ہے تجھکو ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے تو

وعند ہبوب الناشرات علی الحمی تمیل غصون البان لا الحجر الصلد+

اور نزدیک چلنے ہوا انکے اور سبزی کے میل کرتی ہین شاخین درخت کی نہ پتھر سخت+

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است+ ولی داند درین معنی کہ گوش است+ نہ بلبل بر

بیچ ذکر اسکی کے جو کچھ کہ دیکھے تو بیچ شور کے ہے و لیکن جانے بیچ اس معنے کے کہ جسکے کان ہین + نہ فقط بلبل اوپر

گلش تسبیح خوانیست+ کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست حکایت یکی را از

گل اسکی کے تسبیح پڑھنے والی ہے کہ ہر ایک کانٹا بیچ تسبیح اسکی کے ایک زبان ہے ایک کے تئین

ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت وصیت کرد کہ بامدادان نخستین

بادشاہون سے مدت عمر کی آخر ہوئی اور قائم مقام نہ رکھتا تھا نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے

کسے کہ از در شہر در آید تاج شاہی بر سر وے نہید و تفویض مملکت بوی کنید اتفاقاً

جو کوئی کہ دروازہ شہر سے آوے تاج بادشاہی کا اوپر سر اسکے کے رکھو تم اور سونپنا بادشاہی کا ساتھ اسکے کرو تم

اول کسیکہ در آمد گدائی بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکان دولت

پہلے جو شخص کہ آیا کنگال تھا تمام عمر اسنے لقمے جمع کیے اور پیوند پر پیوند سے سردار دولت کے اور

و اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزاین بدو کردند و

سرداردرگاہ کے آخری کہنا بادشاہ کا بجا لائے اور سونپنا کنجیون قلعون اور خزانون کا ساتھ اسکے کیا

مدتے ملک راندتا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او بپیچیدند و ملوک

اور ایک مدت بادشاہی کی تو تھوڑے امیرون دولت کے نے گردن بندگی اسکے سے پھیری اور بادشاہ

از ہر طرف بمنازعت برخاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت

ہر طرف سے واسطے جھگڑا کرنے کے اٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کرنا پکڑا حاصل کلام سپاہ اور رعیت

بہم بر آمدند و برخے طرف بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ

غصے مین بر آئین اور تھوڑا سا طرف شہرون سے قبضۂ اختیار اسکے سے باہر گیا فقیر اس حال سے رنجیدہ

خاطر میبود تا یکے از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آمد

خاطر رہتا تھا تو ایک دوستون قدیم سے کہ بیچ حالت فقیری کے ہمنشین اسکا تھا سفر سے پھر آیا

و در چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدا را عز و جل کہ گلت از خار بر آمد و بخت بلند

اور بیچ ایسے مرتبے کے دیکھا اسکو کہا احسان خدا غالب اور بزرگ کے تئین کہ گل ترا کانٹے سے بر آیا اور نصیب بلند

رہبری کرد واقبال وسعادت یاوری تا بدین پایہ رسیدی ان مع العسر یسرا -
راہ بتایا کیا اور اقبال اور نیکبختی نے یاوری تو اس مرتبے کو پہونچا تو تحقیق ساتھ تنگی کے فراخی ہے -

شعر شگوفہ گاہ شگفتست وگاہ خوشیدہ + درخت وقت برہنہ است وقت پوشیدہ
کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی سوکھی درخت ایک وقت ننگا ہے اور ایک وقت ڈھکا ہوا

گفت اے عزیز تغریۃ تم گوئی کہ جائے تہنیت نیست آنگہ کہ تو دیدی غم نانی داشتم و
کہا اے عزیز ماتم پرسی میری کے تو کہ جگہ مبارکبادی کی نہیں ہے اسوقت کہ تو نے دیکھا غم ایک روٹی کا رکھتا تھا میں اور

امروز غم جہانے مثنوی اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمہرش پای بندیم +
آجکے دن غم ایک جہان کا جو دنیا نہووے دردمند ہیں ہم اور جو ہووے ساتھ محبت اسکی کے پھنسے ہوئے ہیں ہم

بلائی زین جہان آشوب تر نیست + کہ رنج خاطر ست ار ہست وگر نیست قطعہ
کوئی بلا اس جہان سے رنج زیادہ نہیں ہے کہ رنج خاطر کی ہے اگر ہے وگر نہیں ہے -

مطلب گر توانگری خواہی + جز قناعت کہ دولتیست ہنی + گر غنی زر بدامن افشاند +
مت چاہ جو دولتمندی چاہے تو + سوائے قناعت کے کہ دولت ہے گوارا جو دولتمند زر ساتھ دامن کے جھاڑے

تا نظر در ثواب او نکنی + کز بزرگان شنیدہ ام بسیار + صبر درویش بہ کہ بذل غنی فرد
ہرگز نظر بیچ ثواب اسکے کے نکرے تو کہ بزرگون سے سُنا ہے میں نے بہت صبر فقیر کا بہتر نہ خرچ دولتمند کا

اگر بریان کند بہرام گورے + نہ چون پای ملخ باشد ز مورے حکایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
جو بھونا کرے بہرام ایک گورخر + نہ مانند پانون ٹیڑی کے ہووے ایک چیونٹی سے ابوہریرہ رضی اللہ اُس سے

ہر روز بخدمت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدی گفت یا اباہریرۃ زرنی
ہر روز بیچ خدمت محمد مصطفی درود ہو جیو اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے اور سلام آتے تھے فرمایا اے ابا ہریرہ زیارت کر میری

غبا تزدد حبا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود وصاحبدلان گفتہ اند بدین خوبی کہ
درمیان تا بڑھے دوستی یعنی ہر روز مت آ تو محبت زیادہ ہووے اور صاحبدلون نے کہا ہے ساتھ اس خوبی کے کہ آفتاب ہے

آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق آوردہ برای آن کہ
نہیں سُنا ہے ہم نے کہ کسو نے اسکے تئیں دوست پکڑا ہے اور عشق لایا اسواسطے کہ

۲ این حدیث موضوع است چنانچہ در ہمہ موضوعات ودیگر رسائل حدیث مشرح است ۱۲

ہر روز میتوانش دید مگر در زمستان کہ محجوبست ومحبوب شعر بدیدار مردم شدن عیب نیست
ہر روز بیچ اسکو دیکھنا مگر بیچ جاڑے کے کہ حجاب کیا گیا ہے اور دوست واسطے دیکھنے آدمیوں کی جانا عیب نہیں ہے

ولیکن نہ چندانکہ گویند بس + اگر خویشتن را ملامت کنی + ملامت نباید شنیدن ز کس +
اور لیکن نہ اتنا کہ کہیں بس اگر اپنے تئیں ملامت کرے تو + ملامت نچاہیے سننا کسو سے

حکایت یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت وطاقت ضبط
ایک کے تئیں بزرگوں سے ہوا مخالف نے بیچ پیٹ کے پیچ پکڑا اور طاقت سنبھالنے

آن نداشت پس بے اختیار ازوی صادر شد گفت ای درویشان مرا در انچہ
اسکے کی نہ رکھتا تھا پس بے اختیار اُس سے وہی ہوا اثر نیوالی ہوئی کہا اے فقیرون میرے تئیں بیچ اس کے

کردم اختیاری نبود وبزہ وی برمن ننوشتند وراحتے بدرون من رسید شما
کر کیا میں نے اختیار نہ تھا اور گناہ اسکا اوپر میرے نہ لکھا اور ایک خوشی بیچ شکم میرے کے پہونچی تم

بکرم معذور دارید شعر شکم زندان باد است اے خردمند + ندارد ہیچ عاقل باد در بند +
ساتھ بخشش کے معاف رکھو تم + پیٹ قید خانہ ہوا کا ہے اے عقلمند + نہیں رکھتا ہے کوئی عقلمند ہوا قید میں +

چو باد اندر شکم پیچید فرو ہل + کہ باد اندر شکم بار یست بر دل + شعر حریف گرانجان ناسازگار
جو ہوا بیچ شکم کے پیٹے نیچے چھوڑ تو + کہ ہوا بیچ پیٹ کے ایک بوجھ ہے دل پر + بد بخت جان ناموافق +

چو خواہد شدن دست پیشش مدار حکایت از صحبت یاران دمشقیم ملالتی پدید آمد
جو چاہے جانا ہاتھ آگے اسکے مت رکھ تو + صحبت یارون دمشق سے ایک خفگی مجھکو ظاہر آئی

بو سر در بیابان قدس نہادم وبا حیوانات انس گرفتم تا وقتیکہ اسیر فرنگ شدم
تھی سر بیچ جنگل قدس کے رکھا میں نے اور ساتھ حیوانوں کے دوستی پکڑی تھی میں نے یہانتک کہ بند ہوا فرنگ کا میں

ودر خندق طرابلس با جہودانم بکار گل داشتند یکی از روسای حلب کہ سابقہ معرفت
اور بیچ خندق طرابلس کے ساتھ جہودون کے مجھکو بیچ کام مٹی کے رکھا ایک نے سردارون حلب سے کہ اگلی پہچان

درمیان ما بود گذر کرد وبشناخت گفت انچہ حالتست کہ موجب ملالتست گفتم چہ گویم شعر
درمیان ہمارے تھی گذر کیا اور پہچانا کہا یہ کیا حالت ہے کہ سبب آزردگی کا ہے کہا میں نے کیا کہوں میں

ہمیگریختم از مردمان بکوہ و بدشت + کہ جز خدائے نبودم بدیگری پرداخت + قیاس کن
بھاگتا تھا مین آدمیون کے بیچ پہاڑ اور جنگل کے + سوائے خدا کے نہ تھی مجھکو دوسرے کی موافقت + اندازہ کر
کہ چہ حالم بود درین ساعت + کہ در طویلۂ نامردم بباید ساخت + فرد پای در زنجیر
کہ کیا حال ہووے میرا بیچ اس ساعت کے کہ بیچ طویلہ ناجنسون کے مجھکو چاہیئے موافقت کرنا + پاؤن بیچ زنجیر کے
پیش دوستان + بہ کہ با بیگانگان در بوستان + بر حالت من رحمت آورد بدہ دینار
آگے دوستون کے + بہتر کہ ساتھ بیگانون کے بیچ باغ کے + اوپر حالت میری کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار
از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دخترے داشت بنکاح من درآورد
قید فرنگ سے مجھکو مول لیا اور ساتھ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا
چون مدتے برآمد بدخوئی و ستیزہ روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و
جو ایک مدت برآئی بدخوئی اور لڑائی کا منہ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا اور
عیش مرا منغص میکرد شعر زن بد در سرای مرد نکو + ہم درین عالمست دوزخ او
خوشی زندگی میرے کے تئین مکدر کرتی تھی عورت بد بیچ گھر مرد نیک کے بیچ اس عالم کے ہے دوزخ اُسکا
زنہار از قرین بد زنہار + وقنا ربنا عذاب النار + بارے زبان تعنت دراز
پناہ نزدیکی بد سے پناہ نگاہ رکھ میرے تئین اے پروردگار میرے عذاب دوزخ سے + بارے زبان بدگوئی کی دراز
کردہ ہمیگفت تو آن نیستی کہ پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم کہ بدہ دینار از قید
کرکے کہتی تھی تو وہ نہین ہی کہ باپ نے میرے تجھکو فرنگ سے مول لیا کہا مین نے ہان وہ ہون مین کہ ساتھ دس دینار کے قید
فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد شعر شنیدم گوسفندے را بزرگے
فرنگ سے مجھکو مول لیا اور ساتھ سو دینار کے بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا سنا مین نے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے
رہانید از دہان و دست گرگے + شبانگہ کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند از وے
چھوڑایا ہاتھ اور منہ بھیڑیے کے سے رات کے وقت چھری اوپر حلق اُسکے کے ملی روح بکری کی اُس سے
بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی
روئی + کہ چنگل سے بھیڑیے کے مجھ کو لیگیا تو جو دیکھا مین نے آخر آپ بھیڑیا تھا تو

حکایت یکی از پادشاہان عابدی را پرسید کہ عیالان داشت کہ اوقات عزیز تو
ایک نے بادشاہون کے ایک عابد کے تئین پوچھا کہ لڑکے بالے اور جورو رکھتا تھا کہ وقت عزیز تیرے
چون میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و ہمہ روز در بند
کیونکر گذرتے ہین کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبح کو بیچ دعا اور حاجتون کے اور تمام دن بیچ فکر
اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف او معین
خرچون دنیا کے بادشاہ کے تئین مضمون اشارہ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینے اُسکے کی مقرر
دارند تا بار عیال از دل او برخیزد مثنوی ای گرفتار پاے بند عیال + دگر
رکھیں تو بوجہ لڑکون کا دل اُسکے سے اُٹھے اے گرفتار پاے بند لڑکون کے پھر
آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامہ و قوت + بازت آرد ز سیر در ملکوت +
آزادگی کا مت باندھ خیال + غم لڑکون اور روٹی اور کپڑے اور خوراک کا پھیرے مجھکو سیر سے بیچ ملکوت کے
ہمہ روز اتفاق میسازم + کہ بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز بر بندم +
تمام روز اتفاق کرتا ہون مین کہ رات کو ساتھ خدا کے موافقت کرون مین + رات کو جو نیت نماز کی باندھتا ہون مین
چہ خورد بامداد فرزندم + حکایت یکی از متعبدان در بیشہ زندگانی کردی و
خیال آتا ہے کہ صبح کو کیا کھاوے کا فرزند میرا ایک عابدون سے بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تھا
برگ درختان خوردے بادشاہی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر
اور پتے درختون کے کھاتا تھا ایک بادشاہ ساتھ حکم زیارت کے نزدیک اُسکے گیا کہا اگر
مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامی بسازم کہ فراغ عبادت ازین بہ دست
مصلحت دیکھے تو بیچ شہر کے واسطے تیرے ایک مقام بناؤن مین کہ فراغت عبادت کی بہتر اس سے میسر
دہد و دیگران ہم ببرکات انفاس شما مستفید کردند و بمصالح اعمال شما اقتدا
ہو اور دوسرے بھی ساتھ برکت دمون تمھارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتھ نیک عمل تمھارے کے پیروی
کنند زاہد را این سخن قبول نیامد روی برتافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر
کرین زاہد کے تئین یہ بات قبول نہ آئی منہ پھیرا ایک نے وزیرون سے کہا اُسکو نگہبانی خاطر

ملک روا باشد که دو سہ روزی بشہر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی
بادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوے تو اور کیفیت مکان کی معلوم کرے تو پس اگر صفائی
وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ
وقت عزیزون کے تئین صحبت سے غیرون کے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہین
عابد بشہر در آمد و بستان سرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای روان آسای
کہ عابد بیچ شہر کے آیا اور خانہ باغ بادشاہ کا واسطے اُسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینے والا
چون بہشت **مثنوی** گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش ہمچو زلف محبوبان +
مانند بہشت کے گل سرخ اُسکا مانند رخسار معشوقون کے سنبل اُسکا مانند زلف معشوقون کے
ہمچنان از نہیب[۱] برد عجوز + شیر نا خوردہ طفل دایہ ہنوز + **شعر** اَفَانِینُ عَلَیْھَا
اُسطرح دہشت سے پچھلے جاڑے کی دودھ نہ پیا ہوا دائی کا لڑکے نے ابتک اور شاخین اوپر اُسکے
جُلَّنَارٌ عُلِّقَتْ + بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ[۲] + ملک در حال کنیزک ماہروی پیش او
گل انار معلق کی ہے + اوپر درخت سبز کے آگ + بادشاہ نے جلدی ایک لونڈی ماہرو آگے عابد کے
فرستاد کہ وصفش اینست **شعر** ازین[۳] مہ پارۂ عابد فریبی + ملائک صورتے
بھیجی کہ تعریف اُسکی یہ ہے ایسے چاند کا ٹکڑا عابد کے فریب دینے والے + فرشتون کی سی صورت
طاؤس زیبی + کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد + وجود پارسایان را شکیبی +
طاؤس کی سی زینت کہ پیچھے دیکھنے اُسکے سے صورت نہ بندھے + وجود پارسایون کے تئین صبر +
ہمچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال **قطعہ** ھَلَكَ النَّاسُ حَوْلَہٗ
ویسے ہی پیچھے اُسکے ایک غلام نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اُسکے از روے
عَطَشًا وَّھُوَ سَاقٍ یَرٰی وَلَا یَسْقِیْ + دیدہ از دیدنش نگشتی سیر ہمچنان کز فرات
تشنگی کے اور وہ ساقی ہے دکھاتا ہے اور نہین پلاتا ہے آنکھ دیکھنے اُسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے
مستسقے + عابد از طعامہای لذیذ خوردن گرفت و کسوتہای لطیف
جلندھر والا + عابد نے کھانے اچھے سے کھانے شروع کیے اور پوشاک پاکیزہ

۳ جلوہ کردہ است شخصے ازین بامعنے چنین گوید اگر ثابت شود وجہی ست و بعضے رابطہ از مصراع اول محذوف مے دارند ۱۲

پوشیدن از فواکہ و شموم و حلاوت تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر
پہننا کپڑے اور میوہ جات اور خوشبویات اور مٹھائیون سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کے نظر
کردن و خردمندان گفتہ اند زلف خوبان زنجیر پای[۱] عقلست و دام مرغ زیرک
کرنا اور دانایون نے کہا ہے زلف خوبصورتون کی زنجیر پانوکی عقل کی ہے اور جال چڑیا عقلمند کا
بیت در سر[۲] و کار تو کردم دل و دین با ہمہ دانش + مرغ زیرک بحقیقت منم امروز
بیچ سر اور کام تیرے کے کیا مین نے دل و دین باوجود تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت مین آجکے روز مین ہون
تو دامی[۳] + فی الجملہ دولت وقت مجموع بر زوال آمد چنانچہ گویند **قطعہ** ہر کہ ہست
تو جال ہے، حاصل کلام دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کے آئی جیساکہ کہتے ہین جو کوئی کہ ہے
از فقیہ و پیر و مرید + و زبان آوران پاک نفس + چون بدنیای دون فرود آمد +
عالم اور پیر اور مرید سے اور شاعرون پاک دم سے + جو وقت بیچ دنیاے کمینی کے وارد ہوا
بعسل در بماند پای مگس + بار دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از ہیئت
بیچ شہد کے رہا پانون مانند مکھی کے بار دوسری بادشاہ نے ساتھ دیکھنے اُسکے کے رغبت کی عابد کے تئین دیکھا صورت
نخستین بگردیدہ و سرخ و سفید بر آمدہ و فربہ شدہ و بر بالش دیبا تکیہ زدہ و غلام
پہلی سے پھرا اور سرخ و سفید آیا اور موٹا ہوا اور اوپر سرہانے کے تکیہ مارے اور غلام
پری پیکر[۴] بمروحہ طاؤسی بر بالای سر ایستادہ بر سلامت حالش شادمانی کرد و از ہر دری سخن
پری کی صورت ساتھ پنکھے طاؤسی کے اوپر سر کے کھڑا اوپر سلامت حال اُسکے کے خوشی کی اور ہر ایک مقدمے سے
گفتند تا ملک بانجام سخن گفت چنین کہ من این ہر دو طائفہ را دوست میدارم کسی علما و دیگر علما
بات کہی تو بادشاہ نے ساتھ آخر سخن کے کہا جیسا کہ مین ان دونون گروہون کے تئین دوست رکھتا ہون نہین کوئی نہین کہتا ہے ایک عالمونکو
و دیگر زہاد و وزیر فیلسوف[۵] جہاندیدہ حاذق کہ با او بود گفت ای خداوند روی زمین
اور دوسرے زاہدون کو وزیر جہانکا دیکھا ہوا دانائے ہر کار نے کہ ساتھ اُسکے تھا کہا اے صاحب روی زمین کے
شرط دوستی آنست کہ با ہر دو طائفہ نکوئی کنی علما را زر بدہ تا دیگر بخوانند
شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتھ ہر دونون گروہ کے نیکی کرے تو عالمون کو زر دے تا اور پڑھین

وزاہدان را چیزی مدہ تا زاہد بمانند قطعہ خاتون خوبصورت و پاکیزہ روے را

اور زاہدوں کے تئیں کچھ نہ دے تو زاہد رہیں بی بی خوبصورت اور پاکیزہ مُنھ کے تئیں

نقش و نگار خاتم فیروزہ گو مباش درویش نیک سیرت و فرخندہ روے را

نقش اور زینت اور انگوٹھی فیروزے کی گو مت ہو فقیر نیک خصلت اور مبارک مُنھ کے تئیں

نان رباط و لقمہ دریوزہ گو مباش فرد تا مرا ہست و دیگرم باید گر نخوانند

روٹی بھنڈارے کی اور لقمہ گداگری کا گو مت ہو جب تک میرے تئیں ہے اور اور مجھکو چاہیے جو نہ کہیں

زاہدم شاید حکایت مطابق این سخن ہمچنین بادشاہی را مہمی پیش آمد

زاہد مجھکو لائق ہے حکایت مطابق اس بات کے بھی اسی طرح ایک بادشاہ کے تئیں ایک کام مشکل آ لگا

گفت اگر انجام این حالت بمراد من برآید چندین درہم دہم زاہدان را

کہا اگر آخر اس حالت کا موافق مراد میری کے برآوے اتنے درم دوں میں زاہدوں کے تئیں

چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط

جسوقت حاجت اُسکی برآئی اور فکر خاطر اُسکے سے گئی پورا کرنا نذر کا اُسکو ساتھ وجود شرط کے

لازم آمد یکے را از بندگان خاص کیسۂ ہزار درم داد تا بزاہدان صرف کند

لازم آیا ایک کے تئیں غلاموں خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی تو زاہدوں کو بانٹ دے

گویند غلامی عاقل و ہوشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درمہا را بوسہ داد

کہتے ہیں غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کے وقت پھر آیا اور درموں کو بوسہ دیا

و پیش ملک نہاد و گفت زاہدان را چندانکہ طلب کردم نیافتم گفت اینچہ

اور آگے بادشاہ کے رکھا اور کہا زاہدوں کے تئیں جتنا کہ ڈھونڈھا میں نے نہ پایا میں نے کہا یہ کیا

حکایت ست انچہ من دانم درین ملک چہار صد زاہد ست گفت ای خداوند جہان

بات ہو جو کچھ میں جانتا ہوں میں بیچ اس ملک کے چار سو زاہد ہیں کہا اے صاحب جہان کے

آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ میستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمانرا گفت چندانکہ مرا

جو کہ زاہد ہے نہیں لیتا ہے اور وہ کہ لیتا ہے زاہد نہیں ہے بادشاہ ہنسا اور ہمنشینوں کے تئیں کہا جتنا کہ مجھکو

در حق درویشان و خدای پرستان ارادتست و اقرار این شوخ دیدہ را عداوتست و

بیچ حق فقیروں اور خدا پرستوں کے خواہش ہے اور اقرار اس شوخ دیدہ کے تئیں دشمنی ہے اور

انکار و حق بجانب وست شعر زاہد کہ درم گرفت و دینار زاہد تر از و یکے

انکار اور حق طرف اسکے ہے زاہد نے کہ روپیہ لے اور اشرفی زاہد زیادہ اُس سے

بدست آر حکایت یکی از علماے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نان وقف

بیچ ہاتھ کے لا ایک کو علماے استوار سے پوچھا کیا کہتا ہے تو بیچ روٹی خیرات کے

گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستانند حلالست و اگر جمع بہر نان

کہا اگر روٹی واسطے جمعیت خاطر کے لیتا ہے حلال ہے اور جو دلجمعی سے واسطے روٹی کے

می نشینند حرام بیت نان از برای کنج عبادت گرفتہ اند صاحبدلان

بیٹھتا ہے حرام روٹی واسطے گوشۂ عبادت کے اختیار کی ہے صاحبدلوں نے

نہ کنج عبادت برای نان حکایت درویشی بمقامی در آمد کہ صاحب آن

نہ گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے ایک فقیر بیچ ایک مقام کے آیا کہ صاحب اُس

بقعہ کریم النفس بود طائفہ اہل فضل در صحبت او ہر یک بذلہ و لطیفہ می گفتند

جگہ کا نیک ذات تھا ایک گروہ صاحب بزرگی کا بیچ صحبت اُسکی کے ہر ایک نادر بات و نادر بات کہتے تھے

و درویش راہ بیابان قطع کردہ بود و ماندہ و چیزے نخوردہ یکی از انمیان بطریق

اور فقیر نے راہ جنگل کی کاٹی تھی اور ماندہ ہوا اور کچھ نہ کھایا ایک نے اُس درمیان سے ساتھ راہ

ظرافت گفت ترا ہم چیزے بباید گفت گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست

خوش طبعی کے کہا تیرے تئیں بھی ایک چیز چاہیئے کہنا کہا میرے تئیں مانند دوسروں کے بزرگی اور ادب نہیں ہے

و چیزی نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگنان برغبت گفتند بگو گفت

اور کچھ نہیں پڑھا ہے میں نے ساتھ ایک بیت کے مجھ سے قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کے کہا کہو کہا

شعر من گرسنہ در برابرم سفرۂ نان ہمچو عزبم بدر حمام زنان یاران نہایت عجز او بدانستند

میں بھوکا بیچ برابر میرے دسترخوان روٹی کا مانند مرد رنڈوے کے ہوں بیچ دروازے حمام عورتوں کے یاروں نے نہایت

دسفرہ پیش او آوروند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن کہ پرستارانم
اور دسترخوان آگے اُسکے لائے صاحب دعوت نے کہا اے یار ایک ساعت توقف کر کہ خدمتگار میرے
کوفتہ بریان ہمی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر کوفتہ بر سفرۂ من گو
کوفتے بھونا کرتے ہین فقیر سر بہ لایا اور ہنسا اور کہا کوفتہ اور پر دسترخوان میرے کے
مباش + کوفتہ را نان تہی کوفتہ است + حکایت مریدی گفت پیر را چہ کنم -
مت ہو بھوکے کے تئین روٹی روکھی کوفتہ ہے ایک مرید نے کہا پیر کے تئین کیا کرون مین
کز خلائق برنج اندرم از بسکہ بزیارت من ہمی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان
کہ خلقون سے بیچ رنج کے ہون مین از بسکہ واسطے زیارت میری کے آتے ہین اور اوقات میرے کے تئین آنے اور جانے
تشویش میباشد گفت انچہ درویشانند مر ایشانرا وامی بدہ وانچہ توانگرانند
انکے سے رنج ہوتا ہے کہا جو کوئی فقیر ہین اُن کے تئین قرض دے اور وہ کہ توانگر ہین
از ایشان چیزے بخواہ کہ دیگر یکے گرد تو نگردند بیت گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود +
اُنسے کچھ سوال کر کہ پھر ایک گرد تیرے نہ پھرین + جو بھیک مانگنے والا آگے چلنے والا لشکر اسلام کا ہو +
کافر از بیم توقع برود تا در چین حکایت فقیہی پدر را گفت ہیچ ازین سخنان
کافر دہشت سوال کرنے سے جاوے چین تک ایک عالم نے باپ کے تئین کہا کچھ ان باتون
دلاویز رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکہ نمی بینم مر ایشانرا فعلی موافق گفتار-
دلاویز کلام کہنے والون کی بیچ میرے اثر نہین کرتی ہین ساتھ حکم اسکے کہ نہین دیکھتا ہون مین ظاہرا انکے تئین ایک کام موافق کہنے کے ؛
مثنوی ترک دنیا بمردم آموزند + خویشتن سیم و غلہ اندوزند عالمے را کہ گفت باشد و بس +
چھوڑنا دنیا کا آدمیونکو سکھاتے ہین آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہین + جس عالم کے تئین کہ قول ہووے اور عمل نہووے +
ہرچہ گوید نگیرد اندر کس + عالم آنکس بود کہ بد نکند + نہ بگوید بخلق و خود نکند +
جو کچھ کہے اثر نہ کرے کسی مین + عالم وہ ہووے کہ بد نہ کرے نہ کے ساتھ خلق کے اور خود نہ کرے +
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ بیت عالم کہ کامرانی و تن پروری کند +
کیا حکم کرتے ہو تم آدمیونکو ساتھ نیکی کے اور بھلاتے ہو تم ذاتون اپنی کو + عالم کہ مقصد وری اور تن پروری کرے

کند + او خویشتن گمست کرا رہبری کند + پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال
کرے وہ آپ گم ہے کس کے تئین راہ لیجانا کرے + باپ نے کہا اے بیٹے برفور اس خیال
باطل نشاید روے از تربیت ناصحان بگردانیدن و علما را بہ ضلالت
بیہودہ کے نہ چاہیئے منھہ نصیحت کرنے والون سے پھیرنا اور عالمون کے تئین ساتھ گمراہی کے
منسوب کردن و در طلب عالم معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچو نابینا ئیکہ
نسبت کیا گیا کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدون علم سے بے نصیب رہنا مانند ایک اندھے کے کہ
شبے در وحل افتادہ بود و میگفت آخر یکے اے مسلمانان چراغی فرا راہ من دارید
ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک اے مسلمانون ایک چراغ آگے راہ میری کے رکھو
زنے فاجرہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنین مجلس وعظ
اور ایک عورت بدکار نے سنا اور کہا کہ چراغ نہین دیکھتا ہے تو ساتھ چراغ کے کیا دیکھیگا تو ویسے ہی مجلس نصیحت
چون کلبۂ بزاز است آنجا تا نقدی ندہی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری
مانند دکان بزاز کے ہے اُس جگہ جبتک نقد نہ دے تو اسباب نہ لے تو اور یہان جبتک خواہش نہ لاوے تو
سعادتے نبری قطعہ گفت عالم بگوش جان بشنو + ور نماند بگفتنش کردار +
کوئی نیکبختی نہ لیجاوے تو + کہتا عالم کا ساتھ کان جان کے سن + جو نہ ہے موافق کہنے اُسکے کے عمل +
باطلست انچہ مدعی گوید + خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + مرد باید کہ گیرد اندر گوش +
بیہودہ ہے جو کچھ مدعی کہتا ہے سوئے ہوئے کے تئین سویا ہوا کب کرے جگانا + مرد کو چاہیئے کہ پکڑے بیچ کان کے +
ور نبشتست پند بر دیوار + قطعہ صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ + بشکست عہد صحبت
جو لکھی ہے نصیحت اوپر دیوار کے + ایک صاحبدل بیچ مدرسہ کے آیا گوشۂ عبادت سے + توڑا قول اور صحبت
اہل طریق را + گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود + تا کردی اختیار ازان این
اہل طریق کے تئین + کہا مین نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا + تو کیا تو نے اختیار اُس سے اس
فریق را + گفت او گلیم خویش بدر می برد ز موج + وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را +
فرقہ کے تئین + کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہے لہر سے + اور یہ کوشش کرتا ہے کہ پکڑے ڈوبنے والے کو +

حکایت یکی بر سر راهی خفته بود و زمامِ اختیار از دست رفته عابدی بروی
ایک شخص بیچ سر ایک راہ کے سوتا تھا اور باگ اختیار کی ہاتھ سے گئی ایک عابد نے اوپر اُسکے
گذر کرد و دران حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر بر آورد و گفت
گذر کیا اور بیچ اُس حالت بُری اُسکی کے نظر کی جوان نے خواب مستی سے سر اُٹھایا اور کہا
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا **شعر** اِذَا رَاَيْتَ اِثْمًا كُنْ سَاتِرًا وَّحَلِيْمًا ؛ يَا مَنْ
جو وقت کہ گذر کرو تم بیہودہ پر گذر و تم از روے کرم کے جو وقت دیکھے تو گنہگار کے تئین ہو پردہ پوش اور بردبار اے وہ کوئی کہ
يُقَبِّحُ اَمْرِيْ لِمَ لَا تَمُرُّ كَرِيْمًا **قطعہ** متاب ای پارسا روی از گنہگار ؛ ببخشایندگی
کیون نہین گذر کرتا ہی کریم ہو کر مت پھرا اے پرہیزگار مُنھ گنہگار سے ساتھ بخشش کے
در وے نظر کن ؛ اگر من ناجوانمردم بکردار ؛ تو بر من چون جوانمردان گذر کن ؛ -
بیچ اُسکے نظر کر اگر مین ناجوانمرد ہون مین بیچ کام کے تو اوپر میرے مانند جوانمردون کے گذر کر

حکایت طائفہ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و
ایک گروہ خلاف شرع واسطے جھگڑنے ایک فقیر کے باہر آئے اور باتین نالائق کہین اور
بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد کہ چنین حالے
مارا اور ستایا گلہ بے طاقتی سے آگے پیر راہ طریقت کے لے گیا کہ ایسا حال
رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشان جامۂ رضاست ہر کہ درین
گیا کہا اے بیٹے گدڑی فقیرون کی جامہ رضای خدا کا ہے جو کوئی کہ بیچ اِس
کسوت تحمّل بیمرادی نکند مدعیست و خرقہ برو حرامست **فرد** دریای فراوان نشود
لباس برداشت غیر مقصد ہونے کی نکرے فقط دعویٰ کرنیوالا فقیری کا ہی اور گدڑی اُسپر حرام ہی دریا بڑا نہین ہوتا ہے
تیرہ بسنگ ؛ عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز **قطعہ** گر گزندت رسد تحمّل کن ؛ کہ بعفو از
گندلا ساتھ پتھر کے عارف اگر رنجیدہ ہووے تھوڑا پانی ہی اب تک جو آزار تجھکو پہونچے برداشت کر کہ ساتھ بخشش کے
گناہ پاک شوی ؛ ای برادر چو عاقبت خاکست ؛ خاک شو پیش از انکہ خاک شوی **حکایت منظوم**
گناہ سے پاک ہووے تو اے بھائی جو آخر کو خاک ہے خاک ہو آگے اس سے کہ خاک ہووے تو

دافعا فیین ای الیشانیہ فرد خورندہ غضب بخشانیدہ و آن کہ عفو باعث در اتقاست و پرہیزگاری و آن مستلزم عفو گناہ است ۱۲

این حکایت شنو کہ در بغداد | رایت و پردہ را خلاف افتاد | رایت از گرد راہ و رنج رکاب
یہ بات سُن کہ بیچ شہر بغداد کے | جھنڈے اور پردہ کے تئین خلاف پڑا | جھنڈے نے گرد راہ اور رنج سواری کے
گفت با پردہ از طریق عتاب | من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم | بندۂ بارگاہِ سلطانیم
کہا ساتھ پردہ کے راہ غصّے سے | مین اور تو دونون غلام ایک خداوند کے ہین | خادم درگاہ بادشاہ کے ہین ہم
من ز خدمت دمی نیاسودم | گاہ و بیگاہ در سفر بودم | تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار
مین خدمت سے ایکدم نہین آسودہ ہوا ہون | وقت بے وقت بیچ سفر کے ہوتا ہون | تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ
نہ بیابان و باد و گرد و غبار | قدمِ من بسعی پیشتر است | پس چرا راحت تو بیشتر است
نہ جنگل اور ہوا اور گرد و غبار | قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے | پس کس واسطے آرام تیرے لیے زیادہ ہے
تو بر بندگان مہ روئی | با غلامان یاسمن بوئی | من فتادہ بدستِ شاگردان
تو پاس غلامون خوبصورت کے ہے تو | ساتھ غلامون چنبیلی کی بُو کے ہے تو | مین پڑا بیچ ہاتھ سپاہیون کے
بسفر پای بند و سر گردان | گفت من سر بر آستان دارم | نہ چو تو سر بر آسمان دارم
بیچ سفر کے مقید اور سرگردان | کہا مین سر اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہون | نہ مین مانند تیرے سر اوپر آسمان کے رکھتا ہون
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد | خویشتن را بگردن اندازد | **حکایت** یکی از صاحبدلان
جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے | اپنے تئین گردن کے بھل گرادے | ایک نے صاحبدلون سے

زور آزمائے را دید بہم بر آمدہ و کف بر دہان انداختہ گفت این را چہ حالتست گفت
ایک پہلوان کے تئین دیکھا غصّہ مین آیا ہوا اور کف اوپر مُنھ کے ڈالے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے کہا
فلان دشنام دادش گفت این فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنے
فلانے نے گالی دی ہے اُسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی
نمی آرد **قطعہ** لاف سر پنجگی و دعوی مردی بگذار ؛ عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے
نہین لاتا ہے زیادہ گوئی زبردستی اور دعوی کرنا مردی کا چھوڑ عاجز نفس کمینہ کیا مرد کیا عورت
گرت از دست بر آید دہنے شیرین کن ؛ مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے
جو تیرے ہاتھ سے ہو سکے کوئی مُنھ میٹھا کر مردی وہ نہین ہے کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر مُنھ کسی کے

قطعہ اگر خود بردر د بیشانی بیل ؛ نہ مردست آنکہ دروی مردمی نیست ؛ بنی آدم

اگر تحقیق کر پھاڑے پیشانی ہاتھی کی نامرد ہے وہ کہ بیچ اُسکے مروت نہیں ہے + اولاد آدم کی

سرشت از خاک دارند ؛ اگر خاکی نباشد آدمی نیست ؛ حکایت بزرگی را پرسیدم

خمیر خاک سے رکھتے ہین جو خاکساری نہ کرے آدمی نہیں ہے + ایک بزرگ کے تئیں پوچھا مین نے

از سیرت اخوان الصفا گفت کمینہ آنکہ مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد

خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمترین وہ شخص ہے کہ مقصد خاطر یارون کا اوپر مصلحتون اپنی کے مقدم رکھے

حکما گفتہ اند برادر کہ در بند خویشست نہ برادرست و نہ خویشست فرد ہمرہ

حکیمون نے کہا ہے بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے ساتھی

اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست ؛ دل در کسے مبند کہ دلبستۂ تو نیست فرد چون

جو جلدی کرے ساتھی تیرا نہیں ہے + دل بیچ اُس کسی کے مت باندھ کہ دل باندھا تیرا نہیں ہے جو

نبود خویش را دیانت و تقوی ؛ قطع رحم بہتر از مودت قربی ؛ یاد دارم کہ یکے

نہووے اپنے کے تئیں دینداری اور پرہیزگاری قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سے عزیزون کی یاد رکھتا ہون مین کہ ایک

مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کردہ بود گفتہ کہ حق تعالی در کتاب مجید

مدعی نے بیچ اس بیت کے اوپر قول میرے کے طعنہ کیا تھا اور کہا کہ حق تعالی نے بیچ کتاب پاک کے

از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوالقربی فرمودہ وانچہ تو گفتی مناقض آنست

قطع کرنے قرابت سے منع کیا ہے اور ساتھ قرابت دوستی صاحب قرابت کے فرمایا ہے اور جو یہ تو نے کہا ضد اُسکی وہ ہے

گفتم وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیرے تئین اوپر اس بات کے کہ شرک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجھکو خبر نہیں ہے پس مان کہنا انکا

بیت ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ؛ فدای یک تن بیگانہ کاشنا باشد

ہزار رشتہ دارون کو کہ بیگانہ خدا سے ہون تصدق ایک تن بیگانہ کے کہ آشنا ہو

حکایت منظوم پیرمردے لطیف در بغداد ؛ دخترک را بکفش دوزے داد ؛

ایک پیرمرد خوش طبع نے بیچ بغداد کے چھوٹی لڑکی کے تئین ایک جوتی والے کو دیا۔

مردک سنگدل چنان بگزید ؛ لب دختر کہ خون ازو بچکید

اُس مرد ذلیل سنگدل نے ایسا کاٹا ؛ لب لڑکی کا کہ خون اُس سے ٹپکا

پیش داماد رفت و پرسیدش ؛ کای فرومایہ اینچہ دندانست

آگے داماد کے گیا اور پوچھا اُسکو ؛ کہ اے کمینے یہ کیا دانت ہین

بمزاحت نگفتم این گفتار ؛ ہزل بگذار و جد ازو بردار

ساتھ خوش طبعی کے نہ کہی مین نے یہ بات ؛ بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اُس سے اُٹھا

ندہد خبر بوقت مرگ از دست ؛ خوی بد در طبیعتی کہ نشست

نہیں دیتا ہے سوا وقت موت کے ہاتھ سے ؛ خوے بد بیچ جس طبیعت کے کہ بیٹھے

بامداد ان پدر چنان دیدش ؛ چند خالی بیشش ابنانست

صبح کو باپ نے ایسا دیکھا اُسکو ؛ کپڑا کسلے جہائے تو لب سکے نہیں اٹھو ہین

حکایت آوردہ اند کہ فقیہے دختری داشت بغایت

کہتے ہین کہ ایک ڈانا ایک لڑکی رکھتا تھا نہایت

زشت روے بجاے زنان رسیدہ باوجود نعمت کسے در مناکحت او رغبت نمیکرد

بدشکل جگہ عورتون کے پہونچی باوجود دولت کے کوئی نکاح مین لانے اُسکے کی رغبت نہیں کرتا تھا

فرد زشت باشد دبیقی و دیبا ؛ کہ بود بر عروس نازیبا ؛ فی الجملہ بحکم ضرورت

زبون ہووے دبیقی اور دیبا کہ ہووے اوپر دلہن بدشکل کے + حاصل کلام کا ساتھ حکم ضرورت کے

با ضریرے عقدش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دران تاریخ از سراندیپ

ساتھ ایک اندھے کے نکاح اُسکا باندھا کہتے ہین کہ ایک حکیم بیچ اس تاریخ کے سراندیپ سے

آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمیکرد فقیہ را گفتند داماد خود را علاج نکنی گفت

آیا تھا کہ آنکھ اندھے کی روشن کرتا تھا دانشمند کے تئین کہا داماد اپنے کے تئین علاج نہیں کرتا ہے تو

ترسم کہ بینا شود و دخترم را طلاق دہد ع شوی زن زشت روی نابینا بہ

کہا ڈرتا ہون مین کہ دیکھنے والا ہو اور لڑکی میری کو طلاق دے خاوند بدشکل عورت کا اندھا بہتر

حکایت بادشاہی بدیدۂ استحقار در طائفہ درویشان نظر کردی یکی از انمیان بفراست

ایک بادشاہ ساتھ دیدے حقارت کے بیچ گروہ فقیرون کے نظر کرتا ایک نے اس درمیان سے ساتھ دانائی کے

بجاے آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بجیش از تو کمتریم

دریافت کیا اور کہا اے بادشاہ ہم بیچ اس دنیا کے ساتھ زندگانی کے تجھسے خوشتر ہین ہم اور ساتھ فوج کے تجھسے کمتر ہین ہم

وبمرگ برابریم وبقیامت بهتر انشاء اللہ تعالی **مثنوی** اگر کشور خدای کامرانست
اور ساتھ موت کے برابر ہیں ہم اور بیچ قیامت کے بہتر اگر چاہا خدا برتر نے + اگر ایک مالک ملک کا صاحب مقدور ہی
وگر درویش حاجتمند نانست + درانساعت که خواهند این وآن مرد + نخواهند از جهان
اور اگر فقیر حاجت مند روٹی کا ہی + بیچ اُس ساعت کے کہ چاہینگے یہ اور وہ مرنا نہ چاہین گے
بیش از کفن برد + چو رخت از مملکت بربست خواهی + گدائی بهترست از پادشاهی
جہان سے زیادہ کفن سے لیجانا جو اسباب بادشاہی کا باندھا چاہے تو فقیری بہتر ہے بادشاہی سے
طریقت ظاهر درویشی جامهٔ ژندست وموی سترده وحقیقت آن دل زنده و
رستہ ظاہر فقیری کا جامہ گدڑی کا ہی اور بال منڈے ہوے اور حقیقت اُس کی دل زندہ اور
نفس مرده **قطعه** نه آنکه بر در دعوی نشیند از خلقی + وگر خلاف کنندش بجنگ
نفس مرا ہوا نہ وہ کہ اوپر دروازے دعوی کے بیٹھے خلق سے اگر جھوٹا کرین اُسکو واسطے لڑائی کے
برخیزد + که گر زکوه فرو غلطد آسیا سنگے + نه عابدست که از راه سنگ برخیزد
اُٹھے کہ جو پہاڑ سے نیچے ڈھلکے ایک پتھر نہ عارف ہے کہ راہ پتھر سے اُٹھے رستہ
طریقت طریق درویشان ذکرست وشکر وخدمت وطاعت وایثار وقناعت وتوحید
راہ فقیروں کی ذکر کرنا خدا کا ہی اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور خیرات کرنا اور کم وبیش روزی پر صبر کرنا اور خدا کو ایک
وتوکل وتسلیم وتحمل هر که بدین صفتها که گفتم موصوفست بحقیقت درویشست واگر
اور نگاہ رکھنا اُسی پر اور ماننا اور برداشت کرنا جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کے کہ کہا مین نے تعریف کیا گیا ہی بیچ حقیقت کے فقیر ہی اور اگرچہ
در قباست اما هرزه گرد بی نماز هوا پرست هوس باز که روزها بشب آرد در بند شهوت
بیچ قبا کے ہی لیکن بیہودہ پھرنے والا بے نماز اور شہوت پرست اور حرص کرنیوالا کہ دنوں کو بیچ راتوں کے لاوے بیچ فکر خواہش کے
وشبها روز کند در خواب غفلت وبخورد هر چه در میان آید وبگوید هر چه بر زبان
اور راتوں کو دن کرے بیچ خواب غفلت کے اور کھاوے جو کچھ کہ سامنے آوے اور کہے جو کچھ اوپر زبان کے
آید رندست واگر در عباست **قطعه** ای درونت برهنه از تقوی + کز برون جامهٔ ریا داری
آوے رند ہی اور جو بیچ گدڑی کے ہے اے دل تیرا ننگا پرہیزگاری سے کہ باہر جامہ مکر کا رکھتا ہی تو

پردهٔ هفت رنگ در مگذار
پردہ سات رنگ کا دروازے پر مت چھوڑ
دیدم گل تازه چند دسته
دیکھا مین نے پھول تازے کتنے دستے
تا در صف گل نشیند او نیز
تو بیچ قطار پھولوں کے بیٹھے وہ بھی
گر نیست جمال ورنگ وبویم
جو نہین ہی صورت اور رنگ وبو مجھکو
پروردهٔ نعمت قدیم
پالی ہوئی نعمت قدیم کی ہوں مین
با آنکه بضاعتے ندارم
باوجود اسکے کچھ اسباب نہین رکھتی ہو نہین
چون هیچ وسیلتش نماند
جو کچھ وسیلہ اُسکو نہ رہے
ای بار خدای عالم آرای
اے خدا عالم کے آراستہ کرنے والے
ای مرد خدا ره خدا گیر
اے مرد خدا کے راہ خدا کی لے

تو که در خانه بوریا داری
تو کہ بیچ گھر کے چٹائی رکھتا ہی تو
بر گنبدی از گیاه بسته
اوپر گنبد کے گھاس سے بندھے ہوے
بگریست گیاه وگفت خاموش
روئی گھاس اور کہا خاموش
آخر نه گیاه باغ اویم
آخر نہ گھاس باغ اُسکے کی ہو نہین
گر بی هنرم وگر هنرمند
جو بے ہنر ہوں مین اور جو عقلمند
سرمایهٔ طاعتی ندارم
پونجی عبادت کی نہین رکھتی ہو نہین
رسمیست که مالکان تحریر
رسم ہی مالک آزاد کرنے کے یعنے صاحبان
بر سعدی پیر خود ببخشای
اوپر سعدی بڈھے اپنے کے بخشش کر
بدبخت کسے که سر بتابد
بدبخت وہ ہے کہ سر پھیرے

مثنوی
گفتم چه بود گیاه ناچیز
کہا مین نے کیا ہوئے گھاس بے حقیقت
صحبت نکند کرم فراموش
صحبت نہ کرے کرم بھلانا
من بندهٔ حضرت کریمم
مین بندہ درگاہ خدا کی ہوں مین
لطفست امیدم از خداوند
مہربانی کی ہی امید مجھکو صاحب سے
او چاره کار بنده داند
وہ تدبیر کام بندے کی جانتا ہے
آزاد کنند بندهٔ پیر
آزاد کرین بندے بڈھے کو
سعدی ره کعبهٔ رضا گیر
اے سعدی راہ کعبۂ رضا کی لے
زین در که در دگر نیابد
اس دروازے سے کہ دروازہ دوسرا نپاوے

حکایت حکیمے را پرسیدند از شجاعت وسخاوت کدام بهترست گفت آنکس را
ایک حکیم کے تئین پوچھا شجاعت اور سخاوت سے کہ کون بہتر ہے اُس شخص کے تئین
که سخاوتست بشجاعت حاجت نیست **فرد** نبشتست بر گور بهرام گور +
کہ سخاوت ہی شجاعت کی احتیاج نہین ہے لکھا ہے اوپر قبر بہرام گور کے

کہ دست کرم بہ زبازوی زور + نماند حاتم طائی ولیک تا باید + بماند نام بلندش

کہ ہاتھ بخشش کا بہتر کہ بازوے قوت دار نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک رہا نام بلند اُسکا

بہ نیکوئی مشہور + زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را + چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

ساتھ نیکی کے مشہور زکات مال کی باہر کر کہ بڑھے شاخ انگور کے تئین جو باغبان چھانٹے زیادہ دے انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

دروازہ تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواہندہ مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت

ایک سوال کرنیوالا پچھم کا بیچ بازار کپڑا بیچنے والوں حلب کے کہتا تھا اے صاحبوں مال کے

اگر شمارا انصاف بودی و مارا قناعت رسم سوال از جہان برخاستی **قطعہ**

اگر تمہارے تئین انصاف ہوتا اور ہمارے تئین قناعت رسم سوال کی جہان سے اُٹھتی

اے قناعت تو نگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست + کنج صبر اختیار

اے قناعت دولتمند مجھکو کر کہ سوائے تیرے کوئی دولت نہیں ہے گوشہ صبر کا اختیار

لقمانست + ہر کرا صبر نیست حکمت نیست **حکایت** دو امیر زادہ در مصر بودند

لقمان کا ہے جس شخص کے تئین صبر نہیں ہے حکمت نہیں ہے دو امیر زادے بیچ مصر کے تھے

یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آن دگر

ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک بڑا عالم ہوا اور وہ دوسرا

عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردی و گفتی من بسلطنت رسیدم

وزیر مصر کا ہوا پس یہ دولت والا ساتھ آنکھ حقیر جاننے کے بیچ عالم کے نظر کرتا تھا اور کہتا تھا میں بیچ سلطنت کے پہونچا

واین ہمچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عز اسمہ ہمچنان

میرا وہ ویساہی بیچ مفلسی کے رہا کہا اے بھائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہے نام اُسکا ایسا

بر من افزونتر ست کہ میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و ہامان رسید

اور پر میرے زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے یعنے علم اور تیرے تئین میراث فرعون اور ہامان کی پہونچی

یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم کہ در پایم بمالند + نہ زنبورم کہ از

یعنے ملک مصر کا میں وہ چینٹی ہوں میں کہ بیچ پاؤں کے مجھکو ملتے ہیں نہ بھڑ ہوں میں کہ

نیشم بنالند + کجا خود شکر این نعمت گزارم + کہ زور مردم آزارے ندارم

ڈنک میرے سے روتے ہیں کہاں تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کروں میں کہ زور آدمی کے آزار دینے کا نہیں رکھتا ہوں میں

حکایت درویشے را شنیدم کہ در آتش فاقہ میسوخت و خرقہ بخرقہ میدوخت

ایک فقیر کے تئین سنا میں نے کہ فاقہ کی آگ میں جلتا تھا اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا

و تسکین خاطر خود را میگفت **شعر** بنان خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق + کہ رنج

اور تسلی خاطر اپنے کے تئین کہتا تھا ساتھ خشک روٹی کے قناعت کرتے ہیں اور جامہ گدڑی کے کہ رنج

محنت خود بہ کہ بار منت خلق + کسی گفتش چہ نشینی کہ فلان درین شہر طبعی کریم دارد

محنت اپنی کا بہتر کہ بار احسان خلق کا + کسی نے کہا اُسکو کیا بیٹھا ہے تو کہ فلانا بیچ اس شہر کے طبیعت سخی رکھتا ہے

و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بستہ و بر در دلہا نشستہ اگر بر صورت

اور کرم عام کمر بیچ خدمت آزادوں کے باندھے ہوئے اور اوپر دروازے دلوں کے بیٹھا اگر اوپر صورت

حالت چنانکہ ہست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و

حال تیرے کے جیسا کہ ہے خبر پاوے نگہبانی خاطر عزیزوں کی رکھنا منت رکھے اور

غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسی بردن

غنیمت گنے کہا چُپ کہ بیچ پستی کے مرنا بہتر کہ حاجت کسی کے آگے لیجانے سے

قطعہ ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر + کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان نبشت

یہی ٹکڑے سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا کہ واسطے کپڑے کے رقعہ آگے بڑے آدمی کے لکھنا

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست + رفتن بپای مردی ہمسایہ در بہشت **حکایت**

قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے برابر ہے جانا ساتھ مدد ہمسایہ کے بہشت میں

یکی از ملوک عجم طبیبے حاذق را بخدمت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم فرستاد سالی در دیار

ایک نے بادشاہوں عجم سے ایک طبیب دانا کو بیچ خدمت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بھیجا ایک سال بیچ ملک

دیری شکم کہ سوہان روح ہست مضمون محفوظ مانند وازین تقریر ربط این حکایت بحکایت سابق ہویدا شد ۱۲

عرب بود کسے تجربہ پیش وی نیاورد و معالجتی از وی درنخواست پیش پیغمبر
عرب کے تھا کوئی آزمائش آگے اُسکے نہ لایا اور ایک علاج اُس سے نہ چاہا آگے پیغمبر کے
صلی اللہ علیہ وسلم آمد و گلہ کرد کہ مرین بندہ را لسبب معالجت اصحاب چندمدت فرستادہ اند
درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام آیا اور گلہ کیا کہ خاصکر اس بندہ کو واسطے علاج کرنے یاروں تمہارے کے بیچ مدت
درینمدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی کہ بر بندہ معینست بجای آرد رسول علیہ السلام
بیچ اس مدت کے کسی نے مہربانی نہ کی تا وہ خدمت کہ اوپر بندہ کے معین ہی بجا لاوے رسول نے اوپر اُنکے سلام
گفت این طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست
کہا اس گروہ کے تئیں ایک راہ ہی کہ جب تک اُنکو بھوک غالب نہیں ہوتی ہی نہیں کھاتے ہیں اور ابتک بھوک باقی ہوتی ہی کہ ہاتھ
از طعام بدارند حکیم گفت اینست موجب تندرستی زمین ببوسید و رفت مثنوی سخن آنگہ
کھانے سے اُٹھا لیتے ہیں حکیم نے کہا یہی ہی سبب تندرستی کا زمین خدمت کی چومی اور گیا بات اُس وقت
کند حکیم آغاز + یا سر انگشت سوی لقمہ دراز + کہ زنا گفتنش خلل زاید + یا ز ناخوردنش بجان آید +
کرتا ہی حکیم شروع یا سر اُنگلی کا طرف لقمہ کے دراز کہ نا کہنے اُسکے سے خلل پیدا ہووے یا نہ کھانے اُسکے سے عاجز ہووے
لاجرم حکمتش بود گفتار + خوردنش تندرستی آرد بار حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است
ناچار حکمت اُسکی ہووے کہنا + کھانا اُسکا تندرستی لاوے پھل بیچ کتاب تاریخ اردشیر بابکان کے آیا ہے
کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزی چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت اینقدر
کہ حکیم عرب کے تئیں پوچھا کہ ایک دن کتنا طعام چاہیے کھانا کہا سو درم بھر وزن کفایت کرتا ہی کہا اس قدر
چہ قوت دہد گفت هٰذَا الْمِقْدَارُ يَحْمِلُكَ وَمَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَنْتَ حَامِلُهٗ یعنی
کیا قوت دیوے کہا اسقدر اُٹھاویگا تیرے تئیں اور جسقدر کہ زیادہ کیا اوپر اس مقدار کے پس تو اُٹھانیوالا ہے اُسکا
اینقدر ترا بر پای میدارد ہر چہ برین زیادت کنی حمال آنی شعر خوردن برای زیستن و
یعنے اسقدر تیرے تئیں قائم رکھتا ہی اور جو کچھ اوپر اسکے زیادہ کرے تو اُٹھانیوالا اُسکا ہی تو کھانا واسطے جینے کے اور
ذکر کردنست + تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردنست حکایت دو درویش خراسانی
ذکر کرنے کے ہی تو معتقد کہ جینا واسطے کھانے کے ہے دو فقیر خراسان کے رہنے والے

ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود کہ ہر دو شب افطار کردی و دیگر قوی
لازم لینے والے صحبت ایک دوسرے کے سفر کرتے تھے ایک ضعیف تھا کہ دو رات میں روزہ کھولتا تھا اور دوسرا زور آور
کہ روزے سہ بار خوردی اتفاقاً بر در شہری بتہمت جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ
کہ ایک دن میں تین بار کھاتا اتفاق سے اوپر دروازے ایک شہر کے ساتھ تہمت جاسوسی کے گرفتار آئے دونوں کو ایک گھر
در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ معلوم شد کہ بیگناہاند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جان
قید کیا اور ساتھ مٹی کے چن دیا پیچھے دو ہفتہ کے معلوم ہوا کہ بے گناہ ہیں زور آور کے تئیں دیکھا مرا اور ضعیف جان
بسلامت بردہ مردم درین عجب بماندند حکیمے گفت خلاف این عجب بودی کہ این یکی
سلامت لے گیا آدمی بیچ اس تعجب کے رہے ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے تعجب ہوتا کہ یہ ایک
بسیار خوار بودہ است طاقت بینوائی نیاورد و ہلاک شد وآن دیگر خویشتن دار بود لاجرم
بہت کھانیوالا تھا طاقت بے توشہ ہونے کی نہ لایا اور مر گیا اور وہ دوسرا قناعت کرنے والا تھا ضرور کر
بر عادت خود صبر کردہ بسلامت خلاص یافت قطعہ چو کم خوردن طبیعت شد کسی را
اوپر خو اپنی کے صبر کیا اور ساتھ سلامتی کے خلصی پائی جو کم کھانے کی طبیعت ہوگئی کسی کے تئیں
چو سختی پیشش آید سہل گیرد + وگر تن پرورست اندر فراخی + چو تنگی بیند از سختی بمیرد حکایت
جو سختی آگے اُسکے آوے سہج پکڑے اور جو تن پالنے والا ہی بیچ فراغت کے + جو تنگی دیکھے سختی سے مرے
یکی از حکما پسر را نہی ہمیکرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی
ایک حکیموں سے بیٹے کے تئیں منع کرتا بہت کھانے سے کہ آسودگی آدمیوں کے تئیں بیمار کرتی ہی کہا اے باپ بھوک
خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفان گویند بسیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار
خلق کے تئیں مارتی ہی نہیں سنا ہی تو نے کہ خوش طبع کہتے ہیں ساتھ آسودگی کے مرنا بہتر کہ بھوک لیجانا کہا اندازہ نگاہ رکھ
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا شعر نخندان بخور کز دہانت بر آید + نچندانکہ از ضعف جانت
کھاؤ تم اور پیو تم اور اسراف نہ کرو نہ اتنا کھا کہ منہ تیرے سے نکل آوے + نہ اتنا کہ ناتوانی سے جان تیری نکل
بر آید + قطعہ با آنکہ در وجود طعامست عیش نفس + رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
بر آوے + باوجود اسکے کہ بیچ ہونے کھانیکے ہی خوشی ذات کی رنج لاوے کھانا کہ زیادہ اندازے سے ہووے

حکایت گلشکر بود گر خوری گلشکر خوری به تکلف زیان کند + ور نان خشک دیر خوری

جو گلقند ساتھ تکلیف کے کھاوے تو نقصان کرے + اور جو روٹی خشک دیر کو کھاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد شعر معده چو کژ گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے معدہ جو ٹیڑھا ہوا اور درد شکم

درد خواست + سود ندارد همه اسباب راست حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان

اٹھا فائدہ نہ رکھے تمام اسباب درست ایک کنجڑے کے تئین درم کتنے اوپر صوفیوں کے

گرد آمده بود در واسطه هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب از

قرض آتے تھے بیچ شہر واسطہ کے ہر روز مانگتا تھا اور باتیں ساتھ سختی کے کہتا اور یار

تعنت او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آنمیان گفت نفس را

بیچ میں ڈالنے اُسکے سے رنجیدہ خاطر ہوتے تھے اور برداشت کرنے سے علاج نہ تھا ایک صاحبدل نے بیچ اُس

وعده دادن بطعام آسانترست که بقال را بدرم قطعه ترک احسان خواجه اولی تر

وعدہ دینا ساتھ کھانے کے آسان زیادہ ہے کہ کنجڑے کے تئین ساتھ پیسوں کے + چھوڑنا احسان صاحب کا بہتر زیادہ

کاحتمال جفای بوابان + بتمنای گوشت مردن به + که تقاضای زشت قصابان حکایت

کہ اُٹھانا ظلم دربانوں کا بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر + تقاضے بُرے قصائیوں کے سے

جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر

ایک جوانمرد کو بیچ لڑائی تاتار کے ایک زخم پہونچا کسی نے کہا فلانا سوداگر نوشدارو رکھتا ہے اگر

بخواهی باشد که دریغ ندارد و گویند بازرگان به بخل معروف بود شعر گر بجای نانش اندر

مانگے تو یقین کہ افسوس نہ رکھے کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخل کے ایسا مشہور تھا جو کہ بیچ جگہ روٹی کے اُسکو دستار خوان

سفره بودی آفتاب + تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان + جوانمرد گفت اگر دارو خواهم

ہوتا آفتاب قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے + جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہوں میں

از و دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن از و زهر کشنده است شعر

اُس سے دے یا نہ دے اور اگر دیوے فائدہ کرے یا نہ کرے ہر صورت مانگنا اُس سے زہر قاتل ہے

ساخت و بهنوز در سهراب تاب گویائی بود حال خود بیان کرد رستم مضطر با ول دیگر برا ... کیکاوس طلب دارے معروف به نوشدار و فرستاد چون کاوس سر از ین سوال بند

هر چه از دونان بمنت خواستی + در تن افزودی و از جان کاستی + و حکیمان

جو کچھ کہ کمینوں سے ساتھ منت کے مانگا تو نے + بیچ تن کے بڑھا تو اور جان سے گھٹا تو + اور حکیموں نے

گفته اند اگر حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی

کہا ہے جو زندگانی بیچیں کہاوت میں بدلے آبرو کے دانا نہ خریدے کہ مرنا ساتھ بیماری کے بہتر زندگانی

بمذلت شعر اگر حنظل خوری از دست خوشخوی + به از شیرینی از دست ترشروی

ساتھ خرابی کی سے جو اندرائن کھاوے تو ہاتھ خوشخوے کے سے + بہتر مٹھائی ہاتھ کھٹے مُنہ کی سے

حکایت یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان که

ایک عالموں سے کھانیوالے بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کے تئین بڑے آدمیوں سے کہ

معتقد او بود بگفت روی از توقع او درهم کشید و تعریض سوال از اهل ادب در نظرش

معتقد اُسکا تھا کہا مُنہ اُمید اُسکے سے غصہ میں کھینچا اور آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اُسکے

قبیح آمد قطعه ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز + مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

بُرا آیا نصیبے سے مُنہ کھٹے کیے ہوے سے آگے یار عزیز کے + مت جا کہ زندگانی اوپر اُسکے بھی تلخ کرے تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو + فرو نبندد کار گشاده پیشانی + آورده اند

واسطے جس حاجت کے جاوے تو تازہ مُنہ اور ہنستا جا بند نہیں ہوتا ہو کام کشادہ پیشانی کا کہتے ہیں کہ

اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیار از ارادت کم دانشمند چون پس از

تھوڑا بیچ روزینے اُسکے کے زیادہ کیا اور بہت خواہش سے کم عالم نے جو بعد

چند روز مودت معهود بر قرار ندید گفت شعر بئس المطاعم حین الذل تکسبها

چند روز کی دوستی قبول کی ہوئی برقرار نہ دیکھی کہا بدترین کھانے کا وقت ذلت کے حاصل کرے تو اُنکو

القدر منتصب والقدر مخفوض فرد نانم افزود و آبرویم کاست +

ہانڈی برپا ہوئی ہے اور مرتبہ پست روٹی میری زیادہ کی اور آبرو میری گھٹائی +

بینوائی به از مذلت خواست حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت

مفلسی بہتر ہے سوال کی خواری سے ایک فقیر کے تئین ایک ضرورت آگے آئی کسی نے کہا

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای
فلانا نعمت رکھتا ہی کامل اور بخشش ذاتی شامل اگر اوپر حاجت تیری کے واقف ہو یقین کر بیچ جاری کرنے
آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت
اُسکے کے درنگ روا نرکھے کہا مین نے اُسکے تئین نہین جانتا ہون کہا مین تیرے تئین راہ بتلاتا ہون کر نہین ہاتھ اُسکا پکڑا
تا بمنزل آن شخص در آورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته بر گشت و سخن نگفت
تو بیچ منزل اُس شخص کے لایا ایک کو دیکھا لب لٹکائے اور تند بیٹھا پھرا اور بات نہ کہی
کسے گفتش چه کردی گفت عطای او را به لقای او بخشیدم **قطعه** مبر حاجت
کسی نے کہا اُسکو کیا کیا تو نے کہا بخشش اُسکی کو ساتھ شکل اُسکی کے بخشا مین نے مت لیجا حاجت
بنزدیک ترشروی که از خوی بدش فرسوده گردی اگر حاجت بری نزد کسی بر که از رویش
آگے ترشرو کے کہ خصلت بد اُسکی سے ایذا پایا گیا ہووے تو جو حاجت لیجاتا ہی تو نزدیک اُس شخص کے لیجا کہ منھ اُسکے سے
بنقد آسوده گردی **حکایت** خشک سالی با سکندریه پدید آمد و عنان طاقت از دست
نقداً آسودہ ہووے تو ایک خشک سال بیچ اسکندریہ کے ظاہر آیا اور باگ طاقت کی ہاتھ
درویش رفته بود و درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد اهل زمین با آسمان پیوسته **قطعه**
فقیر سے گئی تھی اور دروازہ آسمان کے اوپر زمین کے بندے ہوئے اور فریاد اہل زمین کی اوپر آسمان کے ملی ہوئی۔
نماند جانور از وحش و طیر و ماهی و مور که بر فلک نشد از بیقراری فغانش عجب که دود دل خلق
نہ رہا کوئی جانور وحشی سے اور پرندا اور مچھلی اور چیونٹی سے کہ اوپر آسمان کے نہ گیا بیقراری سے شور اُسکا عجب ہے کہ دھوان دل خلق کا
جمع می نشود که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش در چنین سالی مخنثی دور از دوستان
جمع نہین ہوتا ہی کہ بدلی ہووے اور سیلاب آنکھ کا مینھ اُسکا بیچ ایسے سال کے ایک ہیجڑا دور دوستون سے
که سخن در وصف او ترک ادب است خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اهمال از آن در
کہ بات بیچ تعریف اُسکے کے چھوڑنا ادب کا ہی خصوصاً بیچ درگاہ بزرگون کے اور ساتھ طریق اہمال کرنے کے
گذشتن هم نشاید که طائفه بر عجز گوینده حمل کنند برین دو بیت اختصار کنیم که اندک دلیل
گذرنا بھی نہ چاہیے کہ ایک گروہ اوپر عاجزی کہنے والے کے قیاس کرین اوپر ان دو بیتون کے مختصر کرین ہم کہ تھوڑی دلیل

۵۰ فرسودن بالفتح کاهیدن و حال پذیرفتن ... و زیره شدن ... ۱۲ مؤید ۵۱ نقد در ینجا بمعنی بالفعل است ... ۵۲ حاصل این حکایت ...

بسیار باشد و مشتی نمونه از خرواری **شعر** تتری گر کشد مخنث را تتری را دگر نباید کشت
بہت ہووے اور تھوڑی بانگی ایک گون سے اگر تتار کا رہنے والا مارے اُس نامرد کے تئین تتار کے رہنے والے کے تئین پھر نہ چاہیے
چند باشد چو جسر بغدادش آب در زیر و آدمی بر پشت چنین شخصیکه یک طرف از نعت او
کب تک ہووے مانند پل بغداد کے اُسکے پانی نیچے اور آدمی اوپر پیٹھ کے ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف
شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادی و مسافران را
اُسکی سے سنا تو نے بیچ اس سال کے نعمت بہت رکھتا تھا تنگ دستون کے تئین چاندی اور سونا دیتا اور مسافرون کو
سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت رسیده بودند آهنگ
دستارخوان رکھتا ایک گروہ فقیرون کا ظلم فاقہ سے ساتھ طاقت کے پہونچا تھا قصد
دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم **قطعه** نخورد
دعوت اُسکی کا کیا اور مشورت ساتھ میرے لائے سر موافقت سے پھیرا مین نے اور کہا مین نے نہین کھاتا ہے
شیر نیم خوردهٔ سگ گر بسختی بمیرد اندر غار تن به بیچارگی و گرسنگی بنه و دست پیش سفله
شیر جھوٹا کتے کا جو سختی سے مرے بیچ غار کے تن ساتھ بیچارگی اور بھوک کے رکھ اور ہاتھ آگے کمینے کے
مدار گر فریدون شود بنعمت و ملک بی هنر را بهیچ کس مشمار پرنیان و نسیج بر نا اهل لاجورد
مت رکھ جو فریدون ہووے ساتھ نعمت اور ملک کے بے ہنر کے تئین کچھ مت شمار کر پرنیان اور نسیج اوپر نالائق کے لاجورد
و طلا است بر دیوار **حکایت** حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت
اور طلا ہے اوپر دیوار کے حاتم طائی کے تئین کہا آپ سے بزرگ ہمت زیادہ
در جهان دیده یا شنیده گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب را
بیچ جہان کے دیکھا ہی تو نے یا سنا ہی تو نے کہا ہان ایکدن چالیس اونٹ قربان کیے تھے واسطے امیرون عرب کے
پس بگوشهٔ صحرائی بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشتهٔ خار فراهم آورده
پس بیچ ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت کے باہر گیا تھا مین ایک لکڑی چننے والے کو دیکھا مین نے گٹھا لکڑیون کا جمع لایا
گفتمش بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت **فرد**
کہا مین نے اُسکو بیچ مہمانخانہ حاتم کے کیون نہین جاتا ہی تو کہ ایک خلق اوپر دسترخوان اُسکی کے جمع آئی ہے کہا

۵۱ در ... بهمین جهت ... تاتاری ... کافر بودند ... ۱۲
۵۲ ... مؤید ... گویند که در فارسی استعمال ... منقول است ۱۲

۵۳ پرنیان جامه ابریشمی که بتازیش حریر گویند ۱۲ مؤید ۵۴ نسیج بجیم عربی و بجیم فارسی جامه حریر دز زربفت ۱۲ ب ۵۵ قوله در ...

هر که نان از عمل خویش خورد ✝ منت حاتم طائی نبرد ✝ انصاف دادم که من و راهمت

جو کوئی کہ روٹی کام اپنے سے کھاوے احسان حاتم طائی کا نہ لیجاوے انصاف دیا مین نے کہ مین نے اسکے تئین بیچ ہمت

و جوانمردی پیش از خود دیدم **حکایت** موسی علیہ السلام درویشی را دید از

اور جوانمردی کے زیادہ اپنے سے دیکھا مین نے موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کے تئین دیکھا

برہنگی بریگ اندر شدہ گفت ای موسیٰ دعا کن تا خدای عز و جل مرا کفافی دہد

ننگے تن سے بیچ ریگ کے گیا کہا اے موسیٰ دعا کر تو خدا بزرگ اور برتر میرے تئین روزینہ دے

که از بیطاقتی بجان آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روز که باز آمد از مناجات

کہ بیطاقتی سے نہایت تنگ آیا ہون مین موسیٰ نے دعا کی اور گیا پیچھے چند روز کے پھر آیا دعا مانگنے سے

مر او را دید گرفتار و خلقی انبوہ بروی گرد آمدہ گفت اینچہ حالت است گفتند خمر خوردہ

حاصل اُسکے تئین دیکھا گرفتار اور ایک خلق بھیڑ اوپر اُسکے جمع آئی کہا یہ کیا حالت ہی کہا شراب پی

و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنون بقصاص فرمودہ اند **شعر** گربہ مسکین اگر پر داشتی

اور لڑائی کی اور کسی کے تئین مارا اب واسطے بدلے کے فرمایا ہی بلی غریب جو پر رکھتی ✝

تخم گنجشک از جہان برداشتی **فرد** عاجز باشد کہ دست قوت یابد ✝ برخیزد و دست

نسل چڑیا کی جہان سے اُٹھاتی عاجز ہووے کہ ہاتھ قوت کا پاوے اُٹھے اور ہاتھ عاجزون کا

عاجزان بر تابد وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ **شعر**

ملا بیٹھے اور جو کشادہ کرتا اللہ روزی کے تئین واسطے بندون اپنے کے ہر آئینہ فساد کرتے زمین مین

مَاذَا اَحَاضَکَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ ✝ حَتّٰی ہَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمْلَ لَمْ تَطِرِ

بیچ زمین کے کس چیز نے بیچ اندیشہ باطل کے ڈالا ہے تئین اے مغرور تا کہ ہلاک ہو تو پس کاش کہ چیونٹے نہ اُڑتے

رباعی سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش	سیلی خواہد بضرورت سرش
کمینہ جو مرتبہ آیا اور چاندی اور سونا اُسکو	گردنی چاہیئے ساتھ ضرور کے سر اُس کا
آن نشنیدی کہ فلاطون چہ گفت	مور ہمان بہ کہ نباشد پرش
وہ نہین سُنا ہی تو نے کہ افلاطون نے کیا کہا	چیونٹی وہی بہتر کہ نہ ہون پر اُس کے

سلہ خلاصہ حکایت آنکہ مردم را باید کہ ملک قناعت بدست آرد و در طلب دنیا و فراغت عیش خود را منہمک نسازند چہ از فراغت دو و تمندی بیشتر ارتکاب معاصی و بغاوت رو میدہد بدلیل قولہ تعالیٰ و لو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض پس ازین تحریر وجہ آوردن این حکایت اندرین باب ربطش بحکایت سابق معلوم شد ۱۲

سلہ لفظ بنجبر کہ واقع شدہ چنانچہ در کلام قدما بسیار آمدہ و عبارت عاجز باشد یا دعا بیہودہ باشد زیانش واقع شدہ

حکمت پدر را عسل بسیارست و لیکن پسر گرمی دارست **شعر** آنکس کہ توانگرت

باپ کے تئین شہد بہت ہی اور لیکن بیٹا گرمی دار ہی وہ شخص کہ توانگر تیرے تئین

نمیگرداند ✝ او مصلحت تو از تو بہتر داند ✝ **حکایت** اعرابی را دیدم در حلقہ جوہریان

نہین کرتا ہی وہ مصلحت تیری تجھسے بہتر جانتا ہی ایک عرب کے رہنے والے کو دیکھا مین نے بیچ حلقہ جوہریون کے

بصرہ کہ حکایت میکرد کہ وقتی در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معنی چیزے

بصرہ کے رہنے والے کے کہ حکایت کرتا تھا کہ ایک وقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تھی مین نے اور خرچ مقررہ سے کوئی چیز

با من نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسہ یافتم پر از مروارید ہرگز آن

پاس میرے نرہی دل اوپر ہلاک کے رکھا کہ یکایک ایک تھیلی پائی مین نے بھری ہوئی موتیون سے ہرگز وہ

ذوق و شادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آن تلخی و نومیدی

مزا اور خوشی بھولنا نہ کرون مین کہ جانا مین نے کہ گیہون بھنے ہین پھر وہ تلخی اور نومیدی

کہ معلوم کردم کہ مروارید ست **قطعہ** در بیابان خشک و ریگ روان ✝ تشنہ را در

کہ معلوم کی مین نے کہ موتی ہین بیچ جنگل خشک اور ریگ روان کے ✝ پیاسے کے تئین بیچ

دہان چہ در چہ صدف ✝ مرد بی توشہ کاو فتاد ز پای ✝ بر کمر بندا و چہ زر چہ خزف

منھ کے کیا موتی کیا سیپی مرد بے اسباب کہ گرا پاؤن سے ✝ اوپر کمر بند اُسکے کے کیا سونا کیا ٹھیکرا

حکایت یکے از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت **شعر**

ایک عرب کے رہنے والون سے بیچ جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تھا

یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ ✝ نَہْرًا تَلَاطَمَ رُکْبَتِیْ وَ اَظَلُّ اَمْلَأُ قِرْبَتِیْ

اے کاش کہ پہلے موت اپنی کے ایک دن پاؤن مین مدعا اپنا پہونچون مین نہر پانی کہ ٹکر مارے زانوؤن تک پہونچے اور مشکیزہ اپنا اُس سے بھرون مین

حکایت ہمچنان درویشی در قاع بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماندہ درمی چند

ویسے ہی ایک فقیر بیچ ایک جنگل فراخ کے گم ہوا کھانا اور قوت اُسکی نرہی درم کتنے ایک

داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بسختی ہلاک شد طائفہ برسیدند

رکھتا تھا بہت پھرا راہ کہین نہ لے گیا پس ساتھ سختی کے مرگیا ایک گروہ پہونچا

سلہ محصل حکایت آنکہ مال و دولت جمع کردن و تکیہ بر رزاق مطلق و ہمہ حقیقی نکردن قناعت شیوہ خود نساختن کارے نباید و فایدہ نہ بخشد نشنیدی کہ مال و دولت در بیابان بکار نیاید چنانچہ از مضمون این حکایت معلوم می شود ہمچنین اگر منظور حضرت باری نباشد مال و دولت در پیش ...

درمها دیدندش پیش روے نهاده و برخاک نشسته **قطعه** گر همه زر جعفری

درم دیکھے اُسکے آگے مُنھ کے رکھے ہوے اور اوپر خاک کے لکھا ہوا اگر تمام زر جعفری

دارد + مرد بے توشه برنگیرد گام + در بیابان فقیر سوخته را + شلغم پخته به که نقره خام +

رکھے مرد بغیر توشہ نہین اُٹھاتا ہے قدم بیچ جنگل کے فقیر بھوکے کے تئین شلغم پکا ہوا بہتر کہ نقرۂ خام +

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده ام و روی از گردش ایام درهم نکشیده

ہرگز گردش زمانہ سے نہین شکوہ کیا ہے مین نے اور منھ گردش زمانہ سے درہم نہ کھینچا

مگر وقتیکه پایم برهنه بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم

مگر اُسوقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور طاقت جوتہ پہننے کی نہ رکھتا تھا مین بیچ مسجد کوفہ کے آیا مین

دلتنگ یکی را دیدم که پاے نداشت سپاس نعمت حق بجا آوردم و بر بیکفشی

دلتنگ ایک کے تئین دیکھا مین نے کہ پاؤن نہ رکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجا لایا مین اور اوپر جوتے نہونیکے

صبر کردم **قطعه** مرغ بریان بچشم مردم سیر + کمتر از برگ تره بر خوانست +

صبر کیا مین نے مرغ بھونا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے کمتر پتے ساگ کے سے اوپر خوان کے ہے +

وانکه را دستگاه و قدرت نیست + شلغم پخته مرغ بریانست **حکایت**

اور جس کسی کے مقدور اور قدرت نہین ہے + شلغم پکا ہوا مُرغ بھونا ہوا ہے +

یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہون سے ساتھ تن کتنے کے خاصون کے بیچ ایک شکار گاہ کے جاڑے مین عمارت سے دور پڑا

تا شب درآمد خانهٔ دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما

تو رات آئی گھر ایک زمیندار کے تئین دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اُس جگہ جائین ہم تو شدت جاڑے کی

نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند بادشاهان نباشد بخانهٔ دهقانی رکیک

نہو ایک نے وزیرون سے کہا لائق مرتبے بلند بادشاہون کے نہوے بیچ گھر ایک زمیندار کنگال کے

التجا کردن هم اینجا خیمه بزنیم و آتش کنیم دهقان را خبر شد ما حضری که داشت

التجا لیجانا بھی اس جگہ خیمہ مارین ہم اور آگ روشن کرین گانؤن والے کو خبر ہوئی جو کھانا کہ موجود رکھتا تھا

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین خدمت ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدینقدر نازل

درست کیا اور آگے لایا اور زمین خدمت کی چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس اندازے کے اُترنے والا

نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد

نہ ہوتا ولیکن نہ چاہا کہ مرتبہ گانؤن والے کا بلند ہو بادشاہ کے تئین بات کہنا اُسکا پسند آیا

شبانگه بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش که قدمی چند

شام کے وقت طرف گھر اُسکے کے کوچ کیا صبحکو اُسکو خلعت اور نعمت دیا سنا اُسکو کہ قدم کتنے ایک

دررکاب سلطان بود و میگفت **قطعه** ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم +

بیچ سواری بادشاہ کے تھا اور کہتا تھا مرتبے اور دبدبے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم +

از التفات بمهمانسراے دهقانی + کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید + که سایه بر سرش

مہربانی سے بیچ مہمانسرا ے ایک زمیندار کے ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا پہونچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اُسکے کے

انداخت چو تو سلطانی **حکایت** گدائی مسؤل را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته

ڈالا تجھ ایسے بادشاہ نے ایک فقیر سوال کرنیوالے کے تئین نقل کرتے ہین کہ دولت بہت جمع کی

بود یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری و ما را مهمیست اگر برخی از ان

تھی ایک نے بادشاہون سے کہا اُسکو کہ لوگ ظاہر کرتے ہین کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئین ایک کام سخت ہے اگر ساتھ تھوڑے کے

دستگیری کنی چون ارتفاع برسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین

اُس مال سے مدد کرے تو جو محصول پہونچے گا ادا کیا جائے گا اور شکر کہا جائیگا کہا اے صاحب روے زمین کے

لائق قدر بزرگ پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی آلوده کردن

لائق مرتبے بزرگ بادشاہ کے نہوے ہاتھ ارادے کا مال مجھ ایسے کنگال کے مین آلودہ کرنا

که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهیم الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ -

کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے مین نے کہا غم نہین ہے کہ کافر کو دیتا ہون مین کہ چیزین بد واسطے بدون کے لائق ہین

شعر گر آب چاه نصرانی نه پاکست + جهود مرده میشوئی چه باکست

جو پانی کنوئین نصرانی کا ناپاک ہے + یہودی مُردہ کو دھوتا ہے کیا خوف ہے +

م کہ یہود ہست یعنی چنانکہ از آب نجس غسل دادن فضول است غسل دادن مُردہ یہودی ہم بیصرفہ زیراکہ او نجس العقاب است

شعر قَالُوا عَجِيْنُ الْكِلْسِ لَيْسَ بِطَاهِرٍ + قُلْنَا نَسُدُّ بِهٖ شُقُوْقَ الْمَبْرَزِ +

کہا انھون نے خمیر چونے کا نہین ہی پاک کہا ہم نے بند کرینگے ساتھ اُسکے شگافون پاخانے کو

شنیدم کہ سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن بفرمود

سنا مین نے کہ سر فرمانبرداری بادشاہ سے پھیرا اور جہالت لانا پکڑا اور بے حیائی کرنا فرمایا

تا مضمون خطاب عقاب ازوی بزجر و توبیخ مخلص کردند مثنوی بلطافت چو

تو مضمون خطاب کے تئین اُس سے ساتھ جھڑکی کے چھڑا کرین ساتھ خوبی کے جو

بر نیاید کار + سر به بیحرمتی کشد ناچار + ہر کہ بر خویشتن نبخشاید + گر نہ بخشد برو

نہ نکلے کام سر ساتھ رسوائی کے کھینچنا پڑے لاچار جو کوئی اوپر اپنے نہ بخشش کرے اگر نہ بخشش کرے اوپر اُسکے

کسے شاید + حکایت بازرگانی را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل

اور کوئی لائق ہے ایک سوداگر کے تئین دیکھا مین نے کہ ایک سو پچاس اونٹ بوجھ رکھتا تھا اور چالیس

بندہ و خدمتگار در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارامید از سخنہائے

تابعدار اور خدمت کرنیوالے بیچ ٹاپو کیش کے میرے تئین بیچ کوٹھری اپنی کے لیگیا تمام رات نہ آرام کیا باتین

پریشان گفتن کہ فلان انبارم بترکستانست و فلان بضاعت بہندوستان

پریشان کہنے سے کہ فلان انبار میرا بیچ ترکستان کے ہی اور فلانی پونجی بیچ ہندوستان کے

و این قبالہ فلان زمین است و فلان چیز را فلان کس ضمین است گاہ

اور یہ قبالہ فلانی زمین کا ہی اور فلان چیز کا فلانا شخص ضامن ہے کبھی

گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوشست باز گفتی نہ کہ

کہتا کہ ارادہ سکندریہ کا رکھتا ہون مین کہ ہوا وہان کی اچھی ہے پھر کہتا نہین کہ

دریاے مغرب مشوشست سعدیا سفری دیگر در پیشست اگر آن

دریا مغرب کا بُرا ہے اے سعدی ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ

کردہ شود بقیت عمر بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر است

کیا جاے باقی عمر اپنی بیچ گوشے کے بیٹھون مین اور قناعت کرون مین کہا مین نے وہ کون سفر ہے

گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسہ چینی بہ

کہا گندھک فارس کی چاہتا ہون مین لے جانا بیچ چین کے کہ سنا مین نے کہ قیمت بڑی رکھتی ہی اور برتن چینی بیچ

روم آرم و دیبای رومی بہند و پولاد ہندی بحلب و آبگینہ حلبی بیمن و برد

روم کے لاؤن مین اور کپڑے روم کے بیچ ہند کے اور فولاد ہند کا بیچ حلب کے اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر

یمانی بپارس و ازان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین ماخولیا

یمن کی بیچ فارس کے اُس کے پیچھے چھوڑنا سفر کا کرون مین اور بیچ ایک دکان کے بیٹھون مین انصاف اس مالیخولیا سے

چندان فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو ہم سخنے

اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اُسکو نہ رہی کہا اے سعدی تو بھی ایک بات

بگوی از آنہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحراے غور +

کہہ اُن باتون سے کہ دیکھا ہی تو نے یا سُنی ہی تو نے کہا مین نے وہ سنا ہی تو نے کہ بیچ جنگل غور کے

بار سالارے بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت

اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدھے سے کہا آنکھ حریص دنیادار کے تئین یا قناعت

پر کند یا خاک گور + حکایت مالداری را شنیدم کہ بہ بخل اندر چنان معروف

بھرتی ہے یا خاک قبر کی ایک مالدار کے تئین سنا مین نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا معروف

بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خست نفس

تھا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اُسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی ذات کی

جبلی ہمچنان دروی متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے ندادی

پیدایشی کی ویسی ہی بیچ اُسکے قرار پکڑ گئی تو اُس جگہ تک پہونچی کہ ایک روٹی کو ہاتھ سے عوض ایک جان کے نہ دیتا

و گربہ ابو ہریرہ رض را بلقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانے نینداختے

اور بلی ابو ہریرہ رض کے تئین ساتھ ایک لقمہ کے سرفراز نہ کرتا اور کتے اصحاب کہف کے تئین ایک ہڈی نہ ڈالتا

فی الجملہ خانہ او را کس ندیدی در کشادہ و سفرہ او را سر بستہ درویش بجز بوے

حاصل کلام گھر اُسکے کے تئین کوئی نہ دیکھتا دروازہ کھلا ہوا اور دسترخوان اُسکے کے تئین سر فقیر سوائے بوے

طعامش نشنیدی + مرغ از پس نان خوردن او ریزه نچیدی + شنیدم که
کھانے اُسکے کی نہ سونگھتا تھا چڑیا پیچھے کھانا کھانے اُسکے کے ریزہ نہ چنتی سنا مین نے کہ
بدریای مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر حتی
بیچ دریاے مغرب کے راہ مصر کی آگے پکڑی تھی اور خیال فرعونی بسبب کثرت مال کے بیچ سر کے تھا یہانتک کہ
اِذَا اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ - بادی مخالف بکشتی بر آمد چنانکه گویند قطعه با طبع
لیا اُسکے تئین غرق ہونے نے ایک ہوا مخالف بیچ کشتی کے آئی جیسا کہ کہتے ہین ساتھ طبیعت
ملولت چه کند دل که نسازد + شرطه همه وقتی نبود لائق کشتی + دست بدعا بر آورد
ملول تیری کے کیا کرے دل کہ موافقت نہ کرے + ہوا موافق سب وقت نہو وے لائق کشتی کے + ہاتھ واسطے دعا کے اٹھایا
و فریاد بی فائده خواندن گرفت فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ
اور فریاد بے فائدہ پڑھنی پکڑی جس وقت سوار ہوے بیچ کشتی کے پکارا خدا کے تئین بیچ اُس حال کے
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ شعر دست تضرع چه سود بنده محتاج را + وقت دعا
کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے اُسکے دین ہاتھ زاری کرنے کا کیا فائدہ بندہ محتاج کے تئین وقت دعا کے
بر خدا وقت کرم در بغل قطعه از زر و سیم راحتی برسان + خویشتن هم تمتعی
اوپر خدا کے اور وقت بخشش کے بیچ بغل کے + زر اور چاندی سے خوشی پہونچا + آپ بھی ایک برخورداری
برگیر + وانگه این خانه از تو خواهد ماند + خشتی از سیم و خشتی از زر گیر + آورده اند که
لے اور اُسوقت کہ یہ گھر تجھسے چھوٹے گا ایک اینٹ چاندی سے اور ایک اینٹ سونے سے کہتے ہین
در مصر اقارب درویش داشت بعد از هلاک وی به بقیت مال وی توانگر شدند جامهای
کہ بیچ مصر کے رشتہ دار کنگال رکھتا تھا پیچھے مرنے سے اُسکے ساتھ باقی مال اُسکے کے دولتمند ہوئے کپڑے
کهن بمرگ او بدریدند و خز و دمیاطی بعوض آن ببریدند هم در آن هفته یکی را دیدم از
پرانے بسبب مرنے اُسکے کے پھاڑے اور خز و دمیاطی ساتھ عوض اُسکے کے بنوائے بھائی بیچ اسی ہفتے کے ایک کو دیکھا مین نے
ایشان بر بادپائی سوار روان و غلامی پری پیکر در پی دوان قطعه وه که گر مرده
اُنھین سے اوپر ایک گھوڑے کے سوار چلنے والا ایک غلام خوبصورت پیچھے اُسکے دوڑتا ہوا کیا خوب ہو کہ جو مردہ

ہ آن نباشد و این فرض برای آنست تا مال تو از صرف بیجا محفوظ ماند ۱۲ محمد حامد علی سلمہ اللہ تعالے

باز گردیدی + بسرای قبیله و پیوند + رد میراث سخت تر بودی + وارثان را ز مرگ
پھر پھرتا بیچ گھر قبائل اور رشتہ داروں کے پھیرنا میراث کا مشکل زیادہ ہوتا وارثوں کے تئین مرنے
خویشاوند بسابقه معرفتی که در میان ما بود آستینش گرفتم و گفتم بیت بخور
اپنے عزیزوں کے سے ساتھ اگلی اُس پہچان کے کہ درمیان ہمارے تھی آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا مین نے کھا
ای نیک سیرت و سره مرد + کان فرومایه گرد کرد و نخورد + حکایت صیاد
اے نیک خصلت خالص مرد کہ اُس کمینے نے جمع کیا اور نہ کھایا ایک شکاری
ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت ماهی بر او غالب آمد
ضعیف کے تئین ایک مچھلی زور آور بیچ جال کے پڑی طاقت نگاہ رکھنے اُسکی نہ رکھتا تھا مچھلی اوپر اُسکے غالب آئی
و دام از دستش ربود قطعه شد غلامی که آبجو آرد + آبجو آمد و غلام ببرد +
اور جال اُسکے ہاتھ سے لے گئی گیا غلام کہ پانی ندی کا لاوے + پانی ندی کا آیا اور غلام کو لے گیا
دام هر بار ماهی آوردی + ماهی این بار رفت و دام ببرد بیت صیاد نه
جال ہر مرتبہ مچھلی کو لاتا تھا مچھلی اس مرتبہ گئی اور جال لے گئی شکاری نہ
هر بار شکاری ببرد + باشد که یکی روز پلنگش بدرد + دیگر صیادان دریغ خوردند
ہر مرتبہ شکار لے جاوے ہو کہ ایک دن چیتا اُسکو پھاڑے دوسرے شکاریوں نے افسوس کھایا
و ملامتش کردند که چنین صیدی در دستت افتاد و ندانستی نگاه داشتن گفت ای برادران چه توان کرد
اور ملامت کی کہ ایسا ایک شکار بیچ جال تیرے کے پڑا نجانا تو نے نگاہ رکھنا کہا اے بھائی کیا سکیے کرنا
مرا روزی نبود و ماهی را همچنین روزی مانده حکمت صیاد بی روزی در دجله نگیرد و ماهی
میرے تئین روزی نہ تھی اور اُسکے تئین بھی ایسی روزی رہی شکاری بے روزی بیچ دجلہ کے نہ پکڑے اور مچھلی
بی اجل بر خشک نمیرد حکایت دست و پا بریده هزار پای را بکشت صاحبدلی
بے موت اوپر خشکی کے نہ مرے ایک ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے نے ایک کھنکھجورے کو مارا ایک صاحبدل
بر او بگذشت و گفت سبحان الله با هزار پای که داشت چون اجلش فرا رسید از بی دست و پای
اوپر اُسکے گذرا اور کہا پاک ہے اللہ ساتھ ہزار پاؤں کے کہ رکھتا تھا جو اجل اُسکی آگے آئی بغیر ہاتھ پاؤں والے سے

گریختن نتوانست **مثنوی** چو آید زپی دشمن جانستان + به بندد اجل پای مرد

بھاگ نہ سکا — جو آوے پیچھے سے دشمن جان لینے والا + باندھے موت پانون مرد

دوان + درماندم که دشمن پیاپی رسید + کمان کیانی نباید کشید **حکایت**

دوڑنے والے کا بیچ اُسدم کے کہ دشمن جلد پہونچا — کمان کیان کی نہ چاہیے کھینچا

ابلهی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری بر سر کسی گفت سعدی

ایک احمق کے تئین دیکھا مین نے موٹا ایک خلعت قیمتی بیچ بدن کے اور گھوڑا تازی نیچے اور ایک چادر مصر کی اوپر سر کے کسی نے کہا اے

چگونه همی بینی این دیبای معلم بر حیوان لا یعلم گفتم **شعر** قَدْ شَابَهَ بِالْوَرٰی

کیونکر دیکھتا ہی تو یہ کپڑا بوٹہ دار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا مین نے تحقیق کہ مانند ہی ساتھ خلقت

حِمَارٌ عِجْلٌ جَسَدٌ لَّہٗ خُوَارٌ + گفته اند یک طلعت زیبا به از هزار خلعت دیبا **قطعه**

گدھے کے گائیکا بچہ ہی اور جسم ہی بغیر روح واسطے اسکے ہی آواز کہا ہی ایک شکل اچھی بہتر ہزار خلعت دیبا کے سے

شریف گر متضعف شود خیال مبند + که پایگاه بلندش ضعیف خواهد بود +

بزرگ اگر ناتوان ہووے خیال مت باندھ — کہ رتبہ بلند اُسکا ضعیف ہووے گا

ور آستانه سیمین بمیخ زر بزند + گمان مبر که یهودی شریف خواهد بود **قطعه**

اور جو چوکھٹ چاندی کی ساتھ میخ زر کے لگادے، گمان مت لیجا کہ یہودی — شریف ہوگا

بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان + مگر دراعه و دستار و نقش بیرونش +

ساتھ آدمی کے نہ سکیے کہنا مانند ہی یہ جانور کے — مگر کمربند اور پگڑی اور نقش باہر اُسکے کا +

بگرد در همه اسباب و ملک و هستی او + که هیچ چیز نه بینی حلال جز خونش **حکایت**

پھر بیچ تمام اسباب اور املاک اور وجود اُسکے کے + کہ کچھ چیز نہ دیکھے گا تو حلال سوائے خون اُسکے کے

دزدی گدائی را گفت شرم نمیداری از برای جوی سیم دست پیش هر لئیم دراز کردن گفت

ایک چور نے ایک فقیر کے تئین کہا شرم نہین کھتا ہی تو واسطے ایک جو چاندی کے ہاتھ آگے ہر کنجوس کے دراز کرنا کہا

بیت دست دراز از پی یک حبه سیم + به که ببرند بدانگی و نیم **حکایت** مشت زنی را

ہاتھ پھیلانا واسطے ایک جو چاندی کے بہتر کہ کاٹین واسطے دمڑی اور آدھی کے دو ٹکڑے + ایک مکا مارنیوالے کے تئین

حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان آمده بود و از حلق فراخ و دست تنگ بجان

نقل کرتے ہین کہ زمانہ مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تھا — اور حلق فراخ اور مفلسی سے عاجز

رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

ہوا گلہ آگے باپ کے لے گیا — اور اجازت چاہی کہ ارادہ سفر کرنے کا رکھتا ہون مگر ساتھ قوت بازو کے

دامن کامی فرا چنگ آرم که بزرگان گفته اند **بیت** فضل و هنر ضایعست تا ننمایند

دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤن مین کہ بزرگون نے کہا ہی — بزرگی اور ہنر ضائع ہی جبتک نہ دکھلاوین

عود بر آتش نهند و مشک بسایند + پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای

عود اوپر آگ کے رکھین مشک گھسین — باپ نے کہا اے لڑکے خیال مشکل سر سے باہر کر اور پانون

قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدنست

صبر کا بیچ دامن سلامت کے کھینچ — کہ عقلمندون نے کہا ہی — دولت نہ ساتھ کوشش کرنے کے ہی

چاره آن کم جوشیدنست **شعر** کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بی فایده

علاج اُسکا کم جوش کرنا ہے — کوئی نہ سکے پکڑنا دامن دولت کا ساتھ زور کے کوشش بے فائدہ ہی

است و سمه بر ابروی کور **فرد** اگر بهر سر موئیت هنر دو صد باشد + هنر بکار نیاید چو بخت بد

خضاب اوپر بھوان اندھے کے — جو بیچ ہر سر بال تیرے کے ہنر دو سو ہووین ہنر بیچ کام کے نہ آوے جو نصیب بد

باشد + پسر گفت ای پدر فواید سفر بسیارست از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب

ہووے لڑکے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت ہین تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدونکا اور دیکھنا عجائبات کا

و شنیدن غرائب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکنت

اور سننا نادرات کا اور سیر شہرون کی اور ہمنشینی دوستونکی اور حاصل کرنا مرتبہ اور ادب کا اور زیادتی دولت و مرتبہ کی

و معرفت یاران و تجربت روزگاران چنانکه سالکان طریقت گفته اند **رباعی**

اور معرفت یارون کی اور آزمانے زمانہ سے جیسا کہ چلنے والون راہ طریقت نے کہا ہے

تا بدکان خانه در گروی + هرگز ای خام آدمی نشوی + برو اندر جهان تفرج کن + پیش از آن روز کز جهان

جبتک بیچ دکان گھر کے گروی تو ہرگز اے کچے آدمی نہووے تو جا بیچ جہان کے خوش ہو کر پہلے اُس دن سے کہ جہان سے

بروی + پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین کہ تو گفتی لبسیار ست ولیکن مسلم پنج
جاوے تو باپ نے کہا اے بیٹے فائدے سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بیحد ہین ولیکن واجب پانچ
طائفہ راست نخستین بازرگانی کہ باوجود نعمت ومکنت وغلامان وکنیزکان وارد و
گروہ کے تئین ہی پہلے اُس سوداگر کے تئین کہ باوجود نعمت اور مال کے اور غلامون اور لونڈیون اور
شاگردان چابک ہر روز بشہرے وہر شب بمقامی وہردم بہ تفرجگاہی از نعیم دنیا
سپاہیون چالاک کے ہر روز بیچ ایک شہر کے اور ہر رات کو بیچ ایک مقام کے اور ہردم بیچ ایک تماشے کی جگہ کے نعمتون دنیا
متمتع قطعہ منعم بکوہ ودشت وبیابان غریب نیست + کانجا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ
برخورداری پایا گیا دولتمند بیچ پہاڑ اور میدان اور جنگل کے مسافر نہین ہی جہان کہین کہ گیا خیمہ مارا اور بارگاہ
ساخت + وانرا کہ بر مراد جہان نیست دسترس + در زادبوم خویش غریب است
بنائی + اور اُس شخص کے تئین کہ اوپر مراد جہان کے نہین ہی دست قدرت بیچ وطن اپنے کے غریب ہے
وناشناخت + دوم عالمی بمنطق شیرین وقوت فصاحت ومایۂ بلاغت ہر جا کہ رود
اور بے پہچان + دوسرے عالم کہ ساتھ گویائی شیرین اور قوت فصاحت اور پونجی علمیت کے جہان کہین جاوے
بخدمت او اقدام نمایند واکرام کنند قطعہ وجود مردم دانا مثال زر طلاست +
بیچ خدمت اُسکی کے پیش آیا کرین اور تعظیم کرین وجود آدمی عقلمند کا مانند سونے کھرے کے ہی +
کہ ہر کجا کہ رود قدر وقیمتش دانند + بزرگزادۂ نادان بشہروا ماند + کہ در دیار غریبش
کہ جس جگہ کہ جاوے مرتبہ اور قیمت اُسکی جانین + بڑے آدمی کا لڑکا نادان بیچ شہر کے عاجز ہے کہ بیچ شہر اور کے اُسکو
بہیچ نستانند + سوم خوبروئی کہ درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند کہ بزرگان گفتہ اند
ساتھ کسی چیز کے نہ لین + تیسرے خوبصورت کہ دل صاحبدلونکا واسطے ملاقات اُسکی کے خواہش کرے کہ بزرگون نے کہا ہے
اندکی جمال بہ از بسیاری مال وگویند روی زیبا مرہم دلہای خستہ است وکلید درہای
تھوڑا جمال بہتر بہت مال سے اور کہتے ہین کہ صورت اچھی مرہم دلون زخمی کا ہے اور کنجی دروازون
بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جا غنیمت شناسند قطعہ شاہد آنجا کہ رود عزت وحرمت بینند
بندکی خواہ مخواہ صحبت اُسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہین معشوق جسجگہ کہ جاوے حرمت اور عزت دیکھے

ور برانند بقہرش پدر ومادر خویش + پر طاؤس در اوراق مصاحف دیدم + گفتم این منزلت
جو نکالدین غصے سے اُسکو باپ اور مان اور رشتہ دار پر مور کا بیچ ورقون مصحفونکے دیکھا مین نے کہا مین یہ مرتبہ
از قدر تو می بینیم بیش + گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالی دارد + ہر کجا پای نہد
اندازے تیرے سے دیکھتا ہون مین زیادہ کہا چُپ رہ کہ جو کوئی ایک صورت رکھتا ہی جہان کہین پانون
دست برارندش پیش قطعہ چون در پسر موافقت ودلبری بود + اندیشہ نیست
رکھے ہاتھ رکھین اُسکے آگے + جو لڑکے مین اتفاق کرنا اور دل لیجانا ہووے + اندیشہ نہین ہے
گر پدر ازوی بری بود + او جوہر ست گو صدف اندر میان مباش + در یتیم را ہمہ کس
جو باپ اُس سے بیزار ہووے + وہ جوہر ہی کہ اندر سیپ کے مت گو تھو + موتی بیمانند کے تئین سب کوئی
مشتری بود + چہارم خوش آوازیکہ بحنجرۂ داؤدی آب از جریان ومرغ از طیران بازدارد
خریدار ہووے + چوتھے خوش آواز کہ ساتھ حلق داؤد علیہ السلام کے پانی چلنے سے اور چڑیان اُڑنے سے باز رکھے
پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند وارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند
پس ساتھ وسیلے اُس بزرگی کے دل مشتاقون کا شکار کرے اور صاحب معنی واسطے ہمنشینی اُسکی کے رغبت کرین
وبانواع خدمت کنند شعر سمعی الی حسن الاغانی + من ذا الذی
اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرین کان میرا طرف خوبی راگ گانیوالے کے + وہ شخص کہ
جس المثانی + قطعہ چہ خوش باشد آواز نرم وحزین + بگوش حریفان مست صبوح
بجاتا ہو دوتارے کے تئین کیا خوب ہووے آواز نرم اور دردناک + بیچ کان یارون مست شراب کے
بہ از روی زیبا ست آواز خوش + کہ این حظ نفس ست وآن قوت روح + یا کمینہ
بہتر منھ اچھے سے ہی آواز اچھی + کہ یہ خوشی نفس کی ہے اور وہ غذا روح کی + یا کمترین پیشے ور
پیشہ وری کہ بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بہر لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند
کہ ساتھ کوشش بازو کے روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمہ کے ضائع نہووے جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے
قطعہ گر بغریبی رود از شہر خویش + سختی ومحنت نبرد پینہ دوز + ور بخرابی فتد از ملک
جو بیچ غریبی کے جاوے شہر اپنے سے + سختی اور محنت نہ لیجاوے جوتیکا سینے والا اور جو ساتھ خرابی کے پڑے ملک

خویش + گرسنه خسپد ملک نیمروز + چنین صفتها که بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت
اپنے سے بھوکا سووے بادشاہ نیمروز کا   ایسی تعریفیں کہ بیان کی میں نے اے بیٹے سفر کے سبب جمعیت
خاطر ست و داعیهٔ طیب عیش و آنکه ازین جمله بی بهره است بخیال باطل در جهان برود و دیگر
خاطر کا ہے اور باعث خوشی زندگانی کا اور وہ کہ ان سب سے بے نصیب ہے ساتھ خیال باطل کے جہان میں جاوے
کسش نام و نشان نشنود قطعه هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست + بغیر مصلحتش
کوئی نام و نشان اُسکا نہ سُنے   وہ شخص کہ گردش نیلی واسطے دشمنی اُسکی کے اُٹھے بغیر مصلحت کے اُسکا
رهبری کند ایام + کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید + قضا همی بردش تا بسوی دانه و
راہ دکھلانا کرے زمانہ + اُس کبوتر کہ پھر آشیانہ نہ دیکھے گا + قضا لیجاتی ہے اُسکو طرف دانے اور
دام + پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسوم ست
جال کے + لڑکے نے کہا اے باپ قول حکیموں کے تئین کیونکر خلاف کروں میں کہ کہا ہے رزق اگرچہ قسمت کیا گیا ہے
باسباب حصول آن تعلق شرط ست و بلا اگرچه مقدر ست از ابواب دخول آن حذر کردن
ساتھ اسباب حاصل ہونے اُسکے کے تعلق شرط ہے اور بلا اگرچہ تقدیر کی گئی ہے مگر مقدموں داخل ہونے اُسکے سے پرہیز کرنا
واجب قطعه رزق هر چند بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درها + ورچه کس بی
واجب ہے   رزق اگرچہ کتنے ہی بے شبہ پہونچے + شرط عقل کی ہے ڈھونڈھنا دروازوں سے اگرچہ کوئی بے
اجل نخواهد مرد + تو مرو در دهان اژدرها + درینصورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر ژیان
موت نہ مرے گا + تو مت جا بیچ منہ اژدہے کے + بیچ اس صورت کے کہ میں ہوں ساتھ ہاتھی دوڑنیوالے کے ماروں میں اور ساتھ
پنجه در افگنم پس مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم که ازین بیش طاقت بینوایی
پنجہ کروں میں پس مصلحت وہ ہے اے باپ کہ سفر کروں میں کہ اس سے زیادہ طاقت بے سامانی کی
نمی آرم قطعه چون مرد بر افتاد ز جای و مقام خویش + دیگر چه غم خورد همه آفاق
نہیں لا سکتا ہوں میں   جو مرد گرا جگہ اور مقام اپنے سے   پھر کیا غم کھاوے تمام دنیا
جای اوست + شب هر توانگری بسرایی همی روند + درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست +
جگہ اُس کی ہے   رات کو تمام دولتمند بیچ ہر کسی سرا کے جاتے ہیں فقیر کو جہاں کہیں کہ رات آئی گھر اُسکا ہے

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت
یہ کہا اور باپ کے تئین رخصت کیا اور دعا چاہی   اور روانہ ہوا اور دل اپنے سے کہتا تھا
شعر هنرور چو بختش نباشد بکام + بجائی رود کش ندانند نام + تا برسید
ہنرمند جو نصیب اُسکا نہو بیچ کام کے جہان کہیں جاوے کوئی اُسکا نہ جانے نام تو پہونچا
بر کنار آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش بفرسنگ میرفت
اوپر کنارے پانی کے کہ پتھر صدمے اُسکے سے اوپر پتھر کے آتا تھا اور شور اُسکا کوسوں تک جاتا تھا
بیت سهمگین آبی که مرغ آبی در و ایمن نبودی + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش
دہشت ناک وہ دریا کہ مرغ آبی بیچ اُسکے بیدھڑک نہیں رہتی تھی چھوٹی سی لہر چکی کا پتھر کنارے اُسکے سے
در ربودی + گروهی مردمان را دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته
لیجاتی تھی ایک گروہ آدمی کے تئین دیکھا ہر ایک ساتھ ریزہ زر کے کشتی میں بیٹھے ہوئے اور اسباب سفر کا باندھے ہوئے
جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا بر گشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند
جوان کے تئین ہاتھ بخشش کا بندھا تھا زبان تعریف کی کھولی جتنا کہ زاری کی دستداری نہ کی
ملاح بیمروت ازو بخنده برگردید و گفت شعر بی زر نتوانی که کنی با کس زور +
ملاح بے مروت اُس سے ساتھ ہنسی کے پھرا اور کہا + بے زر نہیں سکتا ہے تو کہ کرے تو اوپر کسی کے زور + اور جو زر
ور زر داری بزور محتاج نه + شعر زر نداری نتوان رفت بزور از دریا + زور ده مرده
رکھتا ہے تو ساتھ زور کے محتاج نہیں ہے + تو زر نہیں رکھتا ہے تو نہ سکیے جانا ساتھ زور کے دریا سے + زور دس مرد کا کیا
باشد زر یک مرد بیار + جوان را دل از طعنهٔ ملاح بهم بر آمد خواست که ازو انتقامی کشد کشتی
ہووے زر ایک مرد کا لاؤ + جوان کے تئین دل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اُس سے ایک بدلا کھینچے کشتی
رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ
گئی تھی آواز دی   اور کہا جو ساتھ اس جامہ کے کہ پہنے ہوں میں قناعت کرے تو افسوس
نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید بیت بدوزد شره دیدهٔ هوشمند + در آرد
نہیں ہے ملاح نے طمع کی اور کشتی پھر پھیری   سیوے حرص دیدہ ہوشمند کا لاتی ہے

طمع مرغ و ماہی بہ بند + چندانکہ ریش و گریبانش بدست جوان افتاد و بخود در کشید
طمع مرغ اور مچھلی کو بیچ قید کے یہانتک کہ ڈاڑھی اور گریبان اُسکا بیچ ہاتھ جوان کے پڑا اور طرف اپنے کھینچا
و بیمحابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنین درشتی دید پشت بگردانید
اور بے ملاحظہ ٹھونکا یار اُسکا کشتی سے باہر آیا کہ مدد کرے ایسی سختی دیکھی پیٹھ پھیری
جز آن چارہ ندید کہ با او بمصالحت گرایند و باجرت کشتی مسامحت نمایند مثنوی
سوا اُسکے علاج نہ دیکھا کہ اُسکے ساتھ صلح کرنے کی خواہش کریں اور بیچ مزدوری کشتی کے نرمی کریں
چو پرخاش بینی تحمل بیار + کہ سہلے بہ بندد در کارزار + بشیرین زبانی و لطف و خوشی
جو لڑائی دیکھے تو بردباشت لا تو + کہ سہج سے باندھے دروازہ لڑائی کا + ساتھ شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی کے
توانی کہ پیلے بموئی کشی + لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز + نبرد قز نرم را تیغ تیز بعذر
سکے تو کہ ایک ہاتھی کو ساتھ ایک بال کے کھینچے تو نرمی کر اُس جگہ کہ دیکھے تو لڑائی + نہ کاٹے حلقہ نرم کو تلوار تیز +
ماضی بقدمش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند و
عذر اگلے کے بیچ قدم اُسکے کے گرے اور بوسے کتنے ساتھ منافقت کے اوپر سر اور آنکھ اُسکے کے دیے پس کشتی میں لائے
روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارت یونان کہ در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے
اور روانہ ہوئے تو پہونچے برابر ایک ستون کے عمارت یونان سے کہ بیچ پانی کے نصب تھا ملاح نے کہا کشتی کے تئیں ایک خلل
ہست یکی از شما کہ زور آور تر ست باید کہ برین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم
ہے ایک تم میں سے کہ زور اور زیادہ ہووے چاہیئے کہ اوپر اس ستون کے جاوے اور رسی کشتی کی پکڑے تو درستی کشتی کی کریں ہم
جوان بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزردہ نیندیشید و قول حکما کہ گفتہ اند ہر کرا
جوان نے ساتھ غرور دلاوری کے کہ بیچ سر کے رکھتا تھا دشمن آزردہ ہوئے سے نہ اندیشہ کیا اور قول حکیموں کا کہ کہا ہے جس کسی کے تئیں
رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش
رنج بیچ دل کے پہونچایا تو نے اگر پیچھے اُسکے سو خوشی پہونچاوے تو بدلے اُس رنج ایک اُسکے سے بے ڈر مت ہو
کہ پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند بیت چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش
کہ نوک تیر کی گھاؤ سے باہر آوے اور آزار بیچ دل کے رہے کیا خوب کہا یکتاش نے صاحب چوڑی دار سپاہی کے

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش قطعہ مشو ایمن کہ تنگدل گردی + چون ز دستت
جو دشمن کو رنجیدہ کیا تو نے بیخوف مت ہو مت ہو بیڈر کہ تنگدل ہووے تو جو ہاتھ تیرے سے
دلی بتنگ آید + سنگ بر بارۂ حصار مزن + کہ بود کز حصار سنگ آید + چندانکہ مقود کشتی
کوئی دل آزردہ ہووے + پتھر اوپر دیوار قلعہ کے مت مار کسواسطے کہ مقرر ہی کہ قلعہ سے پتھر آویگا یہانتک کہ رسی کشتی
بر ساعد بپیچید و بر بالای ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند
کی اوپر پہونچے کے لپیٹی اور اوپر ستون کے گیا ملاح نے باگ یعنی رسی ہاتھ اُسکے سے توڑائی اور کشتی ہنکائی
بیچارہ متحیر بماند روزی دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب
بیچارہ حیرت کیا گیا رہا روز دو بلا اور محنت کھینچی اور سختی دیکھی تیسرے دن نیند نے گریبان اُسکا پکڑا اور بیچ پانی کے
انداخت بعد از شبا روزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے ماندہ بود برگ درختان
ڈالا پیچھے ایک رات اور دن اوپر کنارے کے پڑا زندگی اُسکی سے ایک تھوڑی جان باقی رہی تھی پتے درختوں کے
خوردن گرفت و بیخ گیاہان برآوردن تا اندکی قوت یافت سر در بیابان نہاد و میرفت تا تشنہ
کھانا پکڑا اور جڑ گھاسوں کی نکالنا پکڑیں تو تھوڑی سی قوت پائی سر بیچ جنگل کے رکھا اور جاتا تھا یہانتک کہ پیاسا
و بیطاقت شد بر سر چاہے رسید کہ قومی برو گرد آمدہ شربت آب بہ پشیزی ہمی آشامیدند
اور بیطاقت ہوا اوپر سر ایک کنوئیں کے پہونچا اُس حال میں کہ ایک قوم اوپر اُسکے جمع آئی شربت پانی کا ساتھ ایک پیسے کے
جوان را پشیزی نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز
جوان کے تئیں ایک کوڑی نہ تھی طلب کیا اور بیچارگی ظاہر کی مہربانی اُسپر نہ لائے ہاتھ ظلم کا دراز
کرد و تنی چند را فرو کوفت مردان غلبہ کردند و بیمحابا بزدندش مجروح شد قطعہ
کیا اور تن کتنوں کے تئیں ٹھونکا مردوں نے غلبہ کیا اور بے محابا مارا اُسکو بدن پھوٹ گیا
پشہ چو پر شد بزند پیل را + با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست + مورچگان را چو بود
مچھر جو متفق ہوں مارتے ہیں ہاتھی کے تئیں + باوجود تمام مردی اور دبدبہ کے کہ وہ ہے چیونٹیوں کے تئیں جو ہووے اتفاق شیر
اتفاق + شیر ژیان را بدرانند پوست + بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت شبانگہ رسیدند بمقامیکہ
غصہ ور کے تئیں پھاڑ ڈالیں چمڑا + ساتھ حکم ضرورت کے پیچھے قافلہ کے پڑا اور گیا رات کے وقت پہونچے بیچ اُس جگہ کے کہ

از دزدان پُرخطر بود کاروانیان را دید لرزه بر اندام افتاد دل بر ہلاک نهاده
چوروں سے خطرناک تھی قافلے والوں کے تئین دیکھا کانپنا اوپر بدن کے پڑا اور دل اوپر ہلاک کے رکھا
گفت اندیشه مدارید که درینمیان یکی منم که تنها پنجاه مرد را جواب گویم دیگر جوانان
کہا اندیشہ نرکھو بیچ اس درمیان کے ایک مین ہون کہ اکیلے پچاس آدمیوں کے تئین جواب دونگا اور دوسرے جوان
یاری کنند این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی
مدد کرین یہ کہا اور آدمی قافلے کے ساتھ کلہ زنی اُسکے سے خوش دل ہوے اور ساتھ صحبت اُسکی کے خوشی
کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود
کی اور کھانے اور پینے کی مدد واجب جانی جوان کے تئین آگ پیٹ کی نے بلندی پکڑی تھی
دهقان طاقت از دست رفته لقمهٔ چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب
اور ہاگ طاقت کی ہاتھ سے گئی تھی لقمے کتنے سر بھوک سے کھانا کیے اور ایک دم کتنے پانی بیچ
دری آن آشامید تا دیو درونش بیارمید و بخفت پیرمردی جهاندیده دران کاروان بود
پیچھے اُسکے کے پیا تو دیو درونہ اُسکے نے آرام کیا اور سو رہا ایک پیرمرد جهاندیده بیچ اُس قافلے کے تھا
گفت ای جماعت من ازین بدرقهٔ شما اندیشناکم بیش از انکه از دزدان چنانکه
کہا اے گروه مین اس راہبر تمھارے سے اندیشہ کرنے والا ہون زیادہ اُس سے چوروں سے جیساکہ
حکایت کنند غریبی را درمی چند گرد آمده بود و شب از تشویش لوریان در خانه
نقل کرتے ہین ایک غریب کے تئین درم کتنے جمع آگئے تھے اور رات کو فکر اور پریشانی لوریون کے بیچ گھر کے
نمی خفت یکی را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهائی بدیدار وی منصرف
نہین سوتا تھا ایک تئین دوستوں کے نزدیک اپنے بلایا تو وحشت تنہائی کی بسبب دیدار اُسکے کے پھرتا
کندشی چند در خدمت او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد
کرے بات کتنی بیچ صحبت اُسکے کے تھا یہانتک کہ اوپر درموں اُسکے کے خبر پایا لیگیا اور کھایا
و سفر کرد بامدادان دیدند غریب را گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای ترا
اور سفر کیا صبحکو دیکھا غریب کو روتے ہوے اور ننگا کسی نے کہا حال کیا ہے شاید اُن درموں تیرے کو

دزد برد گفت لا و الله بدرقه برد **قطعه** هرگز ایمن ز یار ننشستم + تا بدانستم
چور لیگیا کہا نہین قسم خدا کی ساتھی لے گیا ہرگز بیخوف ساتھی سے نہ بیٹھا مین جب سے جانا مین نے
آنچه عادت اوست + زخم دندان دشمنان تیز است + که نماید بچشم مردم دوست
جو کچھ خواسکی ہو زخم دندان دشمنوں کا تیز ہے کہ دکھائے بیچ آنکھ آدمیوں کے دوست
چه دانید که اگر اینهم از جملهٔ دزدان است بعیاری درمیان ما تعبیه شده تا بوقت فرصت
کیا جانتے ہو تم کہ یہ بھی سب چوروں سے ہو ساتھ عیاری کے درمیان ہمارے پوشیدہ ہوا تو بیچ وقت فرصت کے
یاران را خبر کند مصلحت آن بینیم که مر این خفته را بگذاریم و رخت برداریم جوانان را
یارونکے تئین خبر کرے مصلحت وہ دیکھتا ہون کہ خاص اس سوئے ہوئے کے تئین چھوڑین ہم اور اسباب اُٹھاوین ہم جوانوں کو
پند پیر استوار آمد و مهابتی از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را
نصیحت بڈھے کی پسند آئی اور ایک دہشت مشت زن سے بیچ دل کے پکڑی اور اسباب اُٹھایا اور جوان کے تئین
خفته بگذاشتند آنگه خبر یافت که آفتابش در کتف تافت سر برآورد کاروان رفته دید
سوتا چھوڑا اُسوقت خبر پائی کہ آفتاب اُسکے مونڈھے پر چمکا سر اُٹھایا قافلہ گیا دیکھا
بیچاره بسی بگردید ره بجائی نبرد و تشنه و بینوا روی بر خاک و دل بر ہلاک
بیچارہ بہت پھرا راہ ٹھکانے نہ لے گیا اور پیاسا اور بے توشہ مُنھ اوپر خاک کے اور دل اوپر ہلاک کے
نهاده میگفت **شعر** مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِی دَقَّ مَا اَلعِیْسُ + مَا لِلغَرِیْبِ سِوَی
رکھے ہوے کہتا تھا کون ہے وہ شخص کہ بات کرے میرے تئین چلا لانکا اونٹ بے مہار ویے گئے نہین ہے واسطے
الغَرِیْبِ اَنِیْسٌ **فرد** درشتی کند بر غریبان کسی + که نابوده باشد بغربت
مسافر کے دوست سختی کرے اوپر مسافروں کے وہ شخص کہ نرہا بیچ مسافرت کے بہت
البسی مسکین درین سخن بود که پادشه پسری بصید از لشکریان دور افتاده بود و بالای
غریب بیچ اس بات کے تھا کہ ایک بادشاہ کا بیٹا واسطے شکار کے لشکریوں سے دور پڑا تھا اور اوپر
سرش ایستاده همی شنید و در هیأتش می نگریست صورت ظاهرش پاکیزه بود و صورت
سر اسکے کھڑا سنتا تھا اور بیچ شکل اُسکی کے دیکھتا تھا صورت ظاہر اُسکی پاکیزہ تھی اور صورت

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه چون افتادی برخی از آنچه بر سر او رفته بود
حال اسکا پریشان پوچھا کہاں کا رہنے والا ہو تو اور بیچ اسجگہ کے کیونکر پڑا تو ایک تھوڑا سا جو کچھ اوپر سر اُسکے کے گیا تھا
اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے
پھر کہنا شروع کیا پادشاہزادے کے تئیں اوپر حال تباہ اُسکے کے مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک
باوے فرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت
صاحب اعتبار کو ساتھ اُسکے بھیجا تو بیچ شہر اپنے کے پھر آیا باپ نے ساتھ دیکھنے اُسکے کے خوشی کی اور اوپر سلامت
حالش شکر گفت شبانگه از آنچه بر سر او رفته بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای
حال اُسکے کے شکر گذارات کے وقت جو کچھ اوپر سر اُسکے کے گیا تھا حالت کشتی کی اور ظلم ملاح کا اور سختی
روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر همیگفت پدر گفت ای پسر
دہقانیوں کے سے اوپر سر کنوئیں کے اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کے باپ سے کہتا تھا باپ نے کہا اے بیٹے
نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجه شیری شکسته
نکہا تھا میں نے وقت جانے کے کہ مفلسون کے تئیں ہاتھ دلیری کا بندھا ہے اور پنجہ شیری کا ٹوٹا
چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور + جوی زر بهتر از هفتاد من زور + پسر
کیا خوب کہا اُس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ستر من زور سے بیٹے نے
گفت ای پدر هر آئینه تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی
کہا تحقیق یہ ہو کہ جب تک رنج نہ لیجاوے تو گنج نہ اٹھاوے تو اور جبتک جان بیچ خطرے کے نہ رکھے تو اوپر دشمن کے فتح نہ پاوے تو
و تا دانه پریشان نکنی خرمن برنگیری نه بینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت
اور جبتک دانہ پریشان نہ کرے تو خرمن نہ اٹھاوے تو نہیں دیکھتا ہے تو ساتھ تھوڑے رنج کے کہ لیگیا میں کیا حاصل کرنا خوشی کا
کردم و به نیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم بیت گرچه بیرون ز رزق نتوان
کیا میں نے اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کھایا میں نے کسقدر شہد لایا میں اگرچہ باہر رزق سے نہ سکیے
خورد + در طلب کاهلی نباید کرد + غواص گر اندیشه کند کام نهنگ + هرگز نکند در
کھانا بیچ طلب کے سستی نچاہیئے کرنا غوطہ لگانیوالا جو اندیشہ کرے تالو نہنگ کا ہرگز نہ کرے موتی

گرانمایه بچنگ + آسیا زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران میکند ق
بھاری قیمت کا بیچ ہاتھ کے چکی کا نیچے کا پٹ خواہ مخواہ برداشت بوجھ بھاری کی کرتا ہے
چه خورد شیر شرزه در بن غار + باز افتاده را چه قوت بود + گر تو در خانه صید
کیا کھاوے شیر سست بیچ جڑ غار کے + باز عاجز کے تئیں کیا خوراک ہووے + اگر تو بیچ گھر کے شکار
خواهی کرد + دست و پایت چو عنکبوت بود + پدر گفت پسر را در این نوبت
چاہے کرنا + ہاتھ اور پانوں تیرے مانند مکڑی کے ہووین باپ نے لڑکے کے تئیں کہا تیرے تئیں بیچ اس نوبت کے
فلک یاوری کرد و اقبال رهبری صاحب دولتی بتو رسید و بر تو ببخشائید و کسر
آسمان نے مدد کی اور اقبال نے راہ لیجانا کہ صاحب دولت طرف تیرے پہونچا اور اوپر تیرے رحم کیا اور شکستگی
حالت را به تفقدی جبر کرد چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد بیت صیاد نه
حال تیرے کی ساتھ مہربانی کے جوڑنا کیا ایسا اتفاق نادر پڑتا ہے اور اوپر نادر کے حکم نہ سکیے کرنا شکاری نہ
هر بار شغالی ببرد + باشد که یکی روز پلنگش بدرد + چنانکه یکی از ملوک پارس نگینی گرانمایه
ہر بار گیدڑ کو لیجاوے ہووے کہ ایک دن چیتا اسکو پھاڑ ڈالے + ایسا ہی ایک بادشاہوں پارس کے تئیں ایک نگینہ
در انگشتری بود باری بحکم تفرج با تنی چند خاصان بمصلای شیراز بیرون رفت فرمود
بیش قیمت انگوٹھی کے تھا ایکبار بسبب تماشے کے ساتھ تن کتنوں کے خاص لوگوں کے بیچ عیدگاہ شیراز کے باہر گیا فرمایا تو
تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند تا هر که تیر از خانه انگشتری بگذراند خاتم او را
انگوٹھی کے تئیں اوپر گنبد عضد کے لٹکایا تو جو کوئی کہ تیر حلقہ انگوٹھی سے گذرا لے انگوٹھی اُسکے تئیں
باشد اتفاقاً چار صد حکم انداز که در خدمت وی بودند جمله خطا کردند مگر کودکی که بر بام باطی ببازیچه
ہووے اتفاقاً چار سو تیرانداز کہ بیچ خدمت اُسکی کے تھے سب نے خطا کی مگر ایک لڑکا کہ اوپر کوٹھے ایک سرائے کے ساتھ کھیل کے
تیر از هر طرف می انداخت باد صبا تیر او را از حلقه انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت
تیر ہر طرف ڈالتا تھا پروائی نے تیر اُسکے کے تئیں حلقہ انگوٹھی سے گذرایا خلعت اور نعمت پائی انگوٹھی اُسکو
خاتم بوی ارزانی داشت آورده اند که پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تا رونق
بخشنا رکھی کہتے ہیں کہ لڑکے نے تیر اور کمان کے تئیں جلایا کہا کس لیے ایسا تو نے کیا کہا تو رونق

نخستین برجای بماند **قطعہ** گہ بود کز حکیم روشن رای + بر نیاید درست تدبیری
پہلی اوپر جگہ کے رہے — کبھی ہو کر حکیم روشن عقل سے — بر نہین آتی ہو درست ایک تدبیر
گاہ باشد کہ کودک نادان + بغلط بر ہدف زند تیری **حکایت** درویشی
کبھی ہوتا ہو کہ ایک لڑکا بے شعور غلطی سے اوپر نشانے کے مارتا ہے ایک تیر ایک فقیر کے تئین
شنیدم کہ بغاری در نشستہ بود و در بروی از جہان بستہ و ملوک و اغنیا را در چشم ہمت
سُنا مین نے کہ بیچ ایک غار کے بیٹھا تھا اور دروازہ اوپر مُنھ کے جہان سے بند کیا اور بادشاہون اور تونگرون کے تئین بیچ آنکھ ہمت اُسکی کے
او شوکت و ہیبت نماندہ **قطعہ** ہر کہ بر خود در سوال کشاد + تا بمیرد نیازمند بود
دبدبہ اور ہیبت نرہی — جس شخص نے اوپر اپنے دروازہ سوال کا کھولا تا مرگ محتاج ہوگا۔
آز بگذار و پادشاہی کن + گردن بی طمع بلند بود + یکے از ملوک آن طرف
حرص کو چھوڑ اور بادشاہی کر + گردن بے طمع کی بلند ہووے + ایک نے بادشاہون اُس طرف کے سے
اشارت کرد کہ توقع بکرم و اخلاق مردان چنین است کہ یکی با ما بنان و نمک
اشارہ کیا کہ امید ساتھ کرم اور اخلاق مردون کے ایسی ہو کہ ایک مرتبہ ساتھ ہمارے روٹی اور نمک سے
موافقت کنند شیخ رضا داد بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت است دیگر روز ملک بعذر
موافقت کرین راضی ہوا بحکم اسبات کے قبول کرنا دعوت کا حکم پیغمبر کا ہی دوسرے روز بادشاہ واسطے عذر
قدومش رفت عابد برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غائب شد یکے
آنے اُسکے کے گیا عابد کودا اور بادشاہ کو گود مین لیا — اور مہربانی کی اور تعریف کی جو غائب ہوا ایک
از جماعت پرسید شیخ را کہ چندین ملاطفت امروز کہ با پادشہ کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدیم
نے جماعت سے پوچھا شیخ کو کہ اتنی مہربانی آج کے دن کے ساتھ بادشاہ کے کی تو نے خلاف عادت تھی اور دوسرا کبھی نہ دیکھا تھا
گفت نشنیدی آنکہ از صاحبدلان گفتہ است **فرد** ہر کرا بر سماط بنشستی + واجب
کہا نہ سُنا تو نے وہ ایک نے صاحبدلون سے کہا ہو — جس کسی کے تئین اوپر فرش خوان کے بیٹھا واجب
آمد بخدمتش برخاست **مثنوی** گوش تواند کہ ہمہ عمر وی + نشنود آواز دف و چنگ و نی
آیا بیچ خدمت اُسکی کے اُٹھنا — کان سکتے ہین کہ تمام عمر اپنی + نہ سنین آواز دف — اور چنگ اور نے کی

دیدہ شکیبد ز تماشای باغ | بی گل و نسرین بسر آرد دماغ | گر نبود بالش آگندہ پر
دیدہ صبر کرے تماشے باغ کے سے | بغیر گل اور نسرین کے گذرا سکتا ہی دماغ | جو نہووے تکیہ بھرا ہوا پر سے
خواب تواں کرد حجر زیر سر | ور نبود دلبر ہمخوابہ پیش | دست توان کرد در آغوش خویش
خواب سکیے کرنا پتھر نیچے سر کے | اور جو نہووے دلبر ہمخوابہ آگے | ہاتھ سکیے کرنا بیچ بغل اپنی کے

دین شکم بی ہنر و پیچ پیچ | صبر ندارد کہ بسازد بہیچ
یہ پیٹ بے ہنر اور پیچ در پیچ | صبر نہ رکھے کہ موافقت کرے ساتھ نہ ہونے کے

باب چہارم در فوائد خاموشی

باب چوتھا — بیچ فائدون چپ رہنے کے
حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمدہ
ایک کے تئین دوستون سے کہا مین نے روکنا بات کہنے سے مجھکو بسبب اُسکے اختیار آیا
است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان
ہو کہ اکثر وقتون — بیچ بات کے نیک و بد اتفاق پڑتا ہو — اور دیدہ دشمنون کا سواے اوپر
جز بر بدی نمی آید گفت دشمن آن بہ کہ نیکی نہ بیند **شعر** وَاَخُوا العَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ
بدی کے نہین آتا ہی کہا دشمن وہ بہتر کہ نیکی نہ دیکھے — اور بھائی دشمنی کا نہین گذرتا ہی طرف
بِصَالِحٍ اِلَّا وَیَلْمِزُہٗ بِکِذَّابٍ اَشِرٍ **شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است
صالح کے مگر حالیکہ عیب کرتا ہی اُسکے تئین ساتھ دروغ بہت بد — ہنر بیچ آنکھ دشمنی کے زیادہ عیب ہی
گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است **بیت** نور گیتی فروز چشمہ ہور
گل ہی سعدی اور بیچ آنکھ دشمنون کے کانٹا ہی + نور دنیا کا روشن کرنے والا چشمہ آفتاب کا
زشت باشد بچشم موشک کور **حکایت** بازرگانی را ہزار دینار خسارت افتاد
زبون ہووے بیچ آنکھ چمگادڑ کے — ایک سوداگر کے تئین ہزار دینار ٹوٹا پڑا
پسر را گفت نباید کہ با کسی این سخن در میان نہی گفت ای پدر فرمان تراست
بیٹے کے تئین کہا نچاہیے کہ ساتھ کسی کے اس بات کو درمیان مین رکھے تو کہا اے باپ حکم تیرے تئین ہی

نگویم ولیکن مرا بر فائدہ این مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان داشتن چیست گفت
نہ کہوں مین ولیکن چاہیئے کہ میرے تئین اوپر فائدے اُسکے کے خبر کرے تو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکھنے کے کیا ہے

تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ **شعر** مگوانده خویش با
تو مصیبت دونہون ایک نقصان مال کا اور دوسرے طعنہ زنی ہمسایون کی مت کہہ غم اپنا ساتھ

دشمنان کہ لاحول گویند شادی کنان **حکایت** جوانی خردمند از فنون فضائل
دشمنوں کے کہ لاحول کہین خوشی کرتے ہوئے ایک جوان دانشمند فنون فضیلتوں سے

حظی وافر داشت وطبعی نافر چنانکہ در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن
نصیبہ بہت رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرنے والی جیساکہ بیچ محفلوں دانشمندوں کے بیٹھتا زبان بات کی

بربستے بارے پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچہ دانی بگوی گفت ترسم از آنچہ ندانم
بند کرتا ایکبار باپ نے اُسکو کہا اے لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہی تو کہہ کہا ڈرتا ہوں مین اُس چیز سے کہ نجانوں مین

بپرسند و شرمساری برم **قطعہ** آن شنیدی کہ صوفی میکوفت + زیر نعلین خویش
پوچھین اور شرمندگی لیجاؤں مین + وہ سُنا تونے کہ ایک صوفی ٹھونکتا تھا نیچے جوتیوں اپنی کے

میخی چند + آستینش گرفت سرہنگی + کہ بیا نعل بر ستورم بند **فرد** نگفتہ ندارد کسی با تو کار +
میخین کتنی آستین اُسکی پکڑتی ایک سپاہی نے کہ آ نعل اوپر بیل میرے کے باندھ نہ کہا ہوا نہ رکھے کوئی ساتھ تیرے کام

ولیکن چو گفتی دلیلش بیار **حکایت** عالمی معتبر را مناظرہ افتاد با یکی از ملاحدہ لعنہم اللہ
اور لیکن جو کہا تونے دلیل اُسکی لاؤ ایک عالم معتبر کے تئین لڑائی پڑی ساتھ ایک کے کافروں سے لعنت کرے

علی کل واحد منہم و بحجت از وبرنیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین
اللہ اوپر ہر ایک کے ایک ایک پر اور حجت مین اُس سے سر بر نہوا عاجز ہوا اور پھر اکسی نے کہا تیرے تئین ساتھ اتنے

فضل و ادب کہ داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من در قرآنست و حدیث و گفتار
فضیلت اور آداب کے کہ رکھتا ہو تو ساتھ ایک بیدین کے دلیل نرہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہی اور حدیث

مشائخ و او بدینہا معتقد نیست و نمیشود مرا شنیدن کفر او بچہ کار آید **بیت**
بزرگونکی اور وہ ساتھ ان باتوں کے معتقد نہین ہی اور نہین سنتا ہی اور میرے تئین سننا کفر اُسکے کا کس کام آوے

آنکس کہ بہ قرآن و خبر زو نرہی + آنست جوابش کہ جوابش ندہی **حکایت**
وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کے اُس سے نچھوٹے تو وہی جواب اُسکا کہ جواب اُسکو نہ دے تو

جالینوس ابلہی را دید دست در گریبان دانشمندی زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر این
جالینوس حکیم نے ایک احمق کے تئین دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانا کے ڈالے ہوئے اور بیحرمتی کرتا تھا کہا اگر یہ

دانا بودی کار او بنادان بدینجا نرسیدی **مثنوی** دو عاقل را نباشد کین و پیکار +
دانا ہو نوبت اُسکی ساتھ احمقوں کے یہانتک نہ پہونچتی دو دانا کے تئین نہووے لڑائی اور لڑائی +

نہ دانائی ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید + خردمندش بنرمی دل بجوید +
نہ کوئی دانا لڑے ساتھ ہلکے کے + جو نادان وحشت سے سخت کہے دانا اُسکی محبت سے دلداری کرے +

دو صاحبدل نگہدارند موئی + ہمیدون سرکشی و آزرم خوئی + وگر از ہر دو جانب
دو صاحبدل نگاہ رکھین ایک بال اسطرح ایک سرکش اور لڑائی ڈھونڈھنیوالا اور جو دونوں طرف جاہل ہین

جاہلانند + اگر زنجیر باشد بگسلانند + یکی را زشت خوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای
جو زنجیر ہووے توڑین ایک کے تئین ایک بدخونے گالی دی برداشت کی اور کہا اے

نیک فرجام + بتر زانم کہ خواہی گفت آنی + کہ دانم عیب من چون من ندانی **حکایت**
نیک بخت بدتر اُس سے ہون کہ کہے تو کہ وہ ہی تو کہ جانتا ہوں مین عیب میرا مانند میرے نہین جانتا ہے تو

سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالی بر سر جمعی سخن گفتی کہ لفظی مکرر نکردی و اگر
سحبان وائل کے تئین بیچ فصاحت کے بے نظیر رکھا ہی بسبب اُسکے کہ ایکسال برروا ایک جماعت کے بات کہتا کہ ایک

ہمان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جملہ آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست
اسی لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت اور کے کہتا اور سب ادبوں ہمنشینی بادشاہ سے ایک یہ ہی

مثنوی سخن گرچہ دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس
بات اگرچہ دلبند اور میٹھی ہووے لائق سچ ماننے اور تعریف کے ہووے جو ایک بار کہا تونے مت کہہ پھر

کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس **حکایت** یکی را از حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسی بجہل خود
کہ حلوا جو ایکبار کھایا اور بس ایک کے تئین حکیموں سے سُنا مین نے کہ کہتا تھا ہرگز کسی نے اوپر جہالت اپنی کے

اقرار نکرده است مگر آنکس کہ چون دیگری در سخن باشد ہمچنان تمام ناگفتہ سخن آغاز
اقرار نہین کیا ہے مگر وہ شخص کہ جو اور بیچ بات کہنے کے ہووے ویساہی تمام نہ کہی ہوئی بات شروع

کند **مثنوی** سخن را سرست ای خردمند و بن + میاور سخن در میان سخن + خداوند تدبیر و
کرے بات کے تئین سرہے اے دانا اور جڑ بیٹ لاؤ بات درمیان بات کے صاحب تدبیر اور

فرہنگ و ہوش + نگوید سخن تا نہ بیند خموش **حکایت** تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را
دانائی اور ہوش کا نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ + کتنے ایک لوگون نے خادمون بادشاہ محمود سے کہا حسن میمندی کو

کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید
تئین بادشاہ نے آجکے دن کیا کہا تجھسے بیچ فلان مصلحت کے کہا تم پر بھی چھپا نہ رہے کہا جو کچھ کہ ساتھ تیرے کہے

با مثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید **بیت**
ہم جیسون کو کہنا روا نہ رکھے کہا ساتھ اعتبار اس بات کے جانے کہ نکہوں میں پس کس واسطے پوچھتے ہو تم

نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت + بسر شاہ سر خویشتن نشاید باخت **حکایت**
نہ ہر بات کہ نکلے کہے اہل معرفت بیچ بھید بادشاہ کے سر اپنا نہ چاہیے کھیلنا

در عقد بیع سرائی متردد بودم جہودی گفت بخر کہ من از کدخدایان این محلت ام وصف
بیچ فکر مول لینے ایک گھر کے فکرمند تھا مین ایک کافر نے کہا کہ مین صاحبون اس محلے سے ہون مین تعریف

این خانہ چنانکہ ہست از من بپرس ہیچ عیبی ندارد گفتم آنکہ بجز تو ہمسایہ منی
اس گھر کی جیسا کہ ہے مجھسے پوچھ کچھ عیب نہین رکھتا ہے کہا مین نے سوائے اسکے کہ تو ہمسایہ میرا ہے تو

قطعہ خانہ را کہ چون تو ہمسایہ ست + دہ درم سیم کم عیار ارزد + لیکن امیدوار باید بود
جس گھر کے تئین کہ مانند تیرے ہمسایہ ہے دس درم چاندی کم قیمت مول ہووے لیکن امیدوار چاہیے رہنا

کہ پس از مرگ تو ہزار ارزد **حکایت** یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنای بر وخواند
کہ پیچھے مرنے تیرے کے ہزار کو سستا ہے ایک شاعرون سے آگے امیر چورون کے گیا اور تعریف اوپر اسکے پڑھی

فرمود تا جامہ را از وبدر کردند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگان در قفای وی افتادند خواست
فرمایا تو جامے کے تئین اس سے باہر کیا غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تھا کتے پیچھے اسکے پڑے چاہا

خواست تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند زمین یخ گرفتہ بود عاجز شد گفت
چاہا تو ایک پتھر اٹھاوے اور کتون کے تئین دور کرے بیچ زمین پر برف جمی تھی عاجز ہوا کہا

اینچہ حرامزادہ مردمانند سگان را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزدان از غرفہ بدید
یہ کیا حرامزادے لوگ ہین کتون کے تئین کھولا ہے اور پتھرون کو باندھا امیر چورون کے نے بالاخانہ سے دیکھا

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواہ گفت جامہ خود میخواہم اگر
سنا اور ہنسا اور کہا اے شاعر مجھسے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہون مین

انعام فرمائی **ع** رَضِینَا مِن نَوَالِکَ بِالرَّحِیلِ **بیت** امیدوار بود آدمی بخیر
جو بخشش فرمائے تو راضی ہوے ہم عوض بخشش تیرے کے ساتھ کوچ کے امیدوار رہووے آدمی ساتھ نیکی

کسان + مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان + سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامہ
آدمیون کی میرے تئین ساتھ نیکی تیری کے امید نہین ہے بد مت پہونچا سردار چورون کے تئین اوپر اسکے رحم آیا جامہ

باز فرمود و قبای پوستینی بران مزید کرد و درمی چند **حکایت** منجمی بخانہ
پھیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اسکے زیادہ کی اور درم کتنے ایک ایک نجومی

در آمد یکی مرد بیگانہ دید با زن او بہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت در ہم افتادند و فتنہ
بیچ گھر کے آیا ایک مرد بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اسکے کے بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپس مین پڑے اور فساد +

و آشوب برخاست صاحبدلی برین واقف بود گفت **شعر** تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
اور شور اٹھا ایک صاحب دل اوپر اسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کے کیا جانے تو کیا ہے

کہ ندانی کہ در سرای تو کیست **حکایت** خطیبی کریہ الصوت خود را خوش آواز
نہین جانتا ہے تو کہ بیچ گھر تیرے کے کون ہے ایک خطیب بری آواز کا اپنے تئین خوش آواز جانتا تھا

پنداشتی و فریاد بیہودہ برداشتی گفتی نَعِیقُ غُرَابِ الْبَیْنِ در پردہ الحان اوست
اور غل بیہودہ اٹھاتا کہے تو آواز کوے جنگل کی بیچ پردے الحان اسکے کے ہے

یا آیہ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شان اوست **شعر** اِذَا نَہَقَ الْخَطِیبُ اَبُو الْفَوَارِسِ
یا آیت بدترین آوازون مین آواز گدھے کی بیچ شان اسکے کے ہے جو وقت آواز کرتا ہے خطبہ پڑھنے والا ابو الفوارس

لهٗ صَوتٌ یَهُدُّ اُصطُمَّ فارسِ مردم قریہ بعلت جاهیکہ داشت بلیتش می کشیدند

واسطے اُسکے آواز جو گرگھر تا قلعہ فارس کا آدمی گاؤن کے لیسب اُس مرتبہ کے کہ رکھتا تھا بوجھ اُسکا کھینچتے تھے

وادیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم کہ با او عداوتی نهانی داشت

اور اذیت اُسکے تئین مصلحت نہین دیکھتے تھے تو ایک خطبہ پڑھنے والون اُس اقلیم کے سے کہ ساتھ اُسکے ایک دشمنی رکھتا تھا

باری بپرسش آمده بودش گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت

ایک بار واسطے پوچھنے کے آیا تھا اُسکو کہا تیرے تئین ایک خواب دیکھا ہے مین نے نیک ہو جیو کہا کیا دیکھا ہے کہا

چنان دیدم کہ ترا آواز خوش ست و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین

ایسا دیکھا مین نے کہ تیرے تئین آواز اچھی ہے اور لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کے خطبہ پڑھنے والے نے بیچ اُسکے

لختی بیندیشید و گفت این مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف

تھوڑی دیر اندیشہ کیا اور کہا یہ مبارک خواب ہے کہ دیکھا تو نے کہ میرے تئین اوپر عیب اپنے کے واقف

گردانیدی معلوم شد کہ آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنجند عهد

کیا تو نے معلوم ہوا کہ آواز بُری رکھتا ہون مین اور خلق بلند پڑھنے میرے سے بیچ رنج کے ہین اقرار

کردم کہ ازین پس خطبہ نگویم مگر باہستگی قطعه از صحبت دوستی برنجم + کاخلاق بدم

کیا مین نے کہ اس کے پیچھے خطبہ نہ پڑھونگا مگر ساتھ آہستگی کے صحبت ایسے دوست کے سے بیچ رنج کے ہون مین کہ اخلاق بُرے میرے

حسن نماید + عیبم هنر و کمال بیند + خارم گل و یاسمن نماید + کو دشمن شوخ چشم بیباک +

تئین کو نیک ظاہر کرے عیب میرا ہنر اور کمال دیکھے کانٹا میرا گل اور چنبیلی دکھلاوے + کہان ہے دشمن شوخ چشم بیحیا تو عیب

تا عیب مرا بمن نماید فرد هر آنکس کہ عیبش نگویند پیش + هنر داند از جاهلی عیب خویش +

میرے تئین ساتھ میرے دکھلاوے جو شخص کہ عیب اُسکا نہ کہین آگے + ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد سنجار بطوع بانگ نماز گفتی بادائیکہ مستمعان را ازو نفرت بودی

ایک شخص بیچ مسجد کے ساتھ رغبت کے اذان نماز کی کہتا تھا ساتھ اُس آواز کے کہ سننے والون کو اُس سے نفرت ہوتی

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش کہ دل آزرده گردد گفت ای

اور صاحب مسجد کا ایک امیر تھا عادل اور نیک خصلت نہین چاہتا تھا اُسکو دل آزردہ ہووے کہا اے

جوانمرد مرا این مسجد را موذنانند قدیم کہ هر یکی از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام

جوانمرد خاص کر اس مسجد کے تئین موذن ہین قدیم کہ ہر ایک کے تئین اُنھون سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکھا ہے مین نے

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی

اور تیرے تئین دس دینار دیتا ہون تو جگہ دوسری جاوے تو اوپر اس قول کے اتفاق ہوا پیچھے ایک مدت کے بیچ ایک راہ کے

در گذری پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی کہ بده دینار از آن بقعه ام

آگے امیر کے پھر آیا اور کہا اے صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کے اُس جگہ سے مجھکو باہر کیا تو نے

بیرون کردی کہ آنجا کہ رفته ام بیست دینارم میدهند کہ جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از

کہ اس جگہ سے کہ گیا ہون مین بیس دینار دیتے ہین کہ جگہ دوسری جاؤن مین نا قبول نہین کرتا ہون امیر ہنسی سے

خنده بیهوش گشت و چیزی دیگر بفرمود و گفت زنهار تا نستانی کہ به پنجاه دینار راضی گردند شعر

بیہوش ہوا اور ایک چیز اور فرمائی اور کہا ہرگز نہ لے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے راضی ہون

به تیشه کس نخراشد ز روی خارا گل + چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت

ساتھ بسولے کے کوئی نہ چھیلے مُنھ پتھر سے مٹی جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل

ناخوش آوازی بہ بانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی بر وی بگذشت و گفت ترا مشاهره

ایک ناخوش آواز ساتھ بلند آواز کے قرآن پڑھتا تھا ایک صاحبدل اوپر اُسکے گذرا اور کہا تیرے تئین

چند است گفت هیچ گفت پس این زحمت بخود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

مہینا کیا ہے کہا کچھ نہین کہا پس یہ رنج اپنے تئین کسواسطے دیتا ہے تو کہا واسطے خدا کے پڑھتا ہون مین کہا واسطے خدا کے

دیگر مخوان بیت گر تو قرآن بدین نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی باب پنجم

پھر مت پڑھ اگر تو قرآن ساتھ اس طرح کے پڑھیگا تو لیجاویگا تو رونق مسلمانی کی باب پانچوان

در عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بنده

بیچ عشق اور جوانی کے حسن میمندی کے تئین کہا کہ سلطان محمود کتنے ایک بندے

صاحب جمال دارد کہ هر یکی بدیع جهانی اند چگونہ افتاده است کہ با هیچیک از ایشان میلی

صاحب جمال رکھتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کے ہین کیا سبب ہے کہ ساتھ کسی کے اُنھون سے ایک خواہش

و محبتی ندارد چنانکه با ایاز با آنکه زیادت حسنی ندارد گفت هرچه بدل فرو آید
اور ایک محبت نہیں رکھتا ہے جیسا کہ ساتھ ایاز کے باوجود اسکے کہ زیادتی حسن کی نہیں رکھتا ہے کہا جو کچھ بیچ دل کے آوے
در دیده نکو نماید **مثنوی** هر که سلطان مرید او باشد + گر همه بد کند نکو باشد + وانکه را پادشاه
بیچ آنکھ کے نیک دکھائی دے جو کوئی کہ بادشاہ مرید اسکا ہووے جو تمام بد کرے نیک ہووے اور جس شخص کے تئیں کہ بادشاہ
بیندازد + کسش از خیل خانه ننوازد **حکایت** گویند خواجه را بنده نادر الحسن بود و با وی بسبیل مودت و دیانت
ذلیل کرے کوئی اسکو گروہ گھر سے نہ سرفراز کرے کہتے ہیں ایک خواجہ کے تئیں ایک غلام نادر الحسن تھا ساتھ اسکے ساتھ راہ دوستی کے اور
نظری داشت با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده با حسن شمایلی که دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی
ایک نظر رکھتا تھا ساتھ ایک دوست کے کہا افسوس یہ غلام میرا ساتھ خوبی سیرت کے کہ رکھتا ہے اگر زبان درازی و بے ادبی نہ کرتا
بهتر بودی گفت ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار که چون عاشقی و معشوقی در میان آمد
بہتر ہوتا کہا اے بھائی جو اقرار دوستی کا کیا تو نے چشم داشت خدمت کی مت رکھ کہ جو عاشقی اور معشوقی درمیان آئی
مالکی و مملوکی برخاست **قطعه** خواجه با بندهٔ پری رخسار + چون در آید به بازی و خنده چه عجب گر چو خواجه
مالکی اور غلامی اٹھ گئی ساتھ بندے پری رخسار کے جو در آوے ساتھ بازی اور ہنسی کے تو کچھ نہیں عجب ہے اگر مانند صاحب کے
حکم کند وین کشد بار ناز چون بنده **بیت** غلام آبکش باید و خشت زن + بود بنده نازنین مشت زن
حکم کرے یہ کھینچے بوجھ ناز کا مانند بندے کے غلام پانی کا کھینچنے والا چاہیئے اور خشت پاتھنے والا ہووے غلام نازک گھونسے مارنے والا
حکایت پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر نه یارای گفتار چندانکه ملامت دیدی
ایک پارسا کے تئیں دیکھا میں نے بیچ محبت ایک شخص کے گرفتار نہ طاقت صبر کرنیکی نہ طاقت گفتگو کرنے کی جتنا کہ برا کہتا دیکھتا
و غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی **قطعه** کوته نکنم ز دامنت دست + ور خود بزنی به تیغ
رسوائی کھینچتا چھوڑنا محبت کا نہ کرتا اور کہتا چھوٹا نہ کروں میں دامن تیرے سے ہاتھ + اور جو اپ مارے تو ساتھ تیغ
تیزم + بعد از تو ملاذ و ملجائی نیست + هم در تو گریزم ار گریزم + باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را
تیز کے بعد تجھ سے جگہ پناہ اور جگہ پناہ کی نہیں ہے بھی بیچ تیرے بھاگوں میں اگر بھاگوں میں ایکبار ملامت اسکو کی میں نے اور کہا میں نے عقل نفیس تیری کو
چه شد که نفس خسیست غالب آمد زمانی بفکر فرو رفت و گفت **قطعه** هر کجا سلطان عشق آمد نماند
کیا ہوئی کہ نفس خسیس تیرا غالب آیا ایک دم بیچ فکر کے گیا اور کہا جہاں کہ میں بادشاہ عشق کا آیا نہ رہی

قوت بازوی تقوی را محل + پاکدامن چون زید بیچاره + اوفتاده تا گریبان در وحل +
قوت بازوے پرہیزگاری کے تئیں جگہ پاکدامن کیونکر جیے بیچارہ + پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل کے +
حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان گفته و مطمح نظرش جائی خطرناک و مظنه
ایک کے تئیں دل ہاتھ سے گیا تھا اور چھوڑنا جان کا کیا اور جائے انداخت نظر اسکے کی جگہ ڈر کی بھری ہوئی اور
هلاک نه لقمه متصور شدی که بکام آید یا مرغی که بدام افتد **فرد** چو در چشم شاهد نیاید زرت +
مرجانے کا نہ لقمہ معلوم ہوتا تھا کہ بیچ تالو کے آوے یا وہ مرغ کہ بیچ جال کے پڑے جو بیچ آنکھ معشوق کے نہ آوے زر تیرا سونا +
زر و خاک یکسان نماید برت + باری بنصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن که خلقی هم بدین هوس که
سونا اور خاک یکسان معلوم ہو نزدیک تیرے ایکبار بطور نصیحت کے اسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر کہ ایک خلق بھی ساتھ اس
تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت **قطعه** دوستان گو نصیحتم مکنید +
ہوس کے کہ تو رکھتا ہے قید ہیں اور پاؤں دل کا بیچ زنجیر کے نالہ کیا اور کہا دوستوں کو کہ نصیحت مجھکو مت کرو تم کہ +
که مرا دیده بر ارادت اوست + جنگجویان بزور پنجه و کتف + دشمنان را کشند و خوبان دوست
میرے تئیں دیدہ اوپر خواہش اسکی کے ہے لڑائی ڈھونڈھنے والے ساتھ زور پنجہ اور بازو کے دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق دوست کو +
شرط مودت نباشد باندیشه جان دل از مهر جانان برگرفتن **بیت** تو که در فکر خویشتن باشی +
شرط دوستی کی نہ ہووے بیچ فکر جان کے دل محبت معشوق سے اٹھا لینا تو کہ بیچ فکر اپنے کے رہے تو +
عشقباز دروغ زن باشی + گر نشاید بدوست ره بردن + شرط عشقست در طلب مردن +
عشقباز جھوٹا ہووے تو جو نہ چاہیئے طرف دوست کے راہ لیجانا شرط عشق کی ہے بیچ طلب کے مرنا
گر دست دهد که آستینش گیرم + ور نه بروم بر آستانش میرم + متعلقانش را که نظر در کار او بود
جو ہاتھ دیوے کہ آستین اسکی پکڑوں میں اور نہیں تو جاؤں میں اوپر چوکھٹ اسکی کے مروں میں + رشتہ داروں اسکے کے تئیں کہ نظر بیچ کام اسکے کے تھی
و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نهادند و سودی نکرد **شعر** دردا که طبیب صبر میفرماید
اور مہربانی اوپر زمانے اسکے کے نصیحت اسکو دی اور قید اسکو کیا فائدہ نہ کیا افسوس کہ حکیم علاج فرماتا ہے
وین نفس حریص را شکر میباید + آن شنیدی که شاهدی بنهفت + با دل از دست داده ای میگفت تا ترا قدر خویشتن باشد
اور اس نفس حریص کو شکر چاہیئے وہ سنا تو نے کہ ایک معشوق نے بیچ پوشیدگی کے ساتھ ایک ہاتھ سے دل دیے ہوئے کے کہتا تھا جبتک تیرے تئیں قدر اپنی

بیتین حشمت چہ قدر من باشد + آوردہ اند کہ مرآن بادشاہزادہ راکہ مطمح نظر او بود خبر کردند
آگے آنکھ تیری کے کیا قدر میری ہووے لائے ہین کہ خاصکر اُس بادشاہزادہ کے تئین کہ جا انداخت نظر اُسکے کے تھا خبر کی
کہ جوانی بر سر این میدان مداومت مینماید خوش طبع و شیرین زبان سخنہای لطیف میگوید و نکتہ ہای
ایکجوان اوپر اُس میدان کے ہمیشگی کرتا ہے خوش طبع اور شیرین زبان باتین لطیف کہتا ہے اور نکتے
بدیع ازو میشنوند چنین معلوم میشود کہ دل آشفتہ است و شوری در سر دارد پسر دانست کہ دل آویختہ
نادر اُس سے سنتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عاشق ہے اور ایک شور بیچ سر کے رکھتا ہے لڑکے نے جانا کہ عاشق
اوست و این گرد بلا انگیختہ او مرکب بجانب و راند چون بدید کہ نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت
اُسکا ہے اور یہ گرد بلا اُٹھائی ہوئی اُسکی گھوڑا طرف اُسکے چلایا جو دیکھا کہ نزدیک اُسکے قصد آنیکا رکھتا ہے رویا اور کہا
بیت آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش + مانا کہ دلش بسوخت بر کشتہ خویش + چندانکہ ملاطفت کرد
اُس شخص نے کہ میرے تئین مارا پھر آیا آگے + شاید کہ دل اُسکا جلا اوپر کشتے اپنے کے جتنا کہ مہربانی کی
و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ صنعت داری رقعہ بحر مودت چنان غریق ماندہ کہ مجال نفس نداشت
اور پوچھا کہ کون ہے تو اور کہاں کا ہے تو اور کیا پیشہ رکھتا ہے تو بیچ گہرائی دریا دوستی کے ایسا ڈوبنے والا ہوا کہ مجال سانس
بیت اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی + چو آشفتی الف با تا ندانی + گفتا سخنی با من چرا
جو تحقیق ساتون حصے قرآن کے حفظ پڑھے تو + جو عاشق ہوا تو الف بی تے نجانے تو کہا ایک بات ساتھ میرے کیون
نگوئی کہ ہم از حلقہ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم آنگہ بقوت استیناس محبوب از میان
نہین کہتا ہے تو کہ بھی گروہ فقیرون سے ہون مین بلکہ فرمانبردار انکا ہون مین اُسوقت ساتھ طلب انس کرنے اُس محبوب کے درمیان
تلاطم امواج سر بر آورد و گفت شعر عجبست با وجودت کہ وجود من بماند + تو بگفتن اندر آئی
طلاطم موجون محبتی کے سر اُٹھایا اور کہا تعجب ہے ساتھ ہونے تیرے کے کہ ہستی میری رہی کہ تو بیچ کہنے کے آوے تو
و مرا سخن بماند این بگفت و نعرہ زد و جان بحق تسلیم کرد بیت عجب از کشتہ نباشد بدر خیمہ دوست
اور مجھ تئین بات رہے یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق کو سونپنا کیا + عجب اُس کشتے سے نہو اوپر دروازے خیمے دوست کے
عجب از زندہ کہ چون جان بدر آورد سلیم حکایت یکی از متعلمان کمال بہجتی بود و طیب لہجتی
عجب اُس زندہ سے کہ جو جان باہر لایا سلامت + ایک کے تئین شاگردون سے کمال حسن رکھتا تھا اور خوب آواز

و معلم از آنجا کہ حس بشریت با او معاملتی داشت زجر و توبیخ کہ بر کودکان دگر
اور معلم بکلم اُس بات کے کہ خواہش بشری ہے ساتھ اُسکے ایک معاملہ رکھتا تھا جھڑکنا اور خفتہ کرنا کہ اوپر لڑکون دوسرے کے
کردی در حق وی روا نداشتی و وقتیکہ بخلوتش دریافتی گفتی قطعہ نہ آنچنان بتو مشغولم
کرتا بیچ حق اُسکے کے کرنا روا نہ رکھتا تھا جسوقت کہ بیچ خلوت کے اُسکو پاتا کہتا نہ ایسا ساتھ تیرے مشغول ہون مین
ای بہشتی روی کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید + ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم + و گر مقابلہ بینم کہ
ای بہشتی منھ کہ یاد اپنی مجھکو بیچ دل کے آتی ہے + دیکھنے تیرے سے نہ سکون مین کہ دیدے بند کرون مین + اور اگر دیکھون سامنے
تیر می آید بیاری سپرش گفت چندانکہ در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم ہمچنین تامل میفرمای
تیر آتا ہے ایکبار لڑکے نے کہا اُسکو جیسا کہ بیچ آداب سبق میرے کے توجہ فرماتا ہے تو بیچ آداب ذات میری کے ویسا ہی تامل فرمائیے
در اخلاق من ناپسندی بینی کہ مرا آن پسندیدہ ہمی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بتبدیل آن
تو بیچ اخلاق میرے کے کوئی بات ناپسند دیکھے تو کہ میرے تئین وہ پسندیدہ دکھائی دیتی ہے اوپر اُسکے مجھکو اطلاع فرمائیے تو ساتھ بدلنے اُسکے
سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس کہ آن نظر کہ مرا با تست جز ہنر نمی بینم قطعہ
سعی کرون مین کہا اے لڑکے یہ بات دوسرے سے پوچھ کہ وہ نظر کہ میرے تئین ساتھ تیرے ہے سوا ہنر کے نہین دیکھتا ہون مین
چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنری داری و ہفتاد عیب + دوست
آنکھ دشمن کی نکالی گئی ہو + عیب دکھلاوے ہنر اُسکو بیچ نظر کے + اور جو ایک ہنر رکھتا ہے تو ستر عیب دوست
نبیند بجز آن یک ہنر حکایت شبی یاد دارم کہ یار عزیزم از در در آمد چنان بیخود از جای
نہ دیکھے سوا اُس ایک ہنر کے + ایک رات کو یاد رکھتا ہون مین کہ یار عزیز میرا دروازے سے آیا ایسا بے اختیار جگہ سے
بر جستم کہ چراغم باستین کشتہ شد شعر سری طیف من یجلو بطلعتہ الدجی
کود اُٹھا کہ چراغ میرا آستین سے بجھ گیا رات کو خیال اُس شخص کا آیا کہ روشن کرتا ہے ساتھ صورت اپنی کے رات اندھیری کو
فقلت لہ اھلاً و سھلاً و مرحباً + نشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی
پس کہا مین نے اُس سے اچھی جگہ آیا تو اور اچھا آیا تو بیٹھا اور غصہ شروع کیا کہ جب میرے تئین دیکھا تو نے چراغ بجھا دیا تو نے
بچہ معنی گفتم بدو معنی یکی آنکہ گمان بردم کہ آفتاب بر آمد و دیگر آنکہ این بیتم بخاطر گذشت
کس سبب سے کہا مین نے ساتھ دو معنی کے ایک وہ کہ گمان لیگیا مین کہ آفتاب نکلا اور دوسرے وہ کہ یہ بیت مجھکو بیچ خاطر کے گذری

قطعه چون گرانی بر پیش شمع آید + خیزش اندر میان جمع بکش + ور شکر خنده

جو ایک گران شخص آگے شمع کے آوے اٹھ اسکو درمیان مجلس کے مار + اور جو کوئی شکر خنده

ایست شیرین لب + آستینش بگیر و شمع بکش حکایت یکی دوستی را که زمانها ندیده بود

ہے اور شیرین لب + آستین اسکی پکڑ اور شمع کو بجھا ایک نے دوست کے تئین مدت سے نہ دیکھا تھا

گفت کجائی که مشتاق بودم گفت مشتاق به که ملول مثنوی دیر آمدی ای نگار سرمست

کہا کہاں تھا کہ مشتاق تھا میں کہا مشتاق بہتر کہ رنجیدہ دیر کر آیا تو اے معشوق غافل

زودت ندهیم دامن از دست + معشوقه که دیر دیر بیند + آخر کم از آن که سیر بیند لطیفه

جلدی تیرا نہ دونگا میں دامن ہاتھ سے + معشوق کو کہ دیر دیر دیکھے + آخر کم اس سے کہ آسودہ دیکھے

شاهد که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است بحکم آنکه از غیرت و مصادرت خالی نباشد بیت

معشوق کہ ساتھ یاروں کے آوے واسطے ظلم کرنے کے آیا ہے بحکم اسبات کے کہ غیرت اور ضد کرنے سے خالی نہووے

اذا جئتنی فی رفقة لتزورنی وان جئت فی صلح فانت محارب قطعه بیک نفس که در آمیخت

جسوقت کہ آوے تو پاس میرے بیچ رفیقوں کے کہ زیارت کرے تو میری اور اگرچہ آیا تو بیچ صلح کے پس تو لڑائی کرنیوالا ہے ایکدم کہ جو ملا

یار با اغیار + بسی نماند که غیرت وجود من بکشد + بخنده گفت که من شمع جمعم ای سعدی + مرا از آنچه که

یار ساتھ غیروں کے بہت نہ رہا کہ غیرت وجود میرے کو مارے ساتھ ہنسی کے کہا کہ میں شمع مجلس ہوں اے سعدی میرے تئین اس سے کیا کہ

پروانه خویشتن بکشد حکایت یاد دارم که در ایام پیشین من و دوستی چون بادام دو مغز

پروانہ اپنے کو مارے یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ دن اگلوں کے میں اور ایک دوست مانند بادام دو مغز کے

در پوستی صحبت داشتم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز آمد عتاب آغاز کرد

بیچ ایک پوست کے صحبت رکھتا تھا میں ایکبار اتفاق جدائی کا پڑا جب ایک مدت کے کہ پھر آیا غصہ شروع کیا

که درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیدهٔ قاصد بجمال تو روشن گردد و من

کہ بیچ اس مدت کے ایک قاصد نہ بھیجا تو نے کہا میں نے افسوس آیا مجھکو کہ آنکھ قاصد کی ساتھ صورت تیری کے روشن ہووے اور میں

محروم قطعه یار دیرینه مرا گو بزبان توبه مده + که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن رشکم آید که کسی سیر

بے نصیب یار پرانا میرے کے تئین کہہ ساتھ زبان کے نصیحت مت دے کہ میرے تئین توبہ ساتھ تلوار کے نہوگی رشک آتا ہے مجھکو کہ کوئی سیر

نگه در تو کند + باز گویم که کسی سیر نخواهد بودن حکایت دانشمندی را دیدم که بکسی مبتلا

نگہ بیچ تیرے کرے + پھر کہوں میں کہ کوئی آسودہ نہوگا + ایک دانا کے تئین دیکھا میں نے کہ ساتھ کسی کے

شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی باری

ہوا اور بھید اسکا پردے سے باہر گرا ظلم بہت لیجاتا اور بردباری بیحد کرتا ایکبار ساتھ

بالطافتش گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس با وجود چنین

مہربانی کے اسکو کہا میں نے جانتا ہوں میں کہ تیرے تئین بیچ محبت اس معشوق کے ایک علت اور بنا محبت کی اوپر لغزش کے نہیں

معنی لائق قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان بردن گفت ای یار دست عتاب

بات کے لائق قدر عالموں کے نہووے اپنے تئین تہمت کرنا اور ظلم بے ادبوں کا لیجانا کہا اے یار ہاتھ غصے کا میرے

از دامن بدار که بارها درین مصلحت که تو بینی اندیشه کردم صبرم بر جفای او سهل تر همی نماید از نادیدن او

دامن سے رکھ کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکھتا ہے تو اندیشہ کیا میں نے صبر میرا اوپر ظلم اسکے کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے نہ دیکھنے اسکے

حکیمان گویند دل بر مجاهدت نهادن آسانتر است که چشم از مشاهده فرو گرفتن مثنوی

اور دانا کہتے ہیں دل اوپر رنج اور محنت کے رکھنا آسان زیادہ ہے کہ آنکھ دیکھنے سے بند کرنا

هر که دل پیش دلبری دارد + ریش در دست دیگری دارد + آهوی پالهنگ در گردن +

جوکوئی دل آگے کسی دلبر کے رکھے ڈاڑھی بیچ ہاتھ دوسرے کے رکھے ایک ہرن رسی بیچ گردن کے

نتواند بخویشتن رفتن + آنکه بی او بسر نشاید برد + گر جفای کند بباید برد + روزی از دوست گفتمش

نسکے اپنے تئین کسی طرف لیجانا + وہ شخص کہ بغیر اسکے بسر نجا سکے لیجانا + جو ظلم کرے چاہیے لیجانا + ایکدن دوست سے کہا میں نے اسکو

زینهار + چند از آن روز گفتم استغفار + نکند دوست زینهار از دوست + دل نهادم بر آنچه خاطر اوست

پناہ + کتنا اس سے کہا میں نے توبہ + نہ کرے دوست توبہ دوست سے + دل رکھا میں نے ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ اسکا ہے

گر بلطفم بنزد خود خواند + ور بقهرم براند او داند + حکایت در عنفوان جوانی چنانکه افتد و دانی

جو ساتھ مہربانی کے پاس اپنے مجھکو بلاوے اور جو ساتھ غصے کے مجھکو دور کرے وہ جانے + بیچ شروع جوانی کے جیسا کہ اتفاق پڑے جانتا ہی تو

با شاهدی سری و سری داشتم بحکم آنکه حلقی داشت طیب الادا و خلقی کالبدر فی الدجی بیت

ساتھ ایک معشوق کے خیال اور بھید رکھتا تھا میں ساتھ اس بات کے کہ حلق رکھتا تھا خوش آواز اور صورت جیسا کہ چودھویں رات کا چاند وقت روشنی

آنکه نبات عارضش آب حیات میخورد + در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد + اتفاقاً خلاف
وہ کہ روئیدگی رخسار اسکے کی آبحیات کھاتی ہے + بیچ ہونٹھ اسکی کے نگاہ کرے وہ کہ مصری کھاتا ہے اتفاقاً خلاف
طبع ازوی حرکتی بدیدم که نه پسندیدم دامن ازو برکشیدم و مهره برچیدم و گفتم شعر
طبیعت اسکی ایک حرکت دیکھی میں نے کہ نہ پسند کی میں نے دامن اُس سے کھینچا میں نے اور مہرہ چنا میں نے اور کہا میں نے
برو هر چه میبایدت پیش گیر + سر ما نداری سر خویش گیر + شنیدم که همی رفت و میگفت بیت
جا جو کچھ کہ چاہیئے تجھکو آگے لے + خیال ہمارا نہیں رکھتا ہے سر اپنا پکڑ + سنا میں نے کہ جاتا تھا اور کہتا تھا
شب پره گر وصل آفتاب نخواهد + رونق بازار آفتاب نکاهد + این بگفت و سفر کرد و پریشانی او
چمگادڑ اگر ملاقات آفتاب کی نہ چاہے + رونق بازار آفتاب کی نہ گھٹے + یہ کہا اور سفر کیا اور پریشانی
در من اثر کرد فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءُ جَاهِلٌ + بِقَدْرِ لَذِيْذِ الْعَيْشِ
اسکی نے بیچ میرے اثر کیا کھویا میں نے زمانہ ملاقات کے تئیں اور مرد نادان ہے + ساتھ قدر لذت خوشی کے
قَبْلَ الْمَصَائِبِ شعر باز آی و مرا بکش که پیشت مردن + خوشتر که پس از تو زندگانی
آگے مصیبتوں سے پھر آ تو اور میرے تئیں مار کر آگے تیرے مرنا خوش زیادہ کہ پیچھے تیرے سے زندگانی
کردن + اما بشکر و منت پس از مدتی باز آمد آن حلق داودی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان
کرنا + لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کے پیچھے ایک مدت کے پھر آیا وہ آواز حضرت داؤد کی سی بدل گئی اور خوبصورتی یوسف کی سی بیچ زیان کے
آمده و بر سیب زنخدانش چون به گردی نشسته و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم
آئی اور پر سیب ٹھوڑی اسکے کے مانند بہی کے گرد بیٹھی اور رونق بازار حسن اسکے کی ٹوٹی امیدوار کہ بیچ گود کے اسکو لوں میں
کناره گرفتم و گفتم ق آن روز که خط شاهدت بود + صاحب نظر از نظر براندی + امروز بیامدی
کنارہ کیا میں نے اور کہا میں نے اُس روز کہ خط شاہدی کا تجھکو تھا + عاشق کو نظر سے چلایا تو نے + اور آج کے دن آیا تو واسطے
بصلحش + کش فتحه و ضمه بر نشاندی نظم تازه بهارا ورقت زرد شد + دیگ منه کآتش ما سرد شد
صلح اسکی کے کہ اسکے زبر اور پیش بٹھلایا تو نے اے تازہ بہار تیری پتی کی زرد ہوئی + ہانڈی مت رکھ کہ آگ ہماری ٹھنڈی ہوئی
چند خرامی و تکبر کنی + دولت پارینه تصور کنی + پیش کسی رو که خریدار تست + ناز بر آن کن که طلبگار تست
کب تک چلے تو اور تکبر کرے تو دولت پرانی خیال کرے تو + آگے اُس شخص کے جا کہ خریدار تیرا ہے + ناز اوپر اسکے کر کہ طلبگار تیرا ہے

سبزه در باغ گفته اند خوش است + داند آنکس که این سخن گوید + یعنی از روی
سبزہ بیچ باغ کے کہا ہے خوش ہے + جانے وہ شخص کہ یہ بات کہے + یعنے منہ
نیکوان خط سبز + دل عشاق بیشتر جوید + بوستان تو گندنا زاریست + بسکه بر میکنی و
خوبصورتوں سے خط سبز + دل عاشقوں کا زیادہ ڈھونڈھے + باغ تیرا گندنا زار ہے + بسکہ کھودتا ہے تو اور
میروید قطعه گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش + این دولت ایام نکوئی بسر آید +
جمتا ہے جو صبر کرے تو اور جو نہ کرے تو بال کان کی لو کے + یہ دولت زمانہ خوبصورتی کی آخر ہوگی
گر دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش + نگذاشتمی تا بقیامت که بر آید قطعه سوال کردم
جو ہاتھ اوپر جان کے رکھتا میں مانند تیرے اوپر ڈاڑھی کے نہ چھوڑتا میں قیامت تک کہ بر آئے سوال کیا میں نے
و گفتم جمال روی ترا + چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیده است + جواب داد ندانم چه بود
اور کہا میں نے جمال منہ تیرے کو کیا ہوا کہ چیونٹیوں نے گرد چاند کے جوش کیا ہے + جواب دیا نہیں جانتا ہوں کیا ہوا
رویم را + مگر بماتم حسنم سیاه پوشیده است حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان
منہ میرے کے تئیں مگر واسطے ماتم حسن میرے کے سیاہ پہنا ہے ایک کے تئیں پوچھا میں نے عرب کے رہنے والوں سے
مَا تَقُوْلُ فِي الْمُرْدَانِ گفت لَا خَيْرَ فِيْهِمْ مَا دَامَ اَحَدُهُمْ لَطِيْفًا يَتَخَاشَنُ فَاِذَا خَشُنَ
کیا کہتا ہے تو بیچ امردوں کے کہا نہیں ہے خیر درمیان انکے جبتک کہ ایک انھوں کا نرم اور نازک ہے سختی کرتا ہے پس جس وقت کہ
يَتَلَاطَفُ یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام است درشتی کند و سختی چون سخت و درشت
نرمی کرتا ہے یعنے جتنا کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور سختی اور جو سخت اور سخت
شد چنانکه بکاری نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعه امرد آنگه که خوب و شیرین است
ہوا ایسا تک کہ بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکھاوے امرد جب تک کہ خوب اور شیریں ہے +
تلخ گفتار و تند خوی بود + چون بریش آمد و بلاغت شد + مردم آمیز و مهر جوی بود +
تلخ بات اور تند خو ہوے + جب ڈاڑھی نکال لایا اور بالغ ہوا آدمی کا ملنے والا اور محبت کا ڈھونڈھنے والا ہووے +
حکایت یکی را از علما پرسیدند که کسی با مه روی در خلوت نشسته و درها بسته و رقیبان خفته و نفس طالب
ایک کے تئیں عالموں سے پوچھا کہ کوئی ساتھ ایک ماہرو کے بیچ خلوت کے بیٹھا اور دروازہ بند کئے اور رقیب سوئے اور نفس چاہنے والا

و شهوت غالب چنانکه عرب گوید الثمر یانع والناظور غیر مانع + هیچ باشد که بقوت
اور شہوت غالب جیسا کہ عرب کہتا ہے خرما پکا ہوا اور باغبان منع کرنے والا نہیں + ہرگز کوئی ہو وہ ہووے کہ ساتھ قوت
پرهیزگاری از وی بسلامت بماند گفت اگر از مهرویان بسلامت ماند از بدگویان بسلامت
پرہیزگاری کے اُس سے سلامت رہے کہا جو ماہ کی صورتوں سے سلامت رہے بُرا کہنے والوں سے سلامت
نماند شعر وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نَفْسِهٖ + فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ
نہ رہے   اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفس اپنے سے + پس گمان بد مدعی سے
لَیْسَ یَسْلَمُ شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن + لیکن نتوان زبان مردم بستن مثل
سلامت نہ رہے گا   چاہیے پیچھے کام اپنے کے بیٹھنا لیکن نہ سکیے زبان آدمیوں کی باندھنا
طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاهدت او در مجاهدت بود و میگفت اینچه طلعت مکروه است
ایک طوطی کے تئیں ساتھ ایک کوے کے پنجرے میں کیا گرفتار دیکھنے اُسکے سے رنج میں رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا صورت بری ہے
و هیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون یَا غُرَابَ الْبَیْنِ یَا لَیْتَ بَیْنِیْ
اور صورت دشمنی رکھی گئی اور شکل لعنت کی گئی اور صورت ناموزون اے کوے کاش کے جدائی ہوتی درمیان میرے اور
وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ + قطعه علی الصباح بروی تو هر که برخیزد + صباح روز سلامت
تیرے مشرق اور مغرب کی +   صبح کو جو کوئی اوپر منھ تیرے کے اُٹھے + صبح کے دن سلامتی کی
بر و مسا باشد + بداختری چو تو در صحبت تو بایستی + ولی چنانکه توئی در جهان کجا
اوپر اُسکے شام ہووے + ایک بد ستارہ مانند تیرے بیچ صحبت تیری کے چاہتا تھا لیکن جیسا کہ تو ہے تو بیچ جہان کے کہاں
باشد + عجب تر آنکه غراب از مجاورت طوطی هم بجان آمده بود و ملول شده لاحول کنان
ہووے + تعجب وہ ہے کہ کوا ہمنشینی طوطی سے بھی جان سے تنگ آیا تھا اور رنجیدہ ہو کر لاحول کرتا ہوا
از گردش گیتی همی نالید و دستهای تغابن در یکدگر همی مالید که اینچه بخت نگونست و طالع
گردش زمانہ سے نالہ کرتا تھا اور ہاتھ افسوس کے باہم ملتا تھا کہ یہ کیا نصیبا اوندھا ہے اور ستارہ
دون و ایام بوقلمون لائق قدر من آن استی که با زاغی بدیوار باغی خرامان همی رفتمی شعر پارسا را
کمینہ اور دن اُلٹے لائق قدر میرے کے وہ ہوتا کہ ساتھ کسی کوے کے اوپر دیوار ایک باغ کے اکڑتا چلتا پھرتا تئیں

له یعنی آرزو فرموده اُدر دن این حکایت درین باب چندان مناسب نیست مگر آنکه گفته شود طوطی در ظاهر خوبصورت و زاغ بدهیئت [illegible]

بس اینقدر زندان + که بودهم طویلهٔ رندان + تا چه گنه کرده ام که روزگارم بعقوبت
بس اتنی قید + کہ ہووے پاس بیٹھا شراب پینے والوں کے + ایسا کیا گناہ کیا ہے میں نے کہ زمانہ نے مجھکو ساتھ عذاب
آن در سلک صحبت چنین ابلهی خودرائی ناجنس خیره ورائی بچنین بند مبتلا گردانیده
اُسکے کے بیچ لڑی صحبت ایسے احمق اُلٹی عقل غیر خراب صورت کے بیچ ایسی قید کے حیران کیا
است قطعه کس نیاید بپای دیواری + که بران صورت نگار کنند + گر ترا در بهشت باشد
ہے   کوئی نہ آوے نیچے اس دیوار کے + کہ اوپر اُسکے تصویر تیری کھینچیں + جو تیری تئیں بیچ بہشت کے ہو
جای + دیگران دوزخ اختیار کنند + این ضرب المثل بدان آورده ام تا بدانی که صد چندانکه
جگہ + اور لوگ دوزخ اختیار کریں + یہ مثال اسواسطے لایا ہوں میں تو جانے تو کہ سو حصے کہ عقلمند کے
دانا را از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشتست قطعه زاهدی در میان رندان بود
تئیں بے عقل سے نفرت ہے بے عقل کے تئیں عقلمند سے وحشت ہے   ایک پرہیزگار درمیان شراب پینے والوں کے تھا
زانمیان گفت شاهدی بلخی + گر ملولی ز ما ترش منشین + که تو هم در میان ما تلخی + رباعی
اُس درمیان سے کہا ایک معشوق بلخ کے رہنے والے نے اگر رنجیدہ ہے تو ہم سے ترش مت بیٹھ کہ تو بھی درمیان ہمارے کڑوا ہے تو
جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته + تو هیزم خشک در میانشان رسته + چون باد مخالف و چو
ایک گروہ مانند پھول اور لالہ کے ملا ہوا + تو لکڑی سوکھی ہوئی اُنکے بیچ اُگا +   مانند ہوا مخالف اور مانند
سرما ناخوش + چون برف نشسته و چون یخ بسته حکایت رفیقی داشتم که سالها
جاڑے کے ناخوش + مانند برف کے بیٹھا ہوا اور مانند یخ سے بندھا ہوا   ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ برسوں
باهم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفعی اندک آزار
باہم سفر کیا تھا ہم اور نمک کھایا ہوا اور بہت حق صحبت کے ثابت ہوئے آخر بسبب نفع تھوڑے کے آزار
خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با اینهمه از هر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم که
خاطر میری کا روا رکھا اور دوستی گذرنے والی ہوئی اور ساتھ ان سب کے دونوں طرف سے دلبستگی تھی موافق اُس بات کے کہ سنا میں نے
روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی می گفتند قطعه نگار من چو در آید بخنده نمکین +
کہ ایک روز دو بیت کلام میرے سے بیچ ایک جماعت کے کہتے تھے معشوق میرا جو آوے بیچ ہنسی نمکین کے +

له ودای از [illegible]
سه یعنی [illegible]

نمک زیادہ کند بر جراحت ریشان + چہ بودی اگر سر زلفش بدستم افتادی + چو آستین

نمک زیادہ کرتا ہی اوپر زخم گھائلون کے + کیا ہوتا جو سر زلف اُسکی کی بیچ ہاتھ میرے کے پڑتی + مانند آستین

کریمان بدست درویشان + طائفہ دوستان بر لطف این سخن نہ کہ بر حسن سیرت خویش

کریمون کے بیچ ہاتھ فقیرون کے + گروہ دوستون کا اوپر لطف اس بات کے نہین کہ اوپر خوبی خصلت اپنی

گواہی دادہ بودند و آفرین کردہ و آن دوست ہم در آن جملہ مبالغت نمودہ و بر فوت صحبت دیرین

کے گواہی دی تھی اور شاباش کی اور اس دوست نے بھی بیچ اُن سبھون کے مبالغہ کیا اور اوپر گذر جانے صحبت

تاسف خوردہ و بخطای خویش اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتی ہست این بیتہا فرستادم

افسوس کھایا اور ساتھ خطا اپنی کے اقرار کیا معلوم ہوا کہ طرف اُسکے سے بھی ایک رغبت ہے یہ بیتین بھیجین میںنے اور

و صلح کردم **قطعہ** نہ ما را در میان عہد وفا بود + جفا کردی و بدمہری نمودی + بیکبار از جہان دل در تو بستم +

صلح کی ہم دونون نے نہین ہمارے تئین درمیان قول وفا کا تھا ظلم کیا تونے اور بدعہدی کی تونے + یکبارگی جہان سے دل بیچ تیرے

ندانستم کہ برگردی بزودی + ہنوزت گر سر صلحست باز آی + کزان محبوب تر باشی کہ بودی **حکایت**

لگایا مین نے کہ پھر جاویگا تو جلدی + ابتک تجھکو اگر خیال صلح کا ہی پھر آ کہ اُس سے محبوب زیادہ ہووے تو کہ تھا تو

یکی را زنی صاحب جمال درگذشت و مادر زن فرتوت بعلت کابین در خانہ متمکن بماند و مرد از مجاورت او

ایک کے تئین ایک جورو خوبصورت مر گئی اور جورو کی بڑھیا ماں بسبب مہر کے بیچ گھر کے جاے قرار رہی مرد ہمسائگی اُسکی

بجان برنجیدی و از محاورت او چارہ ندیدی تا گروہی آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت

سے نہایت رنجیدہ تھا اور گفتگو اُسکی سے تدبیر نہ دیکھتا تھا تو ایک گروہ آشنایون کا واسطے پوچھنے کے آئے اُسکو ایک نے کہا

چگونہ در مفارقت آن یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست کہ دیدن مادر

کسطرح ہے تو بیچ جدائی اس یار عزیز کے کہا نہ دیکھنا جورو کا ایسا سخت نہین ہے کہ دیکھنا ماں

زن **مثنوی** گل بتاراج رفت و خار بماند + گنج برداشتند و مار بماند + دیدہ بر تارک

جورو کا + گل بیچ لوٹ کے گیا اور کانٹا رہا + خزانے کو اُٹھایا اور سانپ رہا + آنکھ اوپر سر

سنان دیدن + خوشتر از روی دشمنان دیدن + واجبست از ہزار دوست برید + تا یکی

برچھی کے دیکھنا + خوش زیادہ منھ دشمنون کے دیکھنے سے + واجب ہے ہزار دوستو سے ترک ملاقات کرنا تو ایک

دشمنت نباید دید **حکایت** یاد دارم کہ در ایام جوانی گذر داشتم در کوی و نظر

دشمن اپنے کو نچاہیے دیکھنا + یاد رکھتا ہون مین کہ بیچ دنون جوانی کے جاتا تھا مین بیچ ایک محلے کے اور آنکھ

بروی در تموزی کہ حرورش دہان بجوشانیدی و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدی از ضعف

اوپر ایک منھ کے بیچ مہینے گرمی کے کہ ہوا گرم اُسکی منھ خشک کرتی تھی اور ہوا گرم اُسکی گودا بیچ ہڈیون کے جوش کرتی تھی ناتوانی

بشریت تاب آفتاب ہجیر نیاوردم و التجا بسایہ دیواری کردم مترقب کہ کسی حر تموز از من بآبی

آدمیت کی سے طاقت دھوپ دوپہر کی نہ لایا مین اور التجا بیچ ایک سایہ دیوار کے کی مین نے انتظار اس بات کا کہ کوئی حرارت گرمی کی

فرو نشاند کہ ہمین ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالیکہ زبان فصاحت از

ٹھنڈے پانی سے بجھا دے کہ یکایک تاریکی دہلیز گھر سے روشنائی چمکی یعنے وہ جمال کہ زبان فصاحت کی بیان

صباحت او عاجز آید چنانکہ در شب تاری صبح بر آید یا آبحیات از ظلمت بدر آید

خوبصورتی اُسکی سے عاجز آوے جیسا کہ بیچ رات اندھیاری کے صبح نکل آئے یا آبحیات ظلمت سے باہر آوے ایک

قدحی برفاب در دست گرفتہ و شکر در آن ریختہ و بعرق آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ

پیالہ برف کا بیچ ہاتھ کے لیے ہوے اور شکر بیچ اُسکے ڈالے ہوے اور گلاب کا عرق ملایا ہوا نہین جانتا ہون کہ ساتھ گلاب کے اُسکو

بود یا قطرہ چند از گل رویش در آن چکیدہ فی الجملہ شراب از دست نگارینش

تھا یا قطرے کتنے گلاب کے ایسے منھ اُسکے سے ٹپکے تھے بیچ اُسکے حاصل کلام شربت ہاتھ نگارین اُسکے سے

برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم **شعر** ظَمَاءٌ بِقَلْبِی لَا یَکَادُ یُسِیغُہٗ + رَشْفُ الزُّلَالِ

لیا مین نے اور پیا مین نے اور عمر دوبارہ کو پایا مین + ایک پیاس بھی بیچ دل میرے کے نزدیک نہین ہر کہ سیراب کرے اُسکے تئین چکیدنی

وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا **قطعہ** خرم آن فرخندہ طالع را کہ چشم + بر چنین روی

اور اگرچہ پیون مین دریاؤنکے تئین + خوش اُس مبارک نصیبے کے تئین کہ آنکھ اوپر ایسے منھ کے

فتد ہر بامداد + مست مے بیدار گردد نیم شب + مست ساقی روز محشر بامداد +

پڑے ہر صبح کو + مست شراب کا جاگنے والا ہوا آدھی رات کو + مست ساقی کا روز قیامت کے صبح کو

حکایت سالی محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با ختا برای مصلحتی صلح اختیار کرد

ایک سال محمد خوارزم شاہ رحمت اللہ تعالی کی اوپر اُسکے ساتھ ملک ختا کے واسطے ایک مصلحت کے صلح اختیار کی

مہلت دادن میں چنگاکنا بہت کم ساختن ہست ۶ در اکثر نسخ سلطان محمود واقع شدہ و ظاہر آن صحیح نباشد صحیح سلطان محمد ست و آن بادشاہ بود کہ با چنگیز خان

بجامع کاشغر در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نہایت جمال چنانکہ
بیچ مسجد کاشغر کے آیا مین ایک لڑکے کے تئین دیکھا مین نے بیچ خوبی کے بیچ نہایت اعتدال و نہایت جمال کے جیسا کہ بیچ
در امثال گویند نظم معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت + جفا و ناز و عتاب و ستمگری
مثالون کے کہتے ہین معلم نے تجھکو تمام شوخی اور دلبری سکھلائی + ظلم اور ناز اور غصہ اور ظلم کا بنانا
آموخت + من آدمی بدین شکل و خوی و قد و روش + ندیدہ ام مگر این شیوہ از پری آموخت
سکھلایا + مین نے آدمی ایسی شکل اور خوے اور قد چال کا نہین دیکھا مین نے مگر یہ طریقہ پری سے سیکھا +
مقدمہ نحو زمخشری در دست ہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَکَانَ الْمُتَعَدِّیْ عَمْرًا و
مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے اور پڑھتا تھا + مارا زید نے عمر کو اور ہوا تعدی کیا گیا عمرو
گفتم اے پسر خوارزم و خطا صلح کردند و زید و عمرو را ہنوز خصومت باقیست بخندید
کہا مین نے اے بیٹے خوارزم اور خطا نے صلح کی اور زید اور عمرو کے تئین ابتک دشمنی باقی ہے ہنسا
و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم بلیت بنحوی
اور جگہ پیدائش میری کی پوچھی کہا مین نے خاک پاک شیراز کہا باتون سعدی کے کیا یاد رکھتا ہے تو کہا مین نے گرفتار ہوا مین واسطے نحوی کے
یَصُوْلُ مُغَاضِبًا عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرٖو + عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ
حملہ کرتا ہے مجھ اوپر میرے مانند زید کے بیچ مقابلہ عمرو کے + اوپر کھینچنے دامن کے نہین اٹھاتا ہے
رَاْسَہٗ + وَہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ لختے باندیشہ فرو رفت و گفت
سر اپنے کے تئین اور نہین راست ہو رفع عامل کسرہ کے سے تھوڑی دیر اندیشے مین گیا اور کہا
غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسیست اگر بگوئی بفہم نزدیکتر باشد گفتم +
اکثر شعر اسکے بیچ اس زمین کے زبان پارسی مین ہین اگر کہے تو بیچ سمجھ کے نزدیک ہو کہا مین نے
مثنوی طبع ترا تا ہوس نحو کرد + صورت عقل از دل ما محو کرد + اے دل عشاق بدام
طبیعت تیری نے جب سے ہوس نحو کی کی صورت عقل کی دل ہمارے سے دور کی + اے دل عاشق کا بیچ جال
تو صید + ما بتو مشغول و تو با عمرو زید + بامدادان کہ عزم سفر مصمم شد گفتہ بودندش کہ فلان
تیرے کے قید ہم ساتھ تیرے کے مشغول اور تو ساتھ عمرو اور زید کے + صبح کے وقت کہ قصد سفر کا مصمم ہوا کہا تھا اسکو کہ فلانا

سعدیست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندین مدت چرا نگفتی تا شکر
سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کھایا کہ اتنی مدت تک کسواسطے نہ کہا تو لے تو شکر
قدوم بزرگان را بخدمت میان بستمی گفتم ع باوجودت ز من آواز نیاید
آنے بزرگون کے تئین بیچ خدمت کے کمر باندھتا مین کہا مین نے ساتھ وجود تیرے کے مجھے آواز نہ آئی
کہ منم + گفتا چہ شود اگر چہ درین خطہ روزے چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردم
کہ مین ہون مین کہا کیا ہووے جو بیچ اس شہر کے تھوڑے روز آرام کرے تو تو خدمت سے فائدہ مند ہوؤن مین
گفتم نتوانم بحکم این حکایت منظوم بزرگے دیدم اندر کوہسارے + قناعت
کہا مین نے نہ سکون مین بوجہ اس بات کے ایک بزرگ کو دیکھا مین نے بیچ ایک پہاڑ کے چھپر
کردہ از دنیا بغارے + چرا گفتم بشہر اندر نیائی + کہ بارے بندی از دل برکشائی +
کیے ہوے دنیا سے بیچ ایک غار کے + کسواسطے کہا مین نے بیچ شہر کے نہ آئے تو کہ ایک بار بند دل سے کھولے تو +
بگفت آنجا پریرویان نغزند + چو گل بسیار شد پیلان بلغزند + این بگفتم و بوسہ
کہا اس جگہ پر پری رو بہت اچھے ہین جو کیچڑ بہت ہوئی ہاتھی پھسلین + یہ کہا ہم نے اور بوسہ
بر روے یکدگر دادیم و وداع کردیم مثنوی بوسہ دادن بروی دوست چہ سود +
اوپر منھ آپس کے دیے ہمنے اور رخصت کیا ہمنے بوسہ دینا اوپر منھ دوست کے کیا فائدہ +
ہمدران لحظہ کردنش بدرود + سیب گفتی وداع یاران کرد + روے زین نیمہ سرخ زان رو زرد
اسیوقت کرنا اسکو رخصت سیب کو کہے تو رخصت یارون کی کی + منھ اس سبب کے آدھا سرخ اور آدھا زرد
شعر اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا + لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّۃِ مُنْصِفًا
اگر نہ مرون مین دن رخصت کے ازروی افسوس کے مت شمار کرو میرے تئین بیچ دوستی کے انصاف کرنے والا
حکایت خرقہ پوشے در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکی از امراے عرب مر او را
ایک گدڑی کا پہننے والا بیچ قافلہ حجاز کے ہمراہ ہمارے تھا ایک نے امیرون عرب سے خاص کر اسکے تئین
صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاجہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک ببردند
سو دینار دیے تو قربانی کرے چورون خفاجہ نے یکایک اوپر قافلہ کے دوڑ ماری اور اسباب لے گئے

بازرگانان گریہ وزارے کردن گرفتند وفریاد بے فائدہ خواندن **شعر**

سوداگروں نے رونا اور روتا شروع کیا اور فریاد بے فائدہ پڑھنا پکڑا

گر تضرع کنی وگر فریاد + دزد زر بازپس نخواہد داد + مگر آن درویش صالح کہ برقرار خویش

اگر زاری کرتا کرے تو اور اگر فریاد چور زر پھیر ندے گا مگر وہ فقیر نیک کہ اوپر قرار اپنے کے

ماندہ بود وتغیری درو نیامدہ گفتم مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی ببردند ولیکن

رہا تھا کچھ تبدیلی بیچ اُسکے نہ آئی کہا میں نے مگر اُس خرچ معلوم تیرے کے تئیں چور نہ لیگئے کہا ہاں لیگئے ولیکن

مرا بآن الفتی چنان نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد **بیت** نباید بستن اندر

میرے تئیں ساتھ اُسکے اُلفت ایسی نہ تھی کہ بیچ وقت جدائی کے خستہ دلی ہووے نہ چاہیے باندھنا بیچ

چیز وکس دل + کہ دل برداشتن کاریست مشکل + گفتم موافق حال منست اینچہ

کسی چیز اور آدمی کے دل کہ دل اُٹھانا ایک کام ہے مشکل + کہا میں نے موافق حال میرے کے ہے یہ کہ

گفتی کہ مرا در عہد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود وصدق مودت تا بجائیکہ

کہا تو نے کہ میرے تئیں بیچ زمانے جوانی کے ساتھ ایک جوان کے اتفاق دوستی کا تھا اور سچی دوستی تو اس جگہ تک کہ

قبلہ چشمم جمال او بودی وسرمایہ عمرم وصال او **قطعہ** مگر ملائکہ بر آسمان وگرنہ بشر

قبلہ آنکھ میری کا جمال اُسکا ہوتا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاقات اسکی شاید فرشتے اوپر آسمان کے وگرنہ آدمی

بحسن صورت او در زمین نخواہد بود + بدوستی کہ حرامست بعد ازو صحبت + کہ

برابر حسن وصورت اُسکی کے اوپر زمین کے نہوگا قسم ہے اُس دوستی کی کہ حرام ہے مجھے اُسکے دوستی + کہ

ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود + ناگہے پای وجودش بگل عدم فرو رفت

کوئی نطفہ مانند اُسکے آدمی نہوگا + ایک بارگی پاؤں وجود اُسکے کا بیچ مٹی نیستی کے گیا

دود فراق از دودمانش برآمد روزہا بر سر خاکش مجاورت کردم واز جملہ کہ

اور دھواں جدائی کا گھر اُسکے سے باہر آیا اور بر سوں اوپر سر قبر اُسکی کے مجاوری کی میں نے اور اُن سب کے

بر فراق او گفتم **قطعہ** کاج کانروز کہ در پاے توشد خار اجل + دست

اوپر جدائی اُسکے کے کہا میں نے کاشکے اُس روز کہ بیچ پاؤں تیرے کے گیا کانٹا موت کا ہاتھ

گیتی بزدی تیغ ہلاکم برسر + تا درین روز جہان بیتو ندیدی چشمم + این منم بر سر

دنیا کا مارتا تلوار ہلاکت کی اوپر سر میرے + تو بیچ اُس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میری + یہ میں ہوں اوپر سر

خاک تو کہ خاکم بر سر **قطعہ** آنکہ قرارش نگرفتی وخواب + تا گل ونسرین نفشاندی نخست

خاک تیری کے کہ خاک میری اوپر سر کے + وہ کہ قرار اُسکو نہ آتا اور خواب جب تک گل ونسرین نہ جھاڑتے پہلے

گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + بعد از مفارقت

گردش دنیا نے گل منھ اُسکے کا بکھیرا + درخت کانٹوں کے اوپر خاک اُسکی کے آگے + پیچھے جدائی

او عزم سفر کردم ونیت جزم کہ بقیت زندگی فرش ہوس در نوردم وگرد مجالست

اُسکی سے قصد سفر کا کیا میں نے اور نیت مستوار کہ باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹوں میں اور آس پاس جلسہ کرنے کے

نگردم **قطعہ** دوش چون طاؤس مینازیدم اندر باغ وصل + دیگر امروز

نہ پھروں میں کل مانند طاؤس کے ناز کرتا تھا میں بیچ باغ ملاقات کے + پھر آج کے روز

فراق یار می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج + صحبت گل خوش بدی گر

جدائی یار کی سے لپٹا ہوں میں مانند سانپ کے + فائدہ دریا کا نیک ہوتا جو نہوتی دہشت لہر کی + صحبت گل خوش ہوتی جو

نیستے تشویش خار + **حکایت** یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی ومجنون وشورش

نہوتا پیچ کانٹے کا ایک کے تئیں بادشاہوں عرب کے سے حدیث لیلی اور مجنون اور دیوانگی

حال وی بگفتند کہ باکمال فضل وبلاغت سر در بیابان نہادہ است وزمام اختیار

حال اسکے کی کہی کہ ساتھ کمال فضل اور بلاغت کے سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار کی

از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند وملامت کردن گرفت کہ در شرف نفس انسان

ہاتھ سے دی فرمایا اُسکو تو حاضر لائے اور ملامت کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی ذات انسان کے

چہ خلل دیدی کہ خوی بہائم گرفتی وترک صحبت مردم گفتی گفت **شعر** درمان صحابی

کیا خلل دیکھا تو نے کہ خو چار پایوں کی پکڑی تو نے اور چھوڑنا صحبت آدمیوں کا کہا تو نے کہا اور بہت دوست

کم من خلانی لاموا فی ودادھا + الم یرھا یوما فیوضح لی عذری **قطعہ** کاج

کہ ملامت کی میرے تئیں بیچ دوستی اُسکی کے آیا نہ دیکھا اُسکے تئیں ایک روز پس ظاہر ہوتا واسطے میرے عذر میرا کاشکے

کانانکه عیب من گفتند + رویت ای دلستان بدیدندی + تا بجای ترنج در نظرت
اُن لوگون نے کہ عیب میرا کہا مُنھ تیرا اے دل لینے والے دیکھتے تو بیچ جگہ ترنج کے بیچ نظر تیری کے
بیخبر دستها بریدندی + تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواه آمدی که فَذٰلِکُنَّ
بے خبر ہاتھ کاٹتے تو حقیقت معنی کی اوپر ظاہر دعوی کے گواہ آتی کہ پس یہ وہ
الَّذِی لُمْتُنَّنِی فِیهِ ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطالعت کند تا چه صورتست
شخص ہے کہ ملامت کرتی تھیں میرے تئین بیچ اُس شخص کے بادشاہ کے تئین بیچ دل کے آیا کہ جمال لیلی کا دیکھنا کرے تو کیا
که موجب چندین فتنه است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب بگردیدند
کہ سبب اتنے عشق کا ہو پس فرمایا اُسکو بلانا بیچ قبیلون عرب کے پھرے
وبدست آوردند و بپیش ملک در صحن سراچه بداشتند ملک در هیئت او تامل کرد
اور بیچ ہاتھ کے لائے اور آگے بادشاہ کے بیچ صحن انگنائی کے رکھا بادشاہ نے بیچ صورت اُسکی کے تامل کیا
در نظرش حقیر آمد بحکم آنکه کمترین خدم حرم او بجمال از و بیشتر بودند و بزینت بیشتر
بیچ نظر اُسکی کے ذلیل آئی موافق اسبات کے کہ کمترین لونڈیون محل اُسکی صورت مین اُس سے بڑھی ہوئی اور زینت مین
مجنون بفراست دریافت گفت از دریچه چشم مجنون بایستی در جمال لیلی نظر کردن تا
مجنون نے دانائی سے سمجھا کہا خانہ آنکھ مجنون سے چاہیے بیچ جمال لیلی کے نظر کرنا
سر مشاهده او بر تو تجلی کند شعر مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمٰی بِمَسْمَعِی + لَوْ سَمِعَتْ
تو خیال دیکھنے اُسکی کا اوپر تیرے تجلی کرے جو چیز کہ گذری یاد کرنے سبزی سے بیچ کان میرے کے اگر سنتی کبوتریں اور
وُرْقُ الْحِمٰی صَاحَتْ + یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُوْلُوْا لِلْمُعَا + فِی لَسْتَ تَدْرِیْ
کبوتر نالہ کرتے ساتھ میرے اے گروہ دوستون کے کہو تم خاصکر تندرست کے تئین نہین دریافت کرتا ہو تو کیا
مَا بِقَلْبِ الْمُوْجَعِ نظم تندرستان را نباشد درد ریش + جز بهمدردی نگویم درد
وہ چیز کہ بیچ دل دردناک میرے کے ہے تندرستون کے تئین نہووے درد گھاؤ کا سوائے ہمدرد کے نہ کہون مین درد
خویش + گفتن از زنبور بیحاصل بود + با یکی در عمر خود ناخورده نیش + تا ترا حالے نباشد
اپنا کہنا بھڑ سے بیفائدہ ہو ساتھ ایک کے بیچ عمر اپنی کے نہ کھایا ڈنک + جبتک تیرے تئین حال نہو

همچو حال ما باشد ترا افسانه پیش حکایت قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند
مانند ہمارے حال ہمارا ہو تیرے تئین قصہ آگے + قاضی ہمدان کے تئین حکایت کرتے ہین کہ ساتھ نعلبند کے
پسرے سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و پویان و
بیٹے کے نشے مین تھا اور نعل دل اُسکے کا بیچ آگ کے ایک مانہ بیچ طلب اُسکے کے رنجیدہ تھا اور دوڑنے والا اور
مترصد و جویان و بر حسب واقعه گویان + نظم در چشم من آمد آن سهی سرو بلند + بربود دلم
اُمیدوار اور ڈھونڈھنے والا اور موافق حال کے کہنے والا + بیچ آنکھ میری کے آیا وہ سہی سرو بلند + لے گیا دل میرا
ز دست و در پا گفگند + این دیده شوخ میبرد دل بکمند + خواهی که بکس دل ندهی دیده
ہاتھ سے اور نیچے پاؤن کے ڈالا + یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہے دل بیچ کمند کے + چاہے تو کہ کسی کو دل نہ دے تو آنکھ
بر بند + شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی از آن مقالات بسمعش رسیده
بہ بند + سنا مین نے کہ بیچ راہ کے آگے قاضی کے پھر آیا تھوڑا اُس گفتگو سے بیچ کان اُسکے کے پہونچا تھا اور
و زاید الوصف رنجیده دشنام بی تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت
زیادہ تعریف سے رنجیدہ ہوکے گالیان بے تحاشا دینا شروع کین اور بیہودہ کہنا اور پتھر اُٹھایا
و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که همعنان او بود بیت
اور کچھ بے عزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کے تئین کہا عالمون معتبر سے کہ ساتھ اُسکے تھا
آن شاهدی و خشم گرفتن بینش + و آن عقده بر ابروی ترش شیرینش + ضَرْبُ
وہ معشوقانہ پن اور غصہ پکڑنا دیکھ اُسکا اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کے میٹھی اُس کی مارنا
الْحَبِیْبِ زَبِیْبٌ بیت از دست تو مشت بر دهان خوردن + خوشتر که بدست
دوست کا بجائے خرے اور مویز کے ہے + ہاتھ تیرے سے گھونسا اوپر مُنھ کے کھانا خوش زیادہ کہ ہاتھ
خویش نان خوردن + همانا که از وقاحت او بوی سماحت می آید فرد انگور نو
اپنے سے روٹی کھانا تحقیق کہ بے شرمی اُسکی سے بو اغماض کی آتی ہے انگور نیا
آورده ترش طعم بود + روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد + این بگفت و بمسند
آیا ہوا کھٹا کھانے مین ہو دن دو تین صبر کر کہ میٹھا ہووے یہ کہا اور اوپر مسند

قضا باز آمد تنے چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت

قضا کے پھر آیا کتنے لوگون نے بزرگون عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اُسکی کے تھے زمین خدمت کی

ببوسیدند که با جازت سخنی در خدمت بگوئیم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند

چومی کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہین ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہی اور بزرگون نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست + خطای بزرگان گرفتن خطاست

نہ بیچ ہر بات کے بحث کرنا روا ہے + قصور بزرگون کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتیکه بینند

ولیکن ساتھ حکم اگلی نعمتوں صاحب کے لازم کرنے والی زمانہ بندون کی ہے ایک مصلحت کہ دیکھین

واعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع

اور خبر نہ کرین ایک جنس خیانت سے ہوتی ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے کے گرد لالچ کے

نگردی و فرش ولع در نه نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست که تا بگناهی شنیع

نہ پھرے تو اور فرش حرص کا نہ لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہے بڑا کہ تو بیچ کسی گناہ بد کے آلودہ

ملوث نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی مثنوی یکی کرده بی آبروی

نہووے تو اور یار یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سُنی تو نے ایک نے کی بے آبروئی

بسے + چه غم دارد از آبروی کسے + بسا نام نیکوی پنجاه سال + که یک نام زشتش

بہت کیا غم رکھے آبرو کسی سے + بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام بد اُس کو

کند پایمال + قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند و

کرتا ہے خراب + قاضی کے تئین نصیحت یارون یکدل کی پسند آئی اور اوپر نیک عقل قوم کے آفرین پڑھی اور

گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بیجواب ولیکن شعر نصیحت

کہا نظر عزیزون کی بیچ مصلحت حال میرے کے نہایت صواب ہے اور مسئلہ بیجواب ہے لیکن نصیحت

کن مرا چندانکه خواهی + که نتوان شستن از زنگی سیاهی + فرد + از یاد تو غافل

کر میرے تئین جتنا کہ چاہے تو + کہ نہ سکیے دھونا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

... سیاہی زنگی بہ شستن نمیرود یعنی محبت او چندان بدل من قرار گرفته است که بر طرف نمی تواند شد لهذا مجبورم ۱۲

نتوان کرد بهیچ + سر کوفته مارم نتوانم که بپیچم + این بگفت و کسے چند به تفحص حال او

نہ سکیے کرنا ساتھ کسی چیز کے مجھکو + سر کچلا سانپ ہون نہین سکتا ہون مین کہ بیچ کرون مین یہ کہا اور چند آدمی کے تئین واسطے کھوج

برانگیخت و نعمت بیکران بریخت و گفته اند هر کرا زر در ترازوست زور در بازوست

اُٹھایا اور نعمت بہت بکھیری اور کہا ہے جس کیلئے تئین زر بیچ ترازو کے ہے زور بیچ بازو کے ہے

شعر هر که زر دید سر فرود آورد + ور ترازوی آهنین دوشست + فی الجمله شبے خلوتے

جس نے زر دیکھا سر نیچے لایا اور خود ترازو لوہے کی ڈنڈی کی ہے حاصل کلام کا ایک رات کو خلوت

میسر شد و هم در آن شب شحنه را خبر شد قاضی همه شب شراب در سر و شاهد در بر بتنعم

میسر ہوئی اور بھی اُسی رات مین کوتوال کے تئین خبر ہوئی قاضی تمام رات شراب بیچ سر کے اور جوان بیچ بغل کے خوشی سے

نخفتی و بترنم گفتی نظم امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس + عشاق بس نکرده

نسوتا اور راگ کہتا آج کی رات شاید وقت پر نہین بولتا ہے یہ مرغ عاشقوں نے بس نہین کیا ہے

هنوز از کنار و بوس + یکدم که دست فتنه نخفتست زینهار + بیدار باش تا نرود

اب تک بوس و کنار سے ایکدم کہ ہاتھ فتنے کا نہین سویا ہے ہرگز جاگنے والا رہ تو نجاوے

عمر بر فسوس + تا نشنوی ز مسجد آدینه بانگ صبح + یا از در سرای اتابک غریو کوس +

عمر اوپر افسوس کے جبتک نہ سُنے تو مسجد جامع سے آواز اذان کی + یا دروازے گھر اتابک سے شور نقارے کا

لب بر لب چو چشم خروس ابلهی بود + برداشتن بگفتن بیهوده خروس + قاضی درین

لب اوپر لب کے مانند آنکھ مرغ کے احمقی ہووے اُٹھانا ساتھ کہنے بیہودہ مرغ کے قاضی بیچ

حالت بود که یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چه نشینی خیز و تا پای داری گریز که

اس حالت کے تھا کہ ایک خدمتگارون سے آیا اور کہا کیا بیٹھا ہے تو اُٹھ اور جہان تک پاؤن رکھتا ہے بھاگ کہ

حسودان بر تو دقے گرفته اند بلکه حقے گفته اند تا مگر آتش فتنه که هنوز اندکست باب تدبیر

دشمنون نے اوپر تیرے عیب پکڑا ہے بلکہ سچ کہا ہے تو مگر آگ فتنے کی کہ ابتک تھوڑی ہے ساتھ پانی تدبیر کے

فرو نشانیم مبادا که فردا چون بالا گیرد عالمے فرا گیرد قاضی به تبسم در و نظر کرد و گفت قطعه

بجھاوین ہم مبادا کہ کل کو جو بلند ہونا پکڑے ایک عالم کو آگے پکڑے قاضی نے ساتھ ہنسی کے بیچ اُسکے نظر کی اور کہا

۳ قاضی اراده سلطان از چشم دیدن خود کیفیت قاضی آگاه گشته پیش قاضی آمد خواست که قاضی را تنبیه کرده از محوط فتنه و فساد بیاورد ...

پنجه در صید برده ضیغم را + چه تفاوت کند که سگ لاید + روی در روی دوست کن

پنجہ بیچ شکار کے لگے ہوے شیر کے تئین کیا تفاوت کرے کہ کتا بھونکے مُنھ بیچ مُنھ دوست کے کر

بگذار + تا عدو پشت دست میخاید + ملک را همدران شب آگاهی دادند که در ملک تو

چھوڑ + تو دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے + بادشاہ کے تئین بھی بیچ اُس رات کے خبر دی کہ بیچ ملک تیرے

چنین منکرے حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر

ایسا ایک امر بد پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اُسکے تئین فاضلوں زمانہ سے

میدانم و یگانهٔ روزگار می شمارم باشد که معاندان در حق وے خوضے کرده اند پس این

جانتا ہوں میں اور یکتا زمانہ کا گنتا ہوں میں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اُسکے کے ایک کھوج کیا ہے پس یہ

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنگه معاینت گردد که حکیمان گفته اند **شعر** به تندی

بات بیچ کان قبول میرے کے نہ آوے مگر اُسوقت کہ دیکھنا ہووے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ غصے کے

سبک دست بردن به تیغ + بدندان گزد پشت دست دریغ + شنیدم که سحرگاه با تنے

جلد ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے + ساتھ دانتوں کے کاٹے پیٹھ ہاتھ افسوس کی سُنا میں نے کہ صبح کو ساتھ تن

چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید بر پای و شاهد نشسته و می ریخته و قدح

کتنے ایک خاصوں کے اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کے تئین دیکھا اوپر پانوں کے اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب گری ہوئی پیالہ

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کے بیخبر دنیا سے ساتھ لطف کے تھوڑا تھوڑا بیدار اُس کو کیا

که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد

کہ اُٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کدھر سے نکلا

سلطان را عجب آمد و گفت از جانب مشرق چنانکه معهود است گفت الحمد لله که هنوز در

بادشاہ کے تئین تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ دروازہ

توبه همچنان باز است بحکم حدیث لَا تُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتَّى تَطْلُعَ

توبہ کا ویسا ہی کھلا ہے بموجب فرمودہ پیغمبر کے نہیں بند ہوتا ہے دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جبتک روشن ہوتا ہے

م واعتذار چنانچه از فقرات آئنده ظاهر است ۱۲

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ **قطعه** این دو چیزم بر گنه

سورج مغرب سے طلب آمرزش چاہتا ہوں میں اے خدا اور باز گشت کرتا ہوں میں طرف تیرے ان دو چیزوں نے مجھکو اوپر

انگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور ببخشی عفو بهتر

گناہ کے اُٹھایا + نصیبے نامبارک اور عقل ناتمام نے + جو گرفتار مجھکو کرے تو لائق ہوں میں + اور جو بخشے تو معاف کرنا

کانتقام + ملک گفت توبه درین حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع یافتی

کہ بدلا لینا + بادشاہ نے کہا توبہ بیچ اس حالت کے کہ اوپر عوض گناہ اپنے کے اطلاع پائی تو نے

سودے نکند فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا **قطعه**

فائدہ نہ کرے پس نہ تھا کہ نفع بخشے اُنکے تئیں ایمان اُنکا جسوقت کہ دیکھا عذاب ہمارا۔

چه سود از دزدی آنگه توبه کردن + که نتوانی کمند انداخت بر کاخ + بلند از میوه گو کوتاه

کیا فائدہ چوری سے اُسوقت توبہ کرنا + کہ نہ سکے تو کمند ڈالنا اوپر محل کے + بلند کو میوہ سے کہ کوتاہ

کن دست + که کوته خود ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکرے که ظاهر شد

کر ہاتھ + کہ چھوٹا آپ نہیں رکھتا ہے ہاتھ اوپر شاخ کے + تیرے تئیں باوجود ایسے ایک عمل کے کہ ظاہر ہوا

سبیل خلاص صورت نه بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وے آویختند

راہ خلاص ہونے کی صورت نہ باندھے یہ کہا اور نگہبان عذاب کرنے کے بیچ اُس کے اُلجھے

گفت مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت

کہا میرے تئیں بیچ خدمت بادشاہ کے ایک بات باقی ہے بادشاہ نے سُنا اور کہا وہ کیا ہے کہا

قطعه بآستین ملالیکه بر من افشانی + طمع مدار که از دامنت بدارم دست + اگر خلاص

ساتھ آستین اُس رنج کے کہ اوپر میرے جھاڑے تو + لالچ مت رکھ کہ دامن تیرے سے رکھوں میں ہاتھ اگر خلاص

محالست زین گنه که مراست + بدان کرم که تو داری امیدواری هست + ملک گفت

محال ہے اس گناہ سے کہ میرے تئیں ہے + ساتھ اُس کرم کے کہ تو رکھتا ہے تو اُمیدواری ہے + بادشاہ نے کہا

این لطیفهٔ بدیع آوردی و این نکتهٔ غریب گفتی و لیکن محال عقلست و خلاف نقل

یہ لطیفہ نادر لایا تو اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے اور لیکن محال عقل ہے اور خلاف حدیث کے

کہ ترا فضل و بلاغت امروز از جنگ و عقوبت من رہائی دہد مصلحت آن مے بینم کہ

کہ تیرے تئین فضل اور بلاغت آج کیدن نیچے عذاب میرے چھڑا دیوے مصلحت وہ دیکھتا ہون مین

ترا از قلعہ بزیر اندازم کہ دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوند

کہ تیرے تئین قلعہ سے نیچے ڈالون مین کہ اور نصیحت قبول کرین اور دہشت پکڑین کہا اے خداوند

جہان پروردہ نعمت این خاندانم و این جرم تنہا در جہان نہ من کردہ ام دیگرے را

جہان کے پالا ہوا نعمت اس گھرانے کا ہون مین اور یہ ظلم اکیلے بیچ جہان کے نہ مین نے کیا ہے مین نے دوسرے کے تئین

بیند از تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را کہ

ڈال تو مین دہشت پکڑون مین بادشاہ کے تئین ہنسی نے لیا اور ساتھ معاف کرنیکے خیال گناہ اُسکے سے اُٹھا اور عیب ڈھونڈھنے والونکے تئین

اشارت بکشتن او ہمیکردند گفت شعر ہر کہ حمال عیب خویشتنند طعنہ بر عیب دیگران چہ زنند

اشارہ واسطے مارنے اُسکے کے کرتے تھے کہا جو لوگ کہ اُٹھانے والے عیب اپنے کے ہین طعنہ اوپر عیب اورون کے کیا مارین

حکایت منظوم

جوانی پاکباز و پاک رو بود | کہ با پاکیزہ روئی در گرو بود

ایک جوان پاکباز اور پاک چلنے والا تھا | کہ ساتھ ایک پاکیزہ منھ کے عاشق تھا

چنین خواندم کہ در دریائے اعظم | بگردابی در افتادند باہم

ایسا پڑھا مین نے کہ بیچ دریا بڑے کے | بیچ ایک بھنور کے پڑے آپس مین

چو ملاح آمدش تا دست گیرد | مبادا کاندران حالت بمیرد

جو ملاح آیا تو ہاتھ پکڑے اُس کا | ایسا ہو کہ اُس حالت مین مرے

ہمیگفت از میان موج تشویش | مرا بگذار و دست یار من گیر

کہتا تھا پریشانی کے بیچ سے | میرے تئین چھوڑ اور ہاتھ یار میرے کا پکڑ

درین گفتن جہانی بروی آشفت | شنیدندش کہ جان میداد و میگفت

بیچ اس کہنے کے ایک جہان اُس پر جوش مین آیا | سنا اُسکو کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا

حدیث عشق ازان بطال منیوش | کہ در سختی کند یاری فراموش

بات عشق کی اس بطل سے مت سُن | کہ بیچ سختی کے کرے یاری بھلانا

چنین کردند یاران زندگانی | ز کار افتادہ بشنو تا بدانی

ایسی کی یارون نے زندگانی | تجربہ کار سے سُن تو جانے تو

کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی | چنان داند کہ در بغداد تازی

اسواسطے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی کی | ایسی جانتا ہے کہ بیچ بغداد کے زبان عربی

دلارامیکہ داری دل درو بند

آرام دل کہ رکھے تو دل بیچ اُسکے باندھ

دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند + اگر مجنون و لیلی زندہ گشتی + حدیث عشق ازین دفتر نوشتی +

دوسرے آنکھ تمام عالم سے بند کر + اور جو مجنون اور لیلی زندہ ہوتے + بات عشق کی اس دفتر سے لکھتے +

باب ششم در ضعف و پیری حکایت با طائفہ دانشمندان در جامع دمشق

باب چھٹا ناتوانی بڑھاپے مین ساتھ ایک گروہ عالمون کے بیچ مسجد دمشق کے

بحثے ہمیکردم کہ جوانی درآمد گفت درین میان کسے ہست کہ زبان پارسی داند

بحث کرتا تھا مین کہ ایک جوان آیا کہا بیچ اس درمیان کے کوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہے

غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیر ہست گفت پیری صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع است

اکثر نے اشارہ طرف میرے کیا کہا مین نے اُسکو خیر ہے کہا ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جانکنی کے

و بزبان عجم چیزی ہمیگوید و مفہوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتی

اور بیچ زبان عجم کے کچھ کہتا ہے اور فہم کیا گیا ہمارا نہین ہوتا ہے جو ساتھ کرم کے رنجہ ہووے تو اجر پاوے تو ہووے ایک وصیت

ہمیکند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت قطعہ دمی چند گفتم برآرم بکام + دریغا

کرتا ہی جو اوپر سرہانے اُسکے کے آیا مین یہ کہتا تھا ایک دم کتنے کہا مین نے برآون مین ساتھ مقصد کے + افسوس

کہ بگرفت راہ نفس + دریغا کہ بر خوان الوان عمر + دمے چند خوردیم و گفتند بس +

کہ بند ہوئی راہ دم کی افسوس کہ اوپر خوان رنگ برنگ عمر کے + ایک دم کتنے کھایا ہمنے اور کہا بس کر +

معانی این سخن بزبان عربی با شامیان ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمر دراز و تاسف او ہمچنان

معنی اس بات کے ساتھ زبان عربی کے ساتھ شامیونکے کہتا مین اور تعجب کرتے تھے عمر دراز سے اور افسوس اُسکا بھی ایسا ہی

بر حیات دنیا گفتم چگونہ درین حالت گفت چگویم قطعہ ندیدہ کہ چہ سختی ہمی رسد بکسی +

اوپر زندگی دنیا کے کہا مین نے کس طرح ہو تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہون مین نہین دیکھا ہو تو نے کہ کیا سختی پہونچے

کہ از دہانش بدر میکنند دندانی + قیاس کن کہ چہ حالش بود در آن ساعت + کہ از وجود

کہ منھ اُسکے سے باہر کرتے ہین دانت + قیاس کر کہ کیا حال اُسکا ہووے اُس ساعت مین کہ بدن

عزیزش بدر رود جانی گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر طبیعت مستولی مگردان کہ فیلسوفان

عزیز اُسکے سے باہر جاتی ہے جان کہا مین نے تصور باندھنا موت کا خیال سے باہر کر اور رنج کے تئین اوپر طبیعت کے غالب کر کہ حکیمون نے

یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت کلے
یونان نے کہا ہے مزاج اگر راست ہووے تکیہ کرنا زندگانی کے تئین نہ چاہیے اور مرض اگرچہ ہائل ہو دلیل کرنا
بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ بر کرد و بخندید و گفت
اوپر ہلاک کے نیکے نکرے اگر فرمائے تو ایک حکیم کے تئین بلاوین ہم تو دوا کرے دیدے کھولتا کیے اور ہنسا اور
مثنوی دست بر ہم زند طبیب ظریف + چون خرف بیند اوفتادہ حریف +
ہاتھ افسوس کے مارے حکیم ہنر مند مانند ٹھگرے کے دیکھے پڑا ہوا حریف کو +
خواجہ در بند نقش ایوانست + خانہ از پای بست ویرانست + پیر مردے ز نزع می نالید +
صاحب بیچ فکر کرنے نقش محل کے ہے گھر جڑسے ویران ہے + ایک پیر مرد بیچ نزع کے روتا تھا
پیر زن صندلش ہمی مالید + چون مخبط شد اعتدال مزاج + نہ عزیمت اثر کند نہ علاج +
بڑھیا صندل اُسکے ملتی تھی جو خراب ہوا اعتدال مزاج + نہ دعا اثر کرے نہ علاج +
حکایت پیرے را حکایت کنند کہ دختری خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت
ایک پیر مرد کے تئین باتین کرتے ہین کہ ایک لڑکی چاہی تھی اور کوٹھری ساتھ مٹی کے آراستہ کی اور خلوت مین
با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہای دراز نخفتی و بذلہا و لطیفہا گفتی باشد کہ
ساتھ اُسکے بیٹھا تھا اور دیدہ اور دل ساتھ اُسکے باندھا راتون کو نہ سوتا اور بذلے اور لطیفے کہتا تھا شاید کہ
موانست پذیرد و وحشت نورزد از جملہ شبی میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت
اُنس قبول کرے اور وحشت نہ کرے تمام سے ایک شب کہتا تھا نصیبا بلند تیرا یار تھا اور آنکھ دولت کی
بیدار کہ بہ صحبت پیری فتادی پختہ پروردہ جہاندیدہ آرمیدہ سرد و گرم روزگار کشیدہ
بیدار کہ بیچ صحبت ایک بڈھے کے پڑی تو پکا ہوا جہان دیکھا ہوا آرام کیا ہوا سرد اور گرم زمانے کا کھینچا ہوا
نیک و بد آزمودہ کہ حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجا آورد مشفق مہربان خوش
نیک و بد آزمایا ہوا کہ حق صحبت کے جانے اور شرط دوستی کی بجا لاوے شفقت کرنے والا مہربانی کرنے والا اچھی
طبع شیرین زبان **مثنوی** تا توانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم + ور چو طوطی بود شکر
طبع میٹھی زبان جبتک سکو نہیں دل تیرا بیچ ہاتھ کے لاؤ نہیں اور جو تو آزار دے مجھکو نہ آزردہ کرو نہیں اور جو مانند طوطی کی ہو شکر

خورشت + جان شیرین فدای پرورشت + نہ گرفتار آمدے بدست جوانے
خوراک + تیری جان میٹھی فدای پرورش تیری کے نہ گرفتار آتی بیچ ہاتھ ایسے جوان کے
معجب خیرہ رای سر تیزی سبکپای کہ ہر دم ہوسی پزد و ہر لحظہ رای زند و ہر شب جای
خود بین کے خراب عقل غصہ ور بیواسطے بھاگنے والا کہ ہر دم ایک ہوس پکائے اور لحظہ عقل مارے اور ہر رات کو ایک جگہ
خسپد و ہر روز یاری گیرد **قطعہ** جوانان خرمند و خوب رخسار + ولیکن در وفا با کس
سووے اور ہر روز ایک یار پکڑے جوان اچھے ہین اور خوب رخسار اور لیکن بیچ وفا کے ساتھ کسی کے
نپایند + وفاداری مدار از بلبلان چشم + کہ ہر دم بر گلی دیگر سرایند + خلاف پیران کہ
نہ قائم ہوتے + وفاداری کی مت رکھ بلبلون سے امید کہ ہر دم اوپر پھول دوسرے کے گاوین + خلاف بڈھون کے
بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضای جہل و جوانی **فرد** ز خود بہتری جوی و فرصت شمار
بیچ عقل اور ادب کے زندگانی کرین نہ ساتھ تقاضے جہالت اور جوانی کے آپنے سے ایک بہتر ڈھونڈھ اور فرصت گن
کہ با چون خودی گم کنی روزگار + گفت چندان برین نمط بگفتم کہ گمان بردم کہ
کہ ساتھ مانند اپنے کے گم کرے تو زمانہ + کہا اتنا اوپر اس طرح کے کہا مین نے کہ گمان لیگیا مین کہ
دلش در قید من آمد و صید من شد ناگہ نفسی سرد از سینہ پر درد بر آورد و گفت چندین
دل اُسکا بیچ قید میری کے آیا اور شکار میرا ہوا یکایک دم ٹھنڈا سینہ پر درد سے بر لائی اور کہا اتنی
سخن کہ بگفتی در ترازوی عقل من وزن یک سخن ندارد کہ وقتی از قبیلہ خویش شنیدہ ام کہ
بات کہ کہی تو نے بیچ ترازوے عقل میری کے وزن ایک بات کا نہین رکھتا ہے کہ ایک وقت قوم اپنی سے سنا ہے مین نے کہ
گفت زن جوان را اگر تیری در پہلو نشیند بہ از آنکہ پیری **شعر** لَقَدْ رَاَتْ بَیْنَ یَدَیْ
کہا عورت جوان کے تئین اگر ایک تیر پہلو مین بیٹھے بہتر اس سے کہ ایک بڈھا جس وقت دیکھا اُس عورت نے درمیان دونون ہاتھ خاوند اپنے کے
بَعْلِهَا شَیْئًا کَاَرْخٰی شَفَةِ الصَّائِمِ + تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهٗ مَیِّتٌ مَعَهٗ + وَاِنَّمَا الرُّقْیَةُ لِلنَّائِمِ
ایک چیز کے تئین ایک چیز مانند لب ڈھلے ہوئے روزہ دار کے کہتی تھی وہ رنڈی خصم ساتھ اسکے ایک مردہ ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ افسون
رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد + بس فتنہ و جنگ از آن سرا برخیزد + پیری کہ ز جای خویش
جو عورت کہ مرد کے پاس سے بے رضا اُٹھے + بہت شور اور لڑائی اُس گھر سے اُٹھے جو بڈھا کہ جگہ اپنی سے

نتواند خواست + الا بعصا کیش عصا بر خیزد + فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت

نہ سکے اٹھنا + مگر ساتھ لاٹھی کے کہ اُسکی لاٹھی اُٹھے حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہ تھی ساتھ جدائی کے

انجامید چون مدت عدت بر آمد عقد نکاحش لستبند با جوانی تند ترشروی تہیدست بدخوی

انجام ہوا جو مدت عدت کی بر آئی گرہ نکاح اُسکے کی باندھی ساتھ ایک جوان تند ترشرو خالی ہاتھ بدخو کے

جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق ہمچنان بگفتی کہ الحمد للہ کہ ازان عذاب الیم

ظلم اور ظلم کھینچتی اور رنج اور لڑائی دیکھتی اور شکر نعمت حق کا ویسا ہی کہتی کہ الحمد للہ کہ اُس عذاب سخت سے

برہیدم و بدین نعم مستقیم برسیدم قطعہ روی ترش با جامہ دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی

چھوٹی میں اور ساتھ اس نعمت قائم کے پہونچی میں منھ زینت دار اور کپڑا دیبا کا + عرق اور عود اور رنگ بو اور ہوس

و ہوس این ہمہ زینت زنان باشد + مرد را کیر و خایہ زینت بس فرد با ہمہ جور و تند خوی +

یہ سب زینت عورتوں کی ہوئے مرد کو کیر اور خایہ زینت بہت ہے باوجود اس تمام ظلم اور خوے تند کے +

نازت بکشم کہ خوبروی نظم با تو مرا سوختن اندر عذاب + بہ کہ شدن با دگری در بہشت +

ناز تیرا کھینچوں میں کہ خوبصورت ہے تو ساتھ تیرے میرے تئین جلنا بیچ عذاب کے بہتر جانا ساتھ دوسرے کے بہشت میں

بوی پیاز از دہن خوبروی + بہ بحقیقت کہ گل از دست زشت حکایت مہمان پیری

بو پیاز کی منھ خوبصورت کے سے بہتر بیچ حقیقت کے کہ گل ہاتھ زبون سے مہمان ایک بڈھے کا

بودم در دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد کہ مرا در عمر خویش

تھا میں بیچ شہر بکر کے کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میرے تئین بیچ عمر اپنی کے

بجز این فرزند نبودہ است درختی درین وادی زیارت گاہ است کہ مردان بحاجت خواستن آنجا

سوائے اس لڑکے کے نہیں ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے زیارت گاہ ہے کہ آدمی واسطے دعا مانگنے کے اُس جگہ

روند و شبہای دراز در پای آن درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا این فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر

جاتے ہیں اور راتوں دراز کو بیچ اُس درخت کے طرف خدا کے رویا ہوں میں تو میرے تئین یہ لڑکا بخشا ہے سنا میں نے کہ لڑکا

با رفیقان آہستہ میگفت چہ بودی گر من آن درخت را بدانستمی کہ کجاست تا دعا کردمی کہ پدرم بمیرد

ساتھ یاروں کے آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر میں اُس درخت کے تئین جانتا میں کہ کہاں ہے تو دعا کرتا میں کہ باپ میرا مرتا

حکمت خواجہ شادی کنان کہ فرزندم عاقلست و پسر طعنہ زنان کہ پدرم فرتوست

صاحب خوشی کرنے والا کہ بیٹا میرا عاقل ہے اور بیٹا طعنہ مارنے والا کہ باپ میرا بڈھا ہے

قطعہ سالہا بر تو بگذرد کہ گذار + نکنی سوی تربت پدرت + تو بجای پدر چہ کردی خیر

برسوں اوپر تیرے گذرے کہ جانا نہ کرے طرف تربت باپ اپنے کے تو اوس جگہ باپ کے کیا کی تو نے نیکی

تا ہمان چشم داری از پسرت + حکایت روزی بغرور جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ

تو وہی اُمید رکھے تو بیٹے اپنے سے ایک روز ساتھ غرور جوانی کے سخت دوڑا تھا میں اور شام کے وقت

بپای گریوہ سست ماندہ پیرمردی ضعیف از پس کاروان ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جای

نیچے ایک ٹیلے کے سست رہا کہ ایک بڈھا پیچھے قافلے سے آیا کہا کیا سوتا ہے تو کہ نہ جگہ

خفتنست گفتم چون روم کہ نہ پای رفتنست گفت این نشنیدی کہ صاحبدلان گفتہ اند رفتن

سونے کی ہے کہا میں نے کیونکر جاؤں میں کہ نہ پاؤں چلنے کا ہے کہا یہ نسنا تو نے کہ صاحب دلوں نے کہا ہے جانا اور

و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن قطعہ ایکہ مشتاق منزلی مشتاب + پند من کار بند

بیٹھنا بہتر کہ دوڑنا اور توڑنا یعنے تھکنا اے کہ مشتاق منزل کا ہے تو مت دوڑ نصیحت میری کام باندھ

و صبر آموز + اسپ تازی دو تگ رود بشتاب + اشتر آہستہ میرود شب و روز حکایت جوانی

اور صبر سیکھ + گھوڑا تازی دو قدم جاوے جلدی اونٹ آہستہ جاتا ہے رات اور دن ایک جوان

چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقہ عشرت ما بود کہ در دلش از ہیچ نوع غم نیامدی و لب از خندہ

چالاک خوش طبع شگفتہ شیرین زبان بیچ مجمع خوشی ہماری کے تھا کہ بیچ دل اُسکے کے کسی طرح کا غم نہ آتا تھا اور لب ہنسی سے

فراہم روزگاری بر آمد کہ اتفاق ملاقات نیفتاد بعد از ان دیدمش زن خواستہ و فرزند خاستہ

بند نہ ہوتے تھے ایک مدت بر آئی کہ اتفاق ملاقات کا نہ پڑا بعد ازان دیکھا میں نے اُسکو جورو چاہی اور بچہ پیدا ہوا +

و بیخ نشاطش بریدہ و گل رویش پژمردہ پرسیدمش چگونہ و چہ حالتست گفت تا کودکان بیاوردم

اور جڑ خوشی اُسکے کی کٹی اور گل منھ اُسکے کا کملایا پوچھا میں نے اُسکو کس طرح ہے تو اور کیا حالت ہے کہا جیسے لڑکا بر لایا میں

دگر کودکی نکردم ما اذا الصبی المشیب غیرنی وکفی تغیرا الزمان نذیرا فرو چون پیر شدی

دوسری لڑکائی نہ کی میں نے کیا پھر بچی لڑکائی اور بڑھاپے نے بدل ڈالا ہا تون میرے کے تئین اور کفایت کرتا ہے تغیر دینے زمانہ کا ڈرانے والا جو بدل

زکودکی دست بدار + بازی وظرافت بجوانان بگذار + مثنوی طرب نوجوان زپیر مجو +
لڑکائی سے ہاتھ رکھ + خوشی اور خوش طبعی ساتھ جوانوں کے چھوڑ دے + خوشی نوجوانوں کی بڑھے سے مت ڈھونڈھ +
کہ دگر ناید آب رفتہ بجوی + زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد چنانکہ سبزۂ نو + قطعہ
کہ دوسرے نہ آوے پانی گیا ہوا بیچ نہر کے + کھیت کے تئیں جو پہنچا وقت کاٹنے کا نہ لہلہاوے جیسا کہ سبزۂ نو دمیدہ +
دور جوانی بشد از دست من + آہ و دریغ آن زمن دلفروز + قوت سرپنجہ شیری برفت +
زمانہ جوانی کا گیا ہاتھ میرے سے + آہ و افسوس وہ زمانہ دل روشن کرنیوالا قوت سرپنجہ شیری کی گئی +
راضیم اکنون بہ پنیری چو یوز + پیرزنی موی سیہ کردہ بود گفتمش ای مامک دیرینہ روز +
راضی ہوں میں اب ساتھ ایک پنیر کے + مانند چیتے کے ایک بڑھیا نے بال سیاہ کیے تھے + کہا میں نے اسکو ای مامک پرانی +
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر + راست نخواہد شدن این پشت کوز + حکایت وقتی بجہل
بال ساتھ مکر کے سیاہ کرلے سیدھی نہو گی یہ پیٹھ اوندھی ایک وقت بسبب جہل
جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجی نشست و گریان ہمیگفت مگر خردی فراموش کردی
جوانی کے آواز دی میں نے اوپر ماں کے دل آزردہ بیچ گوشے کے بیٹھی اور روتی ہوئی کہتی تھی مگر چھٹپن فراموش کیا تو نے
کہ درشتی میکنی قطعہ چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن +
کہ سختی کرتا ہے تو کیا خوب کہا ایک بڑھی نے ساتھ بیٹے اپنے کے جو دیکھا اسکو چیتے کا ڈالنے والا ہاتھی کا سا بدن
گر از عہد خردیت یاد آمدی + کہ بیچارہ بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من جفا + کہ تو
جو زمانہ چھٹپن سے تجھکو یاد آتا + کہ بیچارہ تھا تو بیچ گود میری کے + نکرتا تو بیچ اس دن کے اوپر میرے ظلم + کہ تو
شیر مردی و من پیرزن + حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواہان گفتندش کہ ختم
شیر مرد ہے تو اور میں بڑھیا + ایک دولتمند خسیس کے تئیں ایک بیٹا بیمار تھا نیک چاہنے والوں نے کہا اسکو کہ ختم
قرآنی کنی از بہر وی یا بذل قربانی + لختی باندیشہ فرو رفت و گفت مصحف اولیٰ ترست کہ گلہ دور است صاحبدلی
ایک قرآن کا کرے تو واسطے اسکے یا بخشش کرنا قربانی کا تھوڑی دیر اندیشے میں گیا اور کہا قرآن بہتر ہے کہ گلہ دور ہے ایک صاحبدل نے
بشنید گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان مثنوی دریغا گردن طاعت نہادن
سنا کہا ختم قرآن اسکو بسبب اس بات کے اختیار آیا کہ قرآن اوپر زبان کے اور زر درمیان جان کے افسوس گردن بندگی کی رکھنا

گرش ہمراہ بودی دست دادن + بدیناری چو خر در گل بمانند + ور الحمدی بخواہی
جو اسکے ہمراہ ہوتا ہاتھ دینے کا واسطے ایک دینار کے مانند گدھے کے بیچ کیچڑ کے رہیں اور اگر ایک الحمد چاہے تو
صد بخوانند حکایت پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم رغبتی نباشد
سو پڑھیں ایک پیر مرد کے تئیں کہا کسو واسطے عورت نہیں کرتا ہے تو کہا ساتھ بڑھی عورت کے مجھکو رغبت نہو
گفتند جوانی بخواہ چون مکنت داری گفت مرا کہ پیرم با پیرزنان الفت نیست پس اورا
کہا ایک جوان چاہ جو قدرت رکھتا ہے تو کہا میرے تئیں کہ بڈھا ہوں نہیں ساتھ بڑھی عورت کے الفت نہیں ہے پس اسکے تئیں
کہ جوان باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد شعر پیر ہفتاد سالہ جوانی مکنا +
کہ جوان ہووے ساتھ میرے کہ بڈھا ہوں نہیں دوستی کیونکر صورت باندھے بڈھا ستر برس کا جوانی مت کر
کور مقری بخوانہ بی چشم روشن + زور باید نہ زر کہ بانو را + گزری دوست ترکہ
اندھا مادر زاد کہ بیچ خواب کے نہ دیکھے آنکھ روشن زور چاہیے نہ سونا کہ جورو کے تئیں ایک آلت دوست زیادہ کہ
صد من گوشت حکایت شنیدہ ام کہ درین روزہا کہن پیری + خیال بست
سو من گوشت سنا ہے میں نے کہ بیچ ان دنوں کے ایک پرانے بڈھے نے خیال باندھا
بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت + بخواست دختری خوبروی گوہر نام + چو درج گوہرش از چشم مردمان
کہ بیچ بڑھاپے کے نکاح کرے چاہی ایک لڑکی خوبصورت کہ نام اسکا گوہر تھا مانند ڈبے موتی کے اسکو آنکھ آدمیوں سے
نہفت + چنانکہ رسم عروسی بود تماشا کرد + ولی بحملۂ اول عصای شیخ بخفت + کمان کشید و نزد بر ہدف
چھپایا جیسا کہ رسم بیاہ کا ہوتا ہے آرزو کی + ولیکن بیچ حملہ پہلے کے عصا شیخ کا سویا + کمان کھینچی اور نمارا اوپر نشانے کے
کہ نتوان دوخت + مگر بسوزن پولاد جامۂ ہنگفت + بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت + کہ خانمان من
کہ نہ سکیے سینا + مگر ساتھ سوئی فولاد کے کپڑا سخت ساتھ دوستوں کے گلہ شروع کیا اور حجت کی + کہ گھر میرا
این شوخ دیدہ پاک برفت + میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنان + کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی
اس شوخ دیدہ نے صاف جھاڑا اور میان خاوند اور جورو کے لڑائی اور فتنہ ایسا اٹھا کہ سر طرف شحنہ اور قاضی کے کھینچا اور سعدی نے
گفت + پس از ملامت و شنعت گناہ دختر نیست + ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت باب ہفتم
کہا بس کر بدگوئی اور ملامت سے گناہ لڑکی کا نہیں ہے تیرے تئیں کہ ہاتھ کانپے موتی کیا جانے تو پرونا باب ساتواں

در تاثیر تربیت حکایت یکی را از وزرا پسر کودن بود پیش دانشمندے
بیچ تاثیر تربیت کے — ایک کے تئین وزیروں سے ایک بیٹا کودن تھا آگے ایک دانشمند کے
فرستاد که مر این را تربیتی کن مگر عاقل شود روزگاری تعلیم کرد مؤثر نبود پیش پدرش
بھیجا کہ خاص کر اسکو تربیت کر کر شاید عاقل ہووے ایک مدت تعلیم کی اثر نہ کرتی تھی آگے باپ اسکے کے
کس فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا دیوانه کرد قطعه هیچ صیقل نکو نداند کرد + آهنی را که
آدمی بھیجا کہ یہ دانا نہیں ہوتا ہے اور مجھکو دیوانہ کیا — کوئی صیقل نیک بجانے کرنا اُس لوہے کو
بدگهر باشد چون بود اصل جوهری قابل + تربیت را در و اثر باشد + سگ بدریای
بداصل ہووے جو ہووے اصل جوہر کی قابل تربیت کے تئین بیچ اُسکے اثر ہووے کتے کو بیچ دریا کے
هفتگانه بشوی + که چو تر شد پلیدتر باشد + خر عیسی گرش بمکه برند + چون بیاید هنوز خر باشد
سات بار دھو جبکہ تر ہوا نجس زیادہ ہوا گدھا عیسے کا جو اُسکو بیچ مکہ کے لیجاوین جو آوے ابھی تک گدھا ہووے +
حکایت حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر هنر آموزید که ملک و دولت دنیا
ایک حکیم بیٹوں کے تئین نصیحت دیتا تھا کہ اے جانوں باپ کی ہنر سیکھو کہ ملک اور دولت دنیا
اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر
کے تئین ۔ ایہ کرنا نہیں لائق ہے اور چاندی اور سونا بیچ سفر کے جگہ خطرے کی ہے چور ایکبارگی لیجاوے یا صاحب آہستہ آہستہ
چشمهٔ زاینده است و دولت پاینده اگر هنرمند از دولت افتد غم نیست که هنر در نفس
چشمہ پیدا کرنیوالا ہے اور دولت پائدار اگر ہنرمند دولت سے گرے غم نہیں ہے کہ ہنر بیچ ذات اپنی کے
خود دولت ست هر جا که رود قدر بیند و بر صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند
آپ دولت ہے جہاں کہیں کہ جاے مرتبہ دیکھے اور اوپر مسند کے بیٹھے اور بے ہنر لقمہ چنے اور سختی دیکھے
شعر سخت است پس از جاه تحکم بردن + خو کرده بناز جور مردم بردن قطعه وقتی
دشوار ہے پیچھے مرتبے سے حکم برداری لے جانا خو کیا ہوا ساتھ ناز کے ظلم لوگوں کا لیجانا ۔ ایک وقت
افتاد فتنهٔ در شام هر کس از گوشهٔ فرا رفتند + روستازادگان دانشمند + بوزیری پادشاه رفتند
پڑا ایک غوغا بیچ شام کے ہر کوئی اکسی گوشے سے آگے گئے دہقان کے لڑکے ہوشیار واسطے وزیر ہونے بادشاہ کے گئے

۱ صیقل بفتح و سکون آلہ کہ زنگ شمشیر را زائل کند آلیست در لغت عرب و در استعمال عجم نام صنعت مذکورہ [illegible] ظفر کرد مراد اول ۱۲ سروری
۲ جوہر بالفتح گوہر و مراد اصل و نژاد و ذات ۱۲ شرح
۳ لفظ ہفتگانہ برای تعداد است چنانچہ سہ گانہ و مراد از ہفت دریا ہفت دریا سے مشہور ست و منسوب ہفتگانہ ۱۲ سروری
۴ چشمہ زاینده آنکہ ہمیشہ از زمین برآید [illegible] صفاہان برآینده رود شہرت دارد ۱۲
۵ تفعل تکلف [illegible]
۶ تحکم از باب تفعل بمعنے زور حکم کردن [illegible] ۱۲
[illegible] فتنہ [illegible] اسباب [illegible] ۱۲

پسران وزیر ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند حکایت یکی از فضلا تعلیم ملکزاده
بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک کے پاس دیہاتیوں کے گئے — ایک فاضلوں سے تعلیم پادشاہزادے
همی کرد و ضرب بیحابا زدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بی طاقتی
کو کرتا تھا اور ضرب بے دہشت مارتا تھا اور جھڑکنا بہت کرتا تھا ایک بار لڑکا بے طاقتی سے
شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را
شکایت آگے باپ کے لے گیا اور جامہ تن دردمند سے اُٹھایا باپ کے تئین غصہ آیا اُستاد کے
بخواند و گفت پسران رعیت را چندان زجر روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست
بُلایا اور کہا لڑکوں رعیت کے تئین اتنا غصہ روا نہیں رکھتا ہے تو کہ لڑکے میرے کے تئین سبب کیا ہے
گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را
کہا سبب وہ کہ بات اندیشہ کرکے چاہیئے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کے تئین
علی العموم و پادشاهان را علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هر چه
علے العموم اور بادشاہوں کے تئین خصوصاً سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان انکھوں کے جو کچھ
رفته شود هر آئینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری
جاوے تحقیق کہ بیچ منہوں کے کہیں اور قول اور فعل عوام الناس کے تئین اتنا اعتبار
نباشد قطعه اگر صد ناپسند آید ز درویش + رفیقانش یکی از صد ندانند +
نہووے — جو سو نا پسند آوے فقیر سے + یار اُسکے ایک سو سے نہ جانیں +
و گر یک بذله گوید پادشاهی + ز اقلیمی به اقلیمی رسانند + پس واجب آمد
اور جو ایک دلکش بات کہے کوئی بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہونچا دیں پس واجب آیا
معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله
معلم بادشاہزادے کو بیچ شائستگی خلق صاحبزادوں کے — اگایا اُن کو اللہ تعالیٰ نے
نباتا حسنا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابنای عوام قطعه
اگانا اچھا — کوشش اُس سے زیادہ کرنا کہ بیچ حق بیٹوں عام کے

۱ ناقص عقل عطف بیان پسر است از صفت [illegible] در محاورہ آن زیراکہ فصل در صفت و موصوف در فارسی جائز نیست ۱۲
۲ بحابا [illegible] یعنی ضرب بے کہ در آن توقف [illegible] باشد اضافت است یعنی ضرب [illegible] گفت جائز است [illegible]
۳ زجر [illegible] ۱۲ لیکن در فارسی [illegible] یعنی لازم کہ ضرب و زجر [illegible] مستعمل است ۱۲
۴ [illegible] یعنی باوجود [illegible] از رفیقان خود مباشرت و مجالست باشد لیکن رفیقانش یکے را صد ندانند بسبب عدم اعتبار حال درویش اگر [illegible] از پادشاہ بوقوع آید باوجود عدم مجالست و نا واقفیت از ملکے بملک دیگر رسانند ۱۲
۵ جمع ابن کہ در اصل بنو بود واو حذف کردہ ہمزہ عوض [illegible] در آوردند ۱۲

هرکه در خوردیش ادب نکنی + در بزرگی فلاح ازو برخاست + چوب تر را چنانکه خواهی
جوکوئی کہ بیچ لڑکپن کے ادب اُسکو نہ کرے تو + تو بیچ بزرگی کے خوبی اُس سے اُٹھے لکڑی تر کے تئین جیسا کہ
پیچ + نشود خشک جز باتش راست فرد هر آن طفل کو جور آموزگار + نه بیند
پیچ ہووے خشک سوائے آگ کے سیدھی وہ لڑکا کہ وہ ظلم سکھانے والے کا
جفا بیند از روزگار + ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد خلعت و
نہ دیکھے بدی دیکھے زمانہ سے بادشاہ کے تئین نیک تدبیر دانا کی اور تقریر جواب اُسکے کی موافق آئی خلعت اور
نعمت بخشید و پایهٔ منصب بلند گردانید حکایت معلم کتابے را دیدم در
نعمت بخشی اور پایۂ مرتبہ کا بلند کیا ایک معلم مکتب والے کے تئین دیکھا مین نے بیچ
دیار مغرب ترشروے و تلخ گفتار بدخوے و مردم آزار و گدا طبع و ناپرهیزگار
ولایت مغرب کے ترش منھ اور کڑوی بات بری خو اور آدمی کا آزار دینے والا اور کنگال اور ناپرہیزگار
که عیش مسلمانان بدیدن او تبه گشتے و خواندن قرآنش دل مردم سیه
کہ عیش مسلمانوں کا دیکھنے اُسکے سے تباہ ہوتا اور پڑھنا قرآن کا اُسکے دل آدمیوں کا سیاہ
کردی و جمعی پسران پاکیزه و دختران دوشیزه بدست جفاے او گرفتار
کرتا اور ایک گروہ لڑکوں پاکیزہ صورت اور لڑکیوں کنواری کا بیچ ہاتھ ظلم اُسکے کے گرفتار
نه زهرهٔ خنده نه یاراے گفتار که عارض سیمین یکے را طپانچه زدے
نہ قوت ہنسی کی نہ طاقت بات کرنے کی کبھی گال چاندی ایسے ایک کے طمانچہ مارتا
وگاه ساق بلورین یکے را شکنجه کردے القصه شنیدم که طرفے از خیانت
اور کبھی پنڈلی بلور کی ایسی ایک کے تئین شکنجہ کرتا القصہ سنا میں نے کہ کچھ بُرائی
نفس او معلوم کردند بزدندش و براندند پس آنگه مکتب وے بمصلحے دادند
نفس اُسکے سے معلوم کیا مارا اُسکو اور نکال دیا پس اُسوقت مکتب اُسکا ایک نیک مرد کے تئین دیا کہ
پارساے سلیمی نیک مردے حلیمے که سخن جز بحکم ضرورت نگفتے و موجب آزار کس بر زبانش
پارسا سلامت رہنے والا نیک مرد دانا کہ بات سوائے حکم ضرورت کے نہ کہتا اور سبب آزار کسی کا اوپر زبان اُسکی کے

نرفتی کودکان را هیبت استاد نخستین از سر بدر رفت و معلم دومین را اخلاق ملکے
نجاتا لڑکوں کے تئین خوف اُستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسرے کے تئین اخلاق فرشتوں کا
دیدند و یک یک دیو شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند همچنین اغلب اوقات
دیکھا دیو ایک ایک ہوئے باعتبار بردباری اُسکی کے علم بھول گئے اور اکثر ایسے ہی اوقات
ببازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم شکستندی بیت
کھیلنے کو جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی درست نہ کی ہوئی کو اوپر سر ایک دوسرے کے توڑتے
استاد معلم چو بود کم آزار + خرسک بازند کودکان در بازار + بعد از دو هفته بران
اُستاد علم دینے والا جو ہووے کم آزار چیل چھپٹا کھیلیں لڑکے بیچ بازار کے بعد دو ہفتے کے اوپر اُس
مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده
مسجد کے گذر کیا میں نے معلم پہلے تئین دیکھا میں نے کہ دل خوش کیا تھا اور بیچ مقام اپنے کے پھیر لائے
برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه چرا کردند پیر مردے ظریف
رنجیدہ ہوا میں اور لاحول کہا میں نے کہ دوسری بار شیطان کے تئین معلم فرشتوں کا کسواسطے کیا ایک بڈھے خوش طبع
جهاندیده بشنید بخندید و گفت مثنوی - پادشاهے پسر به مکتب داد + لوح
جہان کے دیکھے ہوئے نے سنا ہنسا اور کہا ایک بادشاہ نے لڑکا مکتب میں بٹھلایا تختی
سیمینش در کنار نهاد + بر سر لوح او نوشته بزر + جور استاد به ز مهر پدر +
چاندی کی بیچ گود اُسکی کے رکھی اور پر سر تختی اُسکی کے لکھا ساتھ سونے کے ظلم اُستاد کا بہتر محبت باپ کی
حکایت پادشاهزاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد
ایک بادشاہزادے کے تئین نعمت بہت ترکے چچاؤں سے ملی
فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصے
بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا نہ رہا تمام گناہوں
منکرے که نکرد و مسکرے که نخورد بارے به نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست
بد سے کہ نہ کیا اور کوئی نشہ کہ نہ کھایا ایک بار بطور نصیحت کے اُسکو کہا میں نے اے بیٹے آمدنی پانی جاری کی

وخرج آسیائے گردان یعنی خرج فراوان کردن مسلم کسی را باشد کہ دخل معین دارد

اور خرچ چکی پھرنے والا یعنے خرچ بہت کرنا مقرر اُس شخص کے تئین ہو کہ دخل موجود رکھے۔

قطعہ چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن + کہ میگویند ملاحان سرودے +

جو دخل تجھکو نہین ہے خرچ آہستہ زیادہ کر + کہ کہتے ہین ملاح ایک راگ +

بکوہستان اگر باران نبارد + بسالے دجلہ گردد خشک رودے + عقل و ادب

بیچ پہاڑون کے اگر پانی نہ برسے بیچ ایک سال کے دجلہ ہوے خشک ایک تالاب + عقل اور ادب

پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی

آگے پکڑ اور بازی اور کھیل چھوڑ کہ جو دولت آخر ہووے سختی لے جاوے گا تو اور پشیمانی

خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض

کھاوے گا تو لڑکا لذت نائے اور نوش سے یہ بات بیچ کان کے نہ لایا اور اوپر قول میرے کے روگردانی

کرد و گفت راحت عاجل را بہ تشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای خردمندانست

کی اور کہا خوشی جلدی کرنیوالی کے تئین ساتھ فکر محنت آنیوالی کے مکدر کرنا برعکس عقل دانایون کے ہے

مثنوی خداوندان کام و نیکبختی + چرا سختی برند از بیم سختی + برو شادی کن اے

صاحب مقصد اور نیک بختی کے کس لیے سختی لیجاوین دہشت سختی سے جا خوشی کرے

یار دل افروز + غم فردا نشاید خوردن امروز + فکیف مرا کہ در صدر مروت +

یار دل کے روشن کرنیوالے غم کل کا نچاہیے کھانا آج کے دن + پس کیونکہ میرے تئین کہ بیچ مسند مروت کے +

نشستہ ام و عقد فتوت بستہ و ذکر انعام در افواہ عوام افتادہ **مثنوی**

بیٹھا ہون مین اور گرہ مردانگی کی باندھی اور ذکر بخشش کا بیچ منہ خلق کے پڑا +

ہر کہ علم شد بسخا و کرم + بند نشاید کہ نہد بر درم + نام نکوئی چو برون شد بکوی +

جو کوئی مشہور ہوا ساتھ سخاوت اور بخشش کے بند نہ چاہیے کہ رکھے اوپر درم کے + نام نیکی کا جو باہر گیا بیچ گلی کے +

در نتوانی کہ ببندی بروے دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آہن سرد وی

دروازہ اُسکے تو کر باندھے تو اوپر مُنہ کے دیکھا مین نے کہ نصیحت نہین قبول کرتا ہے اور دم گرم میرا بیچ لوہے سرد اُسکے کے

اثر نمیکند ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما کار

اثر نہین کرتا ہے چھوڑنا نصیحت کا کیا مین نے اور منہ باہم صحبت کرنے سے پھیرا مین نے اُس سے اور قول حکیمون کے تئین کام

بستم کہ گفتہ اند بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مَا عَلَيْكَ **قطعہ**

باندھا مین نے کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیرے ہے پس اگر نہ قبول کرین نہین ہے گناہ اوپر تیرے

گرچہ دانی کہ نشنوند بگوے + ہرچہ دانی ز نیک خواہی و پند + زود باشد کہ

اگرچہ جانتا ہو تو کہ نہ سُنین گے کہہ جو کچھ جانے تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلد ہووے کہ

خیرہ سر بینی + بدو پاے اوفتادہ اندر بند + دست بر دست میزند کہ دریغ +

سرکش کو دیکھے تو + ساتھ دونون پاؤن کے پڑا بیچ قید کے + ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارتا ہے کہ افسوس +

نشنیدم حدیث دانشمند + تا پس از مدتے آنچہ اندیشہ من بود از نکبت حالش

نہ سُنی مین نے بات عقلمند کی تو پیچھے ایک مدت کے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اُسکے سے

بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ بر ہم میدوخت و لقمہ لقمہ ہمی اندوخت و لم

بیچ ظاہر کے دیکھا مین نے کہ ٹکڑے اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا

از ضعف حالش بہم بر آمد و مروت ندیدم در چنان حال ریشش درویش را

ناتوانی حال اُسکے سے غصے مین برآیا اور مروت نہ دیکھی مین نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کے تئین

بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم **مثنوی** حریف سفلہ

ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنے کہا مین نے شراب پینے والا کمینہ

در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی + درخت اندر بہاران بر فشاند +

بیچ نہایت مستی کے نہین اندیشہ کرتا ہے روز تنگدستی سے درخت بیچ بہار کے پھل جھاڑتا ہے

زمستان لاجرم بے برگ ماند + **حکایت** بادشاہے پسرے را بادیبے

جاڑے مین خواہ نخواہ بے پتی رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹے کے تئین ایک ادب

داد گفت این فرزند تست تربیتش کن ہمچنانکہ یکے از فرزندان خویش

دیا اور کہا یہ لڑکا تیرا ہے تربیت اسکو کر جیسا کہ ایک فرزندون اپنے سے

گفت فرمانبر دارم سالے چند برین برآمد سعی کرد بجای نرسید و پسران ادیب
اگما فرمانبر دار ہون این کتنے برس اوپر اسکے گذرے کوشش کی اور بیچ ایک جگہ کے نہ پہونچا اور بیٹے ادب

در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت
دینے والے کے بیچ فضل اور بلاغت کے منتہی ہوئے بادشاہ نے عقلمند کے تئین گرفتار کیا اور عتاب

فرمود کہ وعدہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر راے خداوند روے
فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تونے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اور عقل صاحب روے

زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان است و طبائع مختلف است
زمین کے چھپا نہ رہے کہ تربیت یکسان ہے اور طبیعتین جدا جدا ہین

قطعہ گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی + در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم +
اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے نکلتا ہی ہے یعنی بیچ سب پتھرون کے نہووے سونا اور چاندی

بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل + جائے انبان میکند جائے ادیم + حکایت
اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ ادھوڑی کرتا ہے کسی جگہ چمڑا بودار +

یکے را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمیگفت چنانکہ تعلق خاطر آدمی زاد
ایک کے تئین سنا مین نے پیرون مربی سے کہ ایک مرید کے تئین کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا

است بروزی اگر بروزی دہ بودی بمقام از ملائکہ در گذشتی قطعہ فراموشت
ہے ساتھ روزی کے اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملائک سے گذرتا فراموش تجھکو

نکرد ایزد در انحال + کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش + روانت داد و طبع و عقل
نہ کیا خدا نے بیچ اُس وقت کے + کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش جان تجھکو دی اور طبیعت اور عقل

و ادراک + جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش + دہ انگشتت مرتب کرد بر کف +
اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیان تیری ترتیب کین اوپر ہتیلی کے

دو بازویت مرتب ساخت بر دوش + کنون پنداری اے ناچیز ہمت + کہ خواہد کردنت روزی فراموش
دو بازو تیرے ترتیب کیے اوپر کندھے کے اب معلوم کرے تو اے ناچیز ہمت کہ کریگا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمیگفت یا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ
ایک عرب کے رہنے والے کے تئین دیکھا مین نے کہ بیٹے سے کہتا تھا اے بیٹے تحقیق سوال کیا جاے گا تو

الْقِیٰمَۃِ مَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید کہ
دن قیامت کے اُس چیز کے تئین کہ کیا ہے کہ حاصل کیا تو نے اور نہ کہا جاےگا تو ساتھ کس شخص کے نسبت کیا گیا ہے یعنی تیرے

ہنرت چیست نگویند کہ پدرت کیست قطعہ جامہ کعبہ را کہ مے بوسند +
ہنر تیرا کیا ہے نہ کہین گے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبہ کے تئین کہ چومتے ہین

او نہ از کرم پیلہ نامی شد + با عزیزی نشست روزی چند + لاجرم ہمچو او گرامی
وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ایک + ضرور مانند اُس کے

شد حکایت در تصانیف حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادت
بزرگ ہوا بیچ کتابون حکیمون کے لائے ہین کہ بچھو کے تئین پیدائش

معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشاے مادر را بخورند و شکمش را بدرند
مقرری نہین ہے جیسا کہ اور جانورون کے تئین بلکہ اوجھ ماکے تئین کھاتے ہین اور پیٹ اُسکے کو پھاڑتے ہین

و راہ صحرا گیرند و آن پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست باری این نکتہ
اور راہ جنگل کی لیتے ہین اور وہ پوست کہ بیچ گھر بچھو کے دیکھتے ہین نشان اُسی کا ہے ایک بار یہ نکتہ

پیش بزرگے ہمی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواہے میدہد و جز چنین
آگے ایک بزرگ کے کہتا تھا مین کہا دل میرا اوپر سچ ہونے اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سواے اسی طرح کے

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کردہ اند لاجرم در
اور نہین ہو سکتا ہے بیچ حالت چھٹپن کے ساتھ مان اور باپ کے ایسا معاملہ کیا ہے خواہ نخواہ

بزرگی چنین مقبول و محبوب اند قطعہ پسرے را پدر وصیت کرد + کای جوانمرد
بیچ بزرگی کے ایسے قبول کیے گئے اور دوست ہین ایک لڑکے کے تئین باپ نے وصیت کی کہ اے جوانمرد

یاد گیر این پند + ہر کہ با اہل خود وفا نکند + نشود دوست روے دانشمند +
یاد کرلے یہ نصیحت جو کوئی کہ صاحب اپنے سے وفا نہ کرے + نہ ہووے دوست سامنے دانا کے

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بہ تابستانم چہ
بچھو کے تئین کہا کس لیے بیچ جاڑے کے باہر نہین آتا ہو تو کہا بیچ گرمیون کے میری کیا
حرمت ست کہ بزمستان نیز بیرون آیم حکایت فقیرہ درویشی حاملہ بود
عزت ہو کہ بیچ جاڑے کے بھی باہر آؤن مین ایک فقیر کے تئین جورو حاملہ تھی
مدت حمل بسر آورد درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالے
مدت حمل کی بسر لائی فقیر کے تئین تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ برتر
مرا پسرے بخشد جزین خرقہ کہ پوشیدہ دارم ہرچہ در ملک منست ایثار درویشان
میرے تئین ایک بیٹا بخشے سوائے اس گدڑی کے کہ پہنے ہوں میں جو کچھ کہ بیچ ملک میرے کے ہو تصدق فقیرون کو
کنم اتفاقا پسر آورد سفرۂ درویشان بموجب شرط نہاد پس از چند سال از سفر شام
کرون لیکن اتفاقا بیٹا جنا اور مہمانی فقیرون کی بموجب شرط کے بجا لایا پیچھے کئی برس کے کہ سفر شام سے
باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان شحنہ
پھرا مین بیچ محلے اس دوست کے گذرا مین اور حقیقت حال اُسکے سے خبر پوچھی مین نے کہا بیچ قید خانے
درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ و خون کسے
کے ہی سبب پوچھا مین نے کسی نے کہا بیٹے اُسکے نے شراب پی اور تند خوئی کی اور خون کسی کا
ریختہ و از میان گریختہ پدر را بعلت وی سلسلہ در نای است و بند گران
گرایا اور درمیان سے بھاگا باپ کے تئین بسبب اُسکے زنجیر بیچ گردن کے ہی اور قید بھاری
بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل خواستہ است قطعہ زنان
بر پاؤن کے کہا مین نے اس بلا کے تئین اُسنے ساتھ حاجت کے خدائے بزرگ اور برتر سے چاہا ہو جورتین
باردار ای مرد ہشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بہتر بنزدیک خردمند +
حمل رکھنے والی ای مرد ہوشیار + جو وقت پیدا ہونے کے سانپ جنین ہما اُس سے بہتر نزدیک عقلمند کے
کہ فرزندان ناہموار زایند حکایت طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ
کہ لڑکے نالائق جنین لڑکا تھا مین کہ ایک بزرگ سے پوچھا مین نے بالغ ہونے سے

گفت در مسطور آمدہ است کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی دوم احتلام
کہا بیچ مسطور کے آیا ہی کہ تین نشان رکھتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا اور دوسرا احتلام
وسوم برآمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکہ در رضاے
اور تیسرا نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت مین ایک نشان رکھتا ہے اور بس وہ کہ بیچ رضا مندی
خداے عز و جل بیش ازان باشی کہ در بند حظ نفس خویش و ہر کہ درو این صفت
خدا بزرگ اور برتر کے زیادہ اُس سے رہے تو کہ بیچ قید خوشی نفس اپنے کے اور جو کوئی کہ بیچ اسکے یہ صفت
موجود نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعہ بصورت آدمی شد قطرۂ آب
وجود نہین ہی نزدیک حقیقت والون کے بالغ نہ گنین اُسکو ساتھ صورت کے آدمی ہوا قطرہ پانی کا
کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند + وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست + بتحقیقش نشاید
کہ چالیس دن اُسکو قرار بیچ پیٹ کے رہے + جو چالیس برس والے کو عقل اور ادب نہین ہی ساتھ تحقیق کے اسکو
آدمی خواند ق جوانمردی و لطف است آدمیت + ہمین نقش ہیولانی مپندار +
آدمی کہنا جوانمردی اور پاکیزگی ہی آدمی ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان
ہنر باید کہ صورت میتوان کرد + بایوانہا در از شنگرف و زنگار + چو انسان را نباشد
ہنر چاہیے کہ صورت سیکھے کرنا + اور بیچ محلون کے شنگرف اور زنگار سے + جو نہووے انسان کے تئین +
فضل و احسان + چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار + بدست آوردن دنیا ہنر نیست + یکی را گر توانی
بزرگی اور احسان + کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک + بیچ ہاتھ کے لانا دنیا کا ہنر نہین ہے + ایک کے تئین جو سکے تو
دل بدست آر حکایت سالے نزاعی میان پیادگان حجاج افتادہ بود
دل بیچ ہاتھ کے لا ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادون حاجیون کے پڑا تھا اور ایک
و داعی دران سفر ہم پیادہ بود انصاف در سر و روی ہم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم
دعا کرنیوالا بیچ اس سفر کے بھی پیادہ تھا انصاف بیچ سر اور منہ آپس کے پڑے ہم اور داد بدی کی اور لڑائی کرنے کی
کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیل خویش میگفت یا للعجب پیادۂ عاج چو عرصۂ شطرنج را بسر میرود
دی ہم نے ایک کجاوہ بیٹھنے والے کے تئین دیکھا مین نے کہ ساتھ برابر اپنے کے کہتا تھا عجب ہے پیادہ ہاتھی دانت کا میدان شطرنج کے

فرزین میشود یعنی بہ ازان میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند

فرزین ہوتاہی یعنے بہتر اُس سے ہوتاہی کہ تھا اور پیادے حاج کے صحرا کے تئین آخر لیگئے اور بدتر ہوے

قطعہ از من بگوی حاجی مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو

مجھسے کہ حاجی آدمی کے آزار دینے والے کے تئین کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کے پھاڑتا ہے حاجی تو

نیستی شتر ست از برای آنکہ + بیچارہ خار میخورد و بار میبرد + **حکایت** مردکے را چشم

نہین ہے اونٹ ہے اس سبب سے کہ وہ بیچارہ کانٹے کھاتاہی اور بوجھا لیجاتاہی ایک مرد بیوقوف کے تئین آنکھ کا

درد خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از آنچہ در چشم چہار پایان میکرد در دیدہ او

درد اُٹھا آگے ایک سلوتری کے گیا تو دوا کرے سلوتری نے اُس چیز سے جو کچھ بیچ آنکھ جانورون کے کرتا تھا بیچ دیدہ اُسکے

کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی

کھینچا اندھا ہوا قصہ آگے حاکم کے لے گئے کہا اوپر اُسکے کچھ ڈانڈ نہین ہے اگر یہ گدھا نہ ہوتا +

پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی ہر کہ ناآموزدہ را کار بزرگ فرماید

آگے سلوتری کے نہ جاتا مقصد اس بات سے وہ ہے تو جانے کہ جو کوئی کہ ناآموزدہ کے تئین کام بڑا فرماوے

با آنکہ ندامت برد نزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعہ** ندہد ہوشمند

باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجا نزدیک عقلمندون کے ساتھ سُبکی عقل کے نسبت کیا گیا ہووے ندے دانا

روشن رای + بفرومایہ کارہای خطیر + بوریاباف گرچہ بافندہ است + نبرندش بکارگاہ حریر +

روشن عقل کمینہ کو کام بڑے چٹائی کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے + نہ لیجاوین اُسکو بیچ کارخانہ حریر کے

حکایت یکے از بزرگان ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق

ایکسکا بزرگ امامون سے ایک بیٹا مرگیا پوچھا کہ اوپر صندوق

گورش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از آنست کہ روا باشد بر چنین

قبر اُسکی کے کیا لکھین کہا آیتون قرآن شریف کے تئین بزرگی زیادہ اُس سے ہی کہ روا ہووے اوپر ایسی

جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلائق برو گذرند و سگان برو شاشند

جگہ کے لکھنا کہ ایک مدت مین گھس جاوے اور خلق اوپر اُسکے گذرین اور کتے اوپر اُسکے پیشاب کرین

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت است **قطعہ** وہ کہ ہرگہ سبزہ

اگر ساتھ ضرورت کے کچھ لکھین یہ بیت کافی ہے کیا خوب کہ جوقت کہ سبزہ

در بستان + بدمیدی چہ خوش بدی دل من + بگذر اے دوست تا بوقت

بیچ باغ کے جمتا کیا خوش ہوتا دل میرا گذر کر اے دوست تو وقت

بہار + سبزہ بینی دمیدہ بر گل من **حکایت** پارسائے بر یکے از

بہار کے + سبزہ دیکھے تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسا نے پاس ایک کے

خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پای بستہ عقوبت ہمیکرد گفت

صاحبون نعمت سے گذر کیا کہ غلام کے تئین ہاتھ اور پاؤن باندھ کے سختی کرتا تھا کہا

ای پسر ہمچو تو مخلوقے را خدای عزوجل اسیر حکم تو گردانیدہ ست و ترا بروی فضیلت

ای لڑکے مانند تیرے ایک خلق کے تئین خدائے بزرگ و برتر نے تمہاری حکم تیر کا کیا ہی اور تیرے تئین اوپر اُسکے بزرگی

دادہ شکر نعمت باری تعالیٰ بجا آر و چندین جفا بر وی مپسند نباید کہ فردای قیامت

دی شکر نعمت خدائے برتر کا بجا لا اور اتنا ظلم اوپر اُسکے مت پسند کر نہ چاہیے کہ کل قیامت کے دن

بہ از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بندہ مگیر خشم بسیار + جورش مکن و

بہتر تجھسے ہوے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کے غصہ مت کر بہت ظلم اُسپر مت کر اور

دلش میازار + او را تو بدہ درم خریدی + آخر نہ بقدرت آفریدی + این حکم و

دل اُسکا مت آزردہ کر اُسکے تئین ساتھ دس درم کے خرید کیا + آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تونے + یہ حکم اور

غرور و خشم تا چند + ہست از تو بزرگتر خداوند + ای خواجہ ارسلان و آغوش + فرماندہ

غرور اور غصہ کب تک ہی + تجھسے بزرگ زیادہ خدا اے صاحب چاکر اور غلام کے حکم دینے والا

خود مکن فراموش + در خبر ست از سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین

اپنا مت کر بھلانا بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر اُنکے اور سلام کہ کہا بڑی زیادہ

حسرتے در روز قیامت آن بود کہ بندہ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

حسرتون سے دن قیامت کے وہ ہووے کہ غلام بزرگ کے تئین بیچ بہشت کے لیجائین اور مالک بدکار کے تئین بیچ دوزخ

قطعه بر غلامیکه طوع خدمت تست + خشم بیحد مران و طیره مگیر +

اور اوپر اس غلام کے کہ اطاعت کرنیوالا خدمت تیری کا ہی غصہ بیحد مت چلا اور غصہ مت پکڑ

که فضیحت بود بروز شمار + بنده آزاد و خواجه در زنجیر حکایت سالی

کہ فضیحت ہووے بیچ روز شمار کے غلام چھوٹا ہوا اور صاحب بیچ زنجیر کے ایک برس

از بلخ با شامیانم سفر بود و راه از حرامیان پر خطر جوانی ببدرقه همراه ما شد سپر باز چرخ

بلخ شامیون سے مجھکو سفر تھا اور راہ چورون سے پر خطر تھی ایک جوان سلح ہمراہی کے ہمراہ ہمارے ہوا روکنے والا ڈھال کا کمان بھاری کھینچنے والا

انداز سلحشور بیش زور که بده مرد کمان او را زه نکردندے و زور آوران روی زمین

ہتھیارون کا زیادہ سکھا زیادہ زور کہ ساتھ مدد دس مرد کے کمان اسکی کے تئین چلہ نہ کرتے اور زور آور روے زمین کے

پشت او بر زمین نیاوردندے اما چنانکه دانی متنعم بود و سایه پرورده نه جهاندیده

پشت اسکی اوپر زمین کے نہ لگا سکتے تھے لیکن جیسا کہ جانتا ہی تو دولتمند تھا اور سائے کا پلا ہوا نہ جہان دیکھا

و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده

اور سفر کیا ہوا آواز نقارے دلاورن کی بیچ کان اسکے کے نہ پہونچی اور چمک تلوار سوارون کی نہ دیکھی

شعر نیفتاده در دست دشمن اسیر + بگردش نباریده باران تیر + اتفاقاً من و این

نہ پڑا بیچ ہاتھ دشمن کے قید گرد اسکے نہ برسا مینہ تیر کا اتفاقاً مین اور یہ

جوان هر دو در پی هم دوان هر آن دیوار قدیمش که پیش آمدی بقوت بازو بیفگندے

جوان دونون پیچھے آپس کے دوڑنے والے جو وہ دیوار پرانی کہ اسکے آگے آتی ساتھ قوت بازو کے گراتا

و هر درخت عظیم که دیدے به نیروی سرپنجه برکندی و تفاخر کنان گفتی بیت

اور جو درخت بڑا کہ دیکھتا ساتھ قوت زور کے اکھیڑتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا

پیل کو تا کتف و بازوی گردان ببیند + شیر کو تا کف و سرپنجه مردان ببیند + ما در نیحالت

ہاتھی کہاں تو مونڈھا اور بازو پہلوانون کا دیکھے + شیر کہاں تو ہتھیلی اور سرپنجہ مردون کا دیکھے ہم بیچ اس حالت کے

که دو هندو از پس سنگی سر بر آوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و بدست دیگر کلوخی

کہ دو چور پیچھے ایک پتھر سے سر بر لائے اور قصد قتل ہمارے کا کیا بیچ ہاتھ ایک کے لکڑی اور بیچ بغل دوسرے کے ڈھیلا

۱ طوع بالفتح طاعت و فرمانبرداری کردن و رغبت نمودن ... فرمانبردار ... آمده است
۲ طیره بالکسر و فارسیان بمعنی غضب و خجالت استعمال کرده اند ... الافاضل ۱۲ و درینجا معنی غضب ...
۳ بلخ بامیان شام ... ولایتی است که در کوهستان واقع شده ۱۲
۴ چرخ انداز بمعنی سخت کمان ... فارسی ... ۱۲
... حصار گیر ... بعضی گویند انداز ...
۵ ... از لغت ... ۱۲ ... هندو ... دزد ... آمده باشد ۱۲

۱۰

جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد بیت بیار آنچه داری ز مردی و زور +

جوان کے تئین کہا مین نے کیا ڈھیل کرتا ہی تو کہ دشمن آئے لا جو کچھ رکھتا ہی تو مردی اور زور سے

که دشمن بپای خود آمد بگور + تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر

کہ دشمن ساتھ پانون اپنے کے آیا گور بیچ تیر اور کمان کو دیکھا مین نے ہاتھ جوان سے گرا اور کانپنا اوپر

استخوان فرد نه هر که موی شگافد به تیر جوشن خای + بروز حمله جنگ آوران بدارد

ہڈی کے پڑا نہ جو کوئی بال چیرے ساتھ تیر جوشن کاٹنے والے کے دن کے لڑائی لانے والون کے رکھے

پای + چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلاح بجا نهادیم و جان بسلامت بدر آوردیم

قدم تدبیر سوائے اسکے نہ دیکھی ہمنے کہ اسباب اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑنا ہی پہنے اور جان ساتھ سلامتی کے باہر

قطعه بکارهای گران مرد کار دیده فرست + که شیر شرزه در آرد بزیر خم کمند +

ساتھ کامون بھاری کے مرد کار دیدہ بھیج کہ شیر مست کو لاوے بیچ خم کمند کے +

جوان اگرچه قوی بال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند + نبرد پیش

جوان اگرچہ زور آور پیل تن ہووے بیچ لڑائی دشمن کے اسکا دہشت سے ٹوٹے پیوند لڑائی آگے

مصاف آزموده معلوم است + چنانکه مسئله شرع پیش دانشمند حکایت توانگر زاده را

لڑائی آزمائے ہوئے کے معلوم ہو جیسے کہ مسئلہ شرع کا آگے عالم کے ایک توانگر زادے کے تئین

دیدم که بر سر گور پدر نشسته و با درویش بچه مناظره در پیوسته که صندوق تربت پدرم سنگین است

دیکھا مین نے کہ اوپر سر قبر باپ کے بیٹھا ہوا اور ساتھ فقیر بچے کے جھگڑا ملایا کہ صندوق قبر باپ ہمارے کا سنگین ہے

و کتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در و ساخته بگور پدرت چه ماند خشتی

اور کتابہ رنگین اور فرش سنگ سپید کا ڈالا اور اینٹ فیروزہ کی بیچ اسکے بنائی ساتھ قبر باپ تیرے کے کیا مانند ہو ایک دو

دو فراهم نهاده و مشتی دو خاک بر و پاشیده درویش پسر این بشنید و گفت تا پدرت زیر

آپس مین رکھے اور مٹھی خاک کی اوپر اسکے چھڑکی فقیر کے لڑکے نے یہ سنا اور کہا جب تک باپ تیرا

زیر آن سنگهای گران بر خود بجنبید پدر من به بهشت رسیده باشد فرد خر که بروے

نیچے پتھرون بھاری کے اوپر اپنے جنبش کرے باپ میرا بیچ بہشت کے پہونچا ہوگا گدھا کہ اوپر اسکے

۱ جوشن خای ... بکسر ... جوشن ... ۱۲
۲ کارهای گران ... کارهای خطیر و عظیم ۱۲
۳ شرزه بادل مفتوح و ثانی زده ... خشم ... دیگر ... ۱۲
۴ مصاف ... جنگ ... ۱۲
... تحقیق آنست که مصاف ... استادان ... تشدید ... تخفیف شهرت گرفته ۱۲

۱۰

۵ کتابه بالکسر ... عمارت نویسند ۱۲
۶ رخام بالضم ... سنگ نرم ... ۱۲
۷ ... فیروزه سنگ ... ۱۲
۸ ... مذکور باشد ۱۲

سہند کمتر بار + بیشک آسودہ تر کند رفتار **قطعہ** مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشد +

کہ کمتر رکھین بوجھ + بے شبہہ آسودہ زیادہ کرے چلنا　　مرد فقیر کہ بوجھ ظلم فاقہ کا کھینچ

بدر مرگ ہمانا کہ سبکسار آید + وانکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست + مرد کش

اوپر دروازے موت کے تحقیق کہ ہلکا آوے　اور وہ کہ بیچ دولت اور نعمت اور آرام کے جیا مرنا اسکو

زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید + بہمہ حال اسیری کہ ز بندی بجہد خوشتر زان

اس سبب کے شک نہین ہے کہ مشکل آوے + ہر حال مین وہ قیدی کہ قید سے چھوٹے خوش زیادہ اسکو جان

ز امیری کہ گرفتار آید **حکایت** بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث اَعْدٰی عَدُوِّكَ

امیرے کہ گرفتار آوے　　ایک بزرگ کے تئین پوچھا مین نے معنی اس حدیث کے دشمن زیادہ دشمنوں سے

نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنی کہ باوی احسان کنے

نفس تیرا ہے درمیان دونوں پہلو تیرے کے کہا موافق اس بات کے وہ دشمن کہ ساتھ اسکے احسان کرے تو

دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند **قطعہ** فرشتہ

دوست ہووے مگر نفس کو جتنا کہ تواضع کرے تو زیادہ دشمنی زیادہ کرے　　فرشتہ

خوے شود آدمی بکم خوردن + وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد + مراد ہر کہ برآری مطیع امر

خوے ہووے آدمی ساتھ کم کھانے کے + اور جو کھاوے مانند جانوروں کے گرے مانند پتھر بیجان کے مراد جس شخص کی بر لاوے تو اسکی

تو گشت + خلاف نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد **جدال سعدی با مدعی**

تیرے حکم کا ہووے + سوائے نفس کے کہ حکم دیوے جو پاوے مراد　لڑائی سعدی کی ساتھ ایک مدعی کے

در بیان توانگری و درویشی یکی در صورت درویشان نہ بر صفت ایشان در محفلے دیدم

بیچ بیان امیری اور فقیری کے + ایک شخص اوپر صورت فقیروں کے نہ اوپر صفت انکے بیچ ایک محفل کے دیکھا مین نے

نشستہ و شنعتی در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم توانگران آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ

بیٹھا اور بدگوئی مین ملا ہوا اور دفتر شکایت کا کھولے ہوئے اور برائی امیروں کی شروع کی بات یہان تک پہونچائی

کہ درویش را دست قدرت بستہ است و توانگران را پای ارادت شکستہ **فرد** کریمان را بدست اندر

کہ فقیر کے تئین ہاتھ مقدور کا بندھا ہے اور امیر کے تئین پانوں خواہش کا ٹوٹا سخی لوگوں کے تئین بیچ ہاتھ کے

درم نیست + خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا کہ پروردہ نعمت بزرگانم این سخن سخت

پیسا نہین ہے + صاحبوں نعمت کے تئین بخشش نہین ہے + میرے تئین کہ پالا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں مین یہ بات سخت

آمد گفتم اے یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیرہ گوشہ نشینان و مقصد

آئی کہا مین نے اے یار دولتمند آمدنی غریبوں کی ہین　اور اکٹھا رکھنے والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد

زائران و کہف مسافران و متحمل بار گران از بہر راحت دگران دست تناول

زیارت کرنے والوں کے اور جائے آرام مسافروں کے اور اٹھانیوالے بوجھ بھاری کے واسطے آرام اوروں کے ہاتھ کھانے کا

بطعام آنگہ برند کہ متعلقان و زیردستان بخورند و فضلہ مکارم ایشان با ارامل

اوپر کھانے کے اسوقت لیجائین کہ متعلق اور زبردست کھاوین اور پس خوردہ بخشش انکا ساتھ بیوہ عورتون

و پیران و اقارب و جیران رسیدہ **نظم** توانگر آنرا وقف و نذر و مہمانی + زکوٰۃ و

اور بڈھوں اور اقربا اور ہمسایہ کے پہونچا　　دولتمندوں کے تئین وقف ہے اور نذر اور مہمانی + زکوٰۃ اور

فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی + تو کے بدولت ایشان رسی کہ نتوانے +

صدقہ اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی + تو کب برابر دولت انکی کے پہونچے　تو کہ نہ سکے تو +

جز این دو رکعت و آنہم بصد پریشانی + اگر قوت جود است و اگر قوت سجود توانگران را

سوائے ان دو رکعت نماز کے اور وہ بھی ساتھ سو پریشانی کے + جو مقدور بخشش کا ہے اور جو طاقت سجدے کی دولتمندوں کے

بہتر میسر میشود کہ مال مزکے دارند و جامہ پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت

بہتر میسر ہوتا ہے کہ مال زکوٰۃ دیا ہوا رکھتے ہین　اور لباس پاکیزہ اور اسباب گھر کا نگاہ رکھا گیا　اور دل فارغ اور قوت

طاعت در لقمہ لطیف است و صحت عبادت در کسوت نظیف پیدا است کہ از

عبادت کی بیچ لقمہ لطیف کے ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ

معدہ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پای بستہ چہ سیر و از دست

پیٹ خالی سے کیا قوت آوے اور ہاتھ خالی سے کیا مروت اور پیر بندھے سے کیا سیر اور ہاتھ

گرسنہ چہ خیر **قطعہ** شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید + نبود وجہ بامدادانش + مور گرد آورد

بھوکے سے کیا خیرات　　رات کو پراگندہ سووے وہ شخص کہ ظاہر نہووے روزی صبح کی اسکی + چیونٹی جمع لاوے

بتابستان + تا فراغت بود ز مستانش + فراغت با فاقه نه پیوندد و جمعیت در
بیچ گرمیوں کے تو فراغت ہووے جاڑوں میں اُسکو + فراغت ساتھ فاقہ کے نہ ملے اور خاطر جمع بیچ
تنگدستی صورت نه بندد یکے تحریمهٔ عشا بسته و دیگری منتظر عشا نشسته
مفلسی کے صورت نہ باندھے ایک نے نیت نماز سونے کی باندھی اور دوسرا انتظار روٹی رات کا بیٹھا
هرگز این بدان کے ماند - بلیت خداوند نعمت بحق مشتغل + پراگنده
ہرگز یہ ساتھ اُسکے کب مشابہ ہووے، صاحب مال کا ساتھ حق کے مشغول + پریشان
روزے پراگنده دل + پس عبادت ایشان به قبول نزدیکتر است که
روزی پریشان دل پس عبادت اُنکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ
جمعند و حاضر نه پریشان و پراگنده خاطر اسباب معیشت ساخته و باوراد
جمع ہین اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ خاطر اسباب زندگانی کا کیے ہوے اور ساتھ وظیفے
عبادت پرداخته عرب گوید اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الفَقرِ المُکِبِّ وَجِوارِ مَن لا یُحِبُّ
عبادت کے مشغول ہوے عرب کہتا ہے پناہ مانگتا ہوں طرف اللہ کے اُس محتاجی سے کہ اوندھا گرانے والی ہے اور ہمسائگی
در خبر است اَلفَقرُ سَوادُ الوَجهِ فِي الدّارَینِ گفت این شنیدی و آن
بیچ حدیث کے ہے کہ فقیری روسیاہی ہے بیچ دوجہان کے کہا یہ سُنا تونے اور وہ
نه شنیدی که فرموده اَلفَقرُ فَخرِي گفتم که خاموش که اشارت سید عالم
نہ سُنا تونے کہ فرمایا ہے فقیری ہے فخر میرا کہا میں نے چپ رہ کہ اشارہ سید عالم کا
علیه السلام بفقر طائفه ایست که مرد میدان رضااند و تسلیم تیر قضا نه اینان
اُنکے سلام ساتھ فقر اُس گروہ کے ہے کہ مرد میدان رضا کے ہین اور سپر تیر قضا کے نہ یہ لوگ
که خرقهٔ ابرار پوشند و لقمهٔ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ در باطن
کہ گدڑی نیکوں کی پہنیں اور لقمہ روزینے کا بیچیں اے طبل بلند آواز بیچ باطن کے
هیچ + بے توشه چه تدبیر کنی وقت بسیج + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی +
خالی بے توشہ کے کیا تدبیر کرے گا تو وقت مرنے کے منھ طمع کا پھیر خلق سے اگر مرد ہے تو

تسبیح هزار دانه بر دست مپیچ + درویش بی معرفت نیارامد تا کارش
تسبیح ہزار دانہ کی اوپر ہاتھ کے مت لپیٹ فقیر بے معرفت نہ آرام کرے تا کام
بکفر نانجامد که کادَ الفَقرُ اَن یَکُونَ کُفراً که نشاید جز بوجود نعمت برهنه را
اُسکا ساتھ کفر کے نہ ملے کہ قریب ہے فقیری یہ کہ ہوجاوے کفر کہ نہ چاہیے سوائے ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگے کے تئین
پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبهٔ
پہنانا یا بیچ چھڑانے ایک گرفتار کے کوشش کرنا اور بیٹوں جنس ہمارے کے تئین بیچ مرتبے
ایشان که رساند و ید علیا بید سفلی چه ماند نه بینی که حق جل ثناؤه در محکم
اُنھوں کے کون پہونچاوے اور ہاتھ برتر ساتھ ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہووے نہیں دیکھتا ہے تو حق بزرگ ہے تعریف اسکی
تنزیل از نعیم اهل بهشت خبر میدهد + اُولٰئِکَ لَهُم رِزقٌ مَعلُومٌ بلیت
قرآن کے اہل بہشت کی نعمت سے خبر دیتا ہے وہ لوگ ہین واسطے اُنکے رزق ہے معلوم
تشنگان را نماید اندر خواب + همه عالم بچشم چشمهٔ آب + جواب
پیاسونکے تئین دکھلائی دیتا ہے بیچ خواب کے تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا
حالے که من این سخن بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت
جسوقت کہ مین نے یہ بات کہی مین نے باگ صبر درویش کی ہاتھ برداشت سے گئی
تیغ زبان برکشید و اسپ فصاحت در میدان وقاحت جهانید و گفت
تلوار زبان کی کھینچی اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا اور کہا
چندان مبالغت در وصف ایشان بکردی و سخنهای پریشان بگفتی
اتنا مبالغہ بیچ وصف اُنھوں کے کیا تونے اور باتیں پریشان کہیں تونے
که وهم تصور کند که تریاقند یا کلید خانهٔ ارزاق مشتی متکبر مغرور
کہ وہم خیال کرتا ہے کہ زہر مہرہ ہین یا کنجی خانہ روزی کی ہین قوم تکبر کرنے والی مغرور
معجب نفور مشتغل مال و نعمت و مفتتن جاه و ثروت که سخن نگویند الا
تعجب کرنیوالی نفرت کرنیوالی شغل کرنیوالی مال اور نعمت کی اور فریفتہ مرتبے اور دولت کے کہ بات نہ

بشفاعت و نظر نکنند الا بکراہت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را بے بیر و پائی

ساتھ بخشنے کے اور نظر نہ کرین لیکن ساتھ کراہت کے عالمون کے تئین ساتھ گدائی کے نسبت کرین اور فقیرون کے تئین ساتھ بے پیر و پائی

طعنہ زنند بعلت مالیکہ دارند و عزت جاہے کہ دارند برتر از ہمہ نشینند

طعنہ مارین بسبب اُس مال کے کہ رکھتے ہین اور وہ عزت اور مرتبہ کہ رکھتے ہین برتر سب سے بیٹھین

نہ آن در سر دارند کہ سر بکسے بر دارند بیخبر از قول حکیمان کہ گفتہ اند ہر کہ

نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہین کہ سر طرف کسی کے اُٹھاوین بیخبر قول حکیمون سے کہ کہا ہے جو شخص کہ

بطاعت از دیگران کمست و بہ نعمت بیش بصورت توانگر است و بمعنے

بیچ عبادت کے اورون سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ ظاہر مین دولتمند ہے اور باطن مین

درویش بیت گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم + کون خرش شمار

فقیر جو بے ہنر ساتھ مال کے کرے تکبر اوپر حکیمون کے کون خر اُسکو جان

اگر گاو عنبر ست + گفتم مذمت اینان روا مدار کہ خداوند کرمند گفت غلط

اگر گاو عنبر ہے. کہا مین نے مذمت انھون کی روا مت رکھ کہ صاحب بخشش کے ہین کہا غلط

گفتی کہ بندۂ درمند چہ فائدہ کہ چون ابر آذر نند و نمی بارند و چشمۂ آفتابند

کہا تونے کہ بندے درم کے ہین کیا فائدہ کہ مانند ابر ساڑھ کے ہین اور نہین برستے اور چشمہ آفتاب کے ہین

و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار ند و نمی رانند و قدمی بہر خدا

اور اوپر کسی کے نہین چمکتے ہین اور اوپر گھوڑے مقدور کے سوار ہین اور نہین دوڑاتے ہین اور ایک قدم واسطے خدا کے

ننہند و درمے بی من و اذی ندہند مالی بمشقت فراہم آرند و بخست نگہدارند

نہین رکھتے ہین اور ایک درم بے احسان اور اذیت کے نہین دیتے اور ایک مال ساتھ مشقت کے جمع لاتے ہین اور ساتھ خست کے نگاہ رکھتے ہین

و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگان گفتہ اند سیم بخیل از خاک وقتی برآید کہ وے

اور ساتھ حسرت کے چھوڑتے ہین جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے چاندی خسیس کی اُسوقت خاک سے نکلے کہ وہ

در خاک رود شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد + دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد +

بیچ خاک کے جائے ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی نعمت بیچ ہاتھ کے لاوے + اور کوئی آوے اور بے رنج اور کوشش کے اٹھالے

۱۵ ازان لعنت نیست ۱۲ ش

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت گدائے و گرنہ

جواب کہا مین نے اُسکو اور بخل صاحبون نعمت کے وقوف نہ پایا تونے لیکن بسبب گدائی کے ورنہ

ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ

جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھے کریم اور خسیس اُسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ

ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم کہ متعلقان بر در بدارند و غلیظان

ممسک کون ہے کہا ساتھ آزمایش کے کہتا ہون مین کہ عزیزونکو اوپر دروازے کے رکھین اور غلیظون

شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند و دست جفا بر سینۂ صالحان و اہل تمیز نہند

سخت کے تئین مقرر کرین تو دخل عزیزون کو نہ دین اور ہاتھ ظلم کا اوپر سینۂ نیکون اور صاحب تمیز کے

و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفتہ باشند بیت آنرا کہ عقل و

اور کہین کوئی اُس جگہ نہین ہے اور حقیقت مین سچ کہا ہووے اُسکے تئین کہ عقل اور

ہمت و تدبیر و رای نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرای نیست +

ہمت اور تدبیر اور عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گھر مین نہین ہے +

گفتم بعذر آنکہ از دست متوقعان بجان آمدہ اند و از رقعہ گدایان بفغان و

کہا مین نے بعذر اسکے کہ ہاتھ اُمیدوارون سے تنگ آئے ہین اور رقعہ فقیرون سے بیچ شور کے

محال عقلست کہ اگر ریگ بیابان در شود و چشم گدایان پر شود شعر

اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کی موتی ہووے اور آنکھ فقیرون کی بھر جاوے

دیدۂ اہل طمع بنعمت دنیا + پر نشود ہمچنانکہ چاہ بہ شبنم + ہر کجا سختی دیدہ تلخی

دیدہ اہل طمع کا ساتھ نعمت دنیا کے پُر نہووے جیسا کہ کنوان اُوس سے جہان کہین سختی دیکھے ہووے اور تلخی

کشیدہ را بینی خود را بشرہ در کارہاے مخوف اندازد و از تو ابع آن نہ پرہیزد

کھینچے ہوے کے تئین دیکھے تو اپنے تئین ساتھ حرص کے بیچ کامون خوف کیے ہوے کے ڈالے اور پرہیز اُسکی سے نہ کرے

و از عقوبت آن نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد قطعہ سگے را گر

اور عذاب اُسکے سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے کتے کے تئین جو

کلوخی بر سر آید + ز شادی بر جهد کان استخوانیست + اگر نعشے دو کس

ایک ڈھیلا اوپر سر کے آوے، خوشی سے کودے کہ وہ ہڈی ہے جو ایک نعش دو آدمی

بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد کہ خوانیست + اما صاحب دنیا بعین

اوپر کندھے کے لیوین + کنگال طبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے + لیکن دولتمند کہ ساتھ آنکھ بخشش

عنایت حق ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من ہمان انگار کہ چون تقریر این

خدا کی ملاحظہ کیا گیا ہے اور بسبب حلال کے حرام سے پناہ کیا گیا میں وہی معلوم کیا کہ جب تقریر اس

سخن بگفتم و بیان و برہان بیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی

بات کی نے کہی میں نے اور بیان اور دلیل سنایا میں انصاف تجھ سے اُمید رکھتا ہوں میں کہ ہرگز دیکھا تو نے

دست دغائی بر کتف بستہ یا بینوائی بزندان در نشستہ یا پردۂ معصومے

ہاتھ ایک دغاباز کا اوپر مونڈھے کے بندھا یا ایک مفلس بیچ قید خانے کے بیٹھا یا پردہ ایک معصوم کا

دریدہ یا کفی از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر مردان را بحکم ضرورت

پھٹا ہوا یا ہاتھ پہونچے سے کٹا ہوا مگر بسبب فقیری کے شیر مردون کے تئیں ساتھ حکم ضرورت کے

در نقبہا گرفتہ و کعبہا سفتہ و محتملست اینکہ یکے را از درویشان نفس امّارہ مرادے

بیچ سیندونکے پکڑا ہے اور ٹخنے بردے ہوے اور احتمال یہ ہے کہ ایک کے تئیں فقیروں سے نفس حکم دینے والا ایک مراد

طلب کند چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند

طلب کرے جو قوت نگاہ رکھنے اُسکے کی نہووے ساتھ گناہ کرنے کے گرفتار ہووے کہ پیٹ اور فرج دو بچے ایک پیٹ کے

یعنی دو فرزند یک شکم کہ مادام کہ این یکے برجاست آن دیگری قائم شنیدہ ام

یعنی دو لڑکے ایک پیٹ کے جبتک کہ یہ ایک اوپر جگہ کے وہ دوسرا قائم سنا ہے میں نے

کہ درویشے را با حدثے بر خبثی بدیدند با آنکہ شرمساری بردیم سنگسارے

کہ ایک فقیر کو ساتھ ایک جوان نوخاستہ کے اوپر ایک بدی کے دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی لیگیا دہشت سنگساری

بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم کہ زن کنم و طاقت نہ کہ صبر کنم

تھی کہا اے مسلمانو قوت نہیں رکھتا ہوں کہ جورو کروں میں اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کروں میں

براں زدہ باشد و وجہ پنداشتن آنکہ نعش ۱ نعش بر یگر عبارت از چار پایہ ایست کہ میت را بران گذارند ۱۲ خانست ظاہر آنست کہ کشتی خوان درآن روز مسموع شدہ ۱۲ معمول بود نعش مشکل نعش می ساختند چنانچہ از اہل زبان

۲ معصم بکسر میم و سکون عین و فتح صاد و بہر دو معنی جائے دست بر بخش از ساعد تا بازو بلی پیوند دست ۱۲ ش

۳ یعنے شیر مردان از جہت اضطرار بخانہ مردم نقب زدہ اند و اعضا را در عین مذکورہ گرفتہ اند

۴ کعب ستالنگ و آن استخوان بلند است بالا سے پاشنہ کہ متعارف است ۱۲ تا گر معابد را کن بزرگ را سوراخ کردہ اند ۱۲

۵ سفتہ اسم مفعول کہ از فعل فقر و افلاس حالت سُش

۶ از سفتن یعنی مرد شجاع را در حالت تاریک کہ نقب کنند در خانہ ہا سے تنگ و تاریک کہ نصیب زیر زمین ساختہ باشند و پنہان سے از آہن یا سے شان گذارند کہ بسبب آن کعبہاے شان مجروح گردد ۱۲ ش

۷ احصان یعنے نگہداشتن از بدیہا چون نگاہداشتن نفس از زنا بنکاح واقع سے شود و احصان مستعمل است و بیشتر در اصل مجازاست کہ ظاہرا در خیابان ۱۲

کا رُھبانیۃ فی الاسلام + و از جملہ مواجب سکون و جمعیت درون کہ توانگرانرا

نہیں ہے راہب ہونا بیچ اسلام کے + اور تمام واجبات صبر سے اور جمعیت دل سے کہ امیروں کے تئین

میسر شود یکے آنکہ ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز بدو جوانے از

نصیب ہوتی ہے ایک وہ کہ ہر رات کو ایک معشوق بیچ بغل کے لیں اور ہر روز شروع جوانی کا

سر گیرند کہ صبح تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان را

سر سے لیتے ہیں کہ صبح تابان کے تئیں ہاتھ خوبصورتی اُسکے سے اوپر دل کے اور سرو خرامان کے تئیں

پاے از خجالت او در گل بیت بخون عزیزان فرو بردہ چنگ + سر انگشتہا

پانون شرمندگی اُسکے سے بیچ مٹی کے بیچ خون عاشقون کے نیچے لیگئے چنگل سر انگلیون کا

کردہ عناب رنگ + محال است کہ با حسن طلعت او گردمنا ہے گردد یا رائے

کیے ہوے عناب کی سی رنگت + محال ہے کہ ساتھ خوبی صورت اُسکی کے گرد گناہوں کی پھرے یا عقل

تباہے زند شعر دلیکہ حور بہشتی ربود و یغما کرد + کے التفات کند

تباہ ہونے کی مارے + وہ دل کہ حور بہشت کی لیگئی اور لوٹا کیا کب مہربانی کرے

بر بتان یغمائی شعر مَنْ کَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ مَا اشْتَھٰی رُطَبٌ +

اوپر معشوقان یغما کے وہ شخص کہ ہووے روبرو اُسکے جس قدر کہ چاہے خرما تر +

یُغْنِیْہِ ذٰلِکَ عَنْ رَجْمِ الْعَنَاقِیْدِ + اغلب تہیدستان دامن عصمت

بے پروا کرتا ہے اُسکے تئیں وہ خرما پتھر مارنے خوشہ انگور سے اکثر مفلس دامن پاکیزگی کا

بمعصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند بیت چون سگ درندہ گوشت

ساتھ گناہ کے آلودہ کرتے ہیں اور بھوکے روٹی لیجاتے ہیں جو کتے پھاڑنے والے نے گوشت

یافت نپرسد کین شتر صالح است یا خر دجال + چہ مایہ مستوران بعلت درویشی

پایا نہ پوچھے کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدھا دجال کا + کسو واسطے کہ اکثر عورتیں پاکدامن بسبب فقیری کے

در عین فساد افتادہ اند و عرض گرامی را بباد زشت نامی بر باد دادہ قرو با گرسنگی قوت

بیچ عین فساد کے پڑی ہیں اور آبرو بزرگ کے تئیں ساتھ ہوا بدنامی کے برباد دیا سامنے بھوک کے طاقت

۱ مراد از صنم زوجہ جمیلہ ۱۲ ش ۲ یعنی از بہر فرزندان سے نماید کہ جوان بستند ۱۲ ش ۳ بر دل بودن دست کنایہ است از بیقرار بودن زیرا کہ بیقرار اول خان آرزو گفتہ کہ دست بر دل بودن کنایہ است از ... دست بر دل سے گذارند و دست بر دل سے طپید ۱۲ ... شارح فاضل یعنی از دل نگاہ داشتن یعنی تسلی نمودن سے آید و تحیر آمدہ ۱۲۵

۴ سرو خرامان ... بیت بر سبیل ادعا عکس نوشتہ در پیروی کا یعنے بسبب لطافت ... خرامان بودہ ۱۲ ۵ یعنی سرو پیش ازین خرامان بود و پاے ازو در گلست می گویند کہ سرو را پاے اوو در گلست اکنون کہ پاے او بسبب خجالت است ۱۲

۶ اشارت آن کہ رنگ سرخ این صنم نہ از حنا است بلکہ از خون عاشقان ۱۲ در این صنعت تجنیس است و یغما بدو معنی آمدہ اول غارت و تاراج دوم شہریست منسوب بخوبرویان اول اول است دوم دوم ۱۲ خ

۷ عناقید جمع عنقود بالضم اول خوشہ انگور ۱۲ خ

۸ مستوران بتشدید یا ملا مجتنبین فقر سے کہ شہوت دارد از جا ۴ مادست نکنند ۱۲ محمد حامد علی

۵ مدظلہ العالی

پرہیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند + آنکہ گفتے در بروے مسکینان
پرہیزگاری کے نہ رہے مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری کے سے لیجاوے + وہ کہ کہا تونے دروازہ اوپر منہ غریبون کے
بہ بندند حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر شہرے بودے از جوش گدایان
باندھین حاتم طائی کہ جنگل کا بیٹھنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیرون سے
بیچارہ شدی و جامہ بر وپارہ کردندی چنانکہ در طیبات آمدہ است شعر
بیچارہ ہوتا اور کپڑے اوپر اُسکے ٹکڑے ہوتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کے آیا ہے
درمن منگر تا دگران چشم ندارند + کز دست گدایان نتوان کرد ثوابے + گفتا نہ
بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکھین کہ ہاتھ فقیرون سے نہ سکے کرنا ایک اجر + کہا نہ
کہ من بر حال ایشان رحمت میبرم گفتم نہ کہ بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین
کہ مین اوپر حال اُنھون کے رحمت لیجاتا ہون مین کہا مین نے نہین کہ اوپر مال اُنھون کے افسوس کھاتا ہے تو ہم بیچ اس
گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر شہ قیکہ براندے بدفع آن بکوشیدے و ہر شاہیکہ
گفتگو کے اور دونون آپس مین گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اُسکے کے کوشش کرتا مین اور جو شہ
بخواندے بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسہ ہمت درباخت و تیر جعبہ حجت ہمہ بینداخت
کہ پکارتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا مین یہانتک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب گرائے
قطعہ ہان تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح + کورا جز این مبالغۂ مستعار نیست +
ہان ہرگز نہ عاجز ہو تو حملے فصاحت کرنیوالے سے + کہ اُسکے تئین سوائے مبالغہ مانگے ہوئے کے نہین ہے +
دین ورز و معرفت کہ سخندان سجع گوے + بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست +
دین قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفا کہنے والا + اوپر دروازے کے ہتھیار رکھتا ہے اور کوئی بیچ قلعہ کے
تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیہدہ گفتن آغاز
آخر کو دلیل اُسکو نہ رہی ذلیل اُسکو کیا مین نے ہاتھ ظلم کا بڑھانا کیا اور بیہودہ کہنا شروع
وسنت جاہلانست کہ چون بدلیل از خصم فرومانند سلسلۂ خصومت جنبانند
اور طریقہ جاہلون کا ہے کہ جو بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہین زنجیر دشمنی کی ہلاوین

چون آذر بت تراش کہ بحجت با پسر بر نیامد بجنگ برخاست آیت
مثل آذر بت کا تراشنے والے کے کہ بیچ حجت کے ساتھ بیٹے کے سر نہ ہوا واسطے لڑائی کے اُٹھا
لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش
تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تیرے تئین گالی مجھکو دی برا اُسکو کہا مین نے گریبان میرا پھاڑا ٹھوڑی اُسکی
گرفتم قطعہ او در من و من در و فتادہ + خلق از پی ما دوان و خندان + انگشت
پکڑی مین نے وہ بیچ میرے اور مین بیچ اُسکے پڑا خلق پیچھے ہمارے کے دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی
تعجب جہانے + از گفت و شنید ما بدندان + القصہ مرافعہ این سخن پیش قاضی
تعجب ایک جہان کی + گفتگو ہماری سے بیچ دانتون کے + آخر کو جھگڑا اس بات کا آگے قاضی کے
بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتے بجوید و میان
لیگئے ہم اور ساتھ حکم دینے صاحب انصاف کے راضی ہوے ہم تو حاکم مسلمانون کا ایک صلح ڈھونڈھے اور
توانگران و درویشان فرقے بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید
امیرون اور فقیرون کے کچھ فرق کے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سُنی
سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای کہ توانگران را
سر بیچ جیب فکر کے لے گیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اُٹھایا اور کہا اے کہ امیرون کے تئین
ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا گلست خارست و با خمر
تعریف کی تونے اور اوپر فقیرون کے ظلم روا رکھا تونے جان کر جسجگہ کہ پھول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے
خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا کہ در شاہوارست نہنگ مردم خوار است
خمار ہے اور اوپر خزانے کے سانپ ہے اور اُسجگہ کہ موتی شاہوار ہے مگر جانور آدمی کھانے والا ہے
لذت عیش دنیا را لدغۂ اجل در پی است و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش
لذت عیش دنیا کے تئین ڈنک موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کے تئین دیوار مکروہات کی آگے
بیت جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست + گنج و مار و گل و خار و غم و
ظلم دشمن کا کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا + خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور غم اور

شادی بهم نه نظر نکنی در بستان که بید مشکست و چوب خشک همچنین در زمرهٔ
خوشی باہم ہین + نظر نہین کرتا ہی تو بیچ باغ کے کہ بید مشک ہی اور لکڑی خشک اور ایسے ہی بیچ گروہ
توانگران شاکرند و کفور و در حلقهٔ درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژاله هر قطره
دولتمندون کے شکر کرنیوالے ہین اور کفر کرنیوالے اور بیچ حلقہ فقیرون کے صبر کرنیوالے ہین اور دلتنگ اگر اولہ ہر قطرہ
در شدی چو خرمهره بازار ازو پر شدی مقربان حضرت جل و علا توانگرانند
موتی ہوتا + مانند کوڑیون کے بازار اس سے بھرا ہوتا + نزدیک پہنچنے والے حضرت بزرگ اور برتر کے دولتمند ہین
درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش
درویش خصلت اور درویش ہین توانگر ہمت اور بہتر امیرون مین وہ ہی کہ غم فقیر کا
خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگران گیرد وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ
کھاوے اور بہتر فقیرون مین وہ ہی کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کرتا ہے توکل اوپر اللہ کے پس وہ
حَسْبُهٗ پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی
کافی ہی اُسکو پس منہ غصے کا مجھسے طرف فقیر کے کیا اور کہا اے کہ کہا تو نے
توانگران مشتغلند و ساهی و مست ملاهی نعم طائفه هستند برین صفت که
دولتمند مشغول ہین کار دنیا مین اور بھولے ہوے اور مست بازیون کے ہان ایک گروہ ہین اوپر اس صفت کے کہ
بیان کردی قاصر همت کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند و اگر
بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنیوالے نعمت کے کہ کما دین اور رکھیں اور نہ کھاوین اور نہ دین اور
بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان بردارد باعتماد مکنت خویش از محنت
ساتھ مثل کے مینہ نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اُٹھاوے ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت
درویش نپرسند و از خدای نترسند و گویند شعر گر از نیستی دیگری شد هلاک
فقیر کی نہ پوچھین اور خدا سے نہ ڈرین اور کہین جو نیستی سے دوسرا ہوا ہلاک
مرا هست بط را ز طوفان چه باک شعر وَرَاكِبَاتٍ نِيَاقًا فِي هَوَادِجِهَا
میرے تئین ہی بط کو طوفان سے کیا دہشت اور بہت عورتین سوار اونٹنی بیچ ہودجون کے

لَمْ يَلْتَفِتْنَ اِلٰى مَنْ غَاصَ فِي الْكُثُبِ فرد دونان چو گلیم خویش بیرون
التفات نہین کرتی ہین طرف اُس شخص کے کہ ڈوبا ریگ مین کمینے جو کملی اپنی باہر
بردند گویند چه غم گر همه عالم مردند قومی بدین نمط که شنیدی و طائفهٔ خوان
لے گئے کہین کیا غم جو تمام عالم مرا ایک قوم ساتھ اس طرح کے کہ سنا تو نے اور ایک گروہ نے
نعمت نهاده و دست کرم گشاده طالب نامند و مغفرت و صاحب دنیا
نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا چاہنے والے نام کے ہین اور مغفرت کے اور صاحب دنیا
و آخرت چون بندگان حضرت بادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمهٔ انام
اور آخرت کے جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کرنے والے امداد پائے گئے مالک لگامون خلق
حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا
حمایت کرنے والے درون اسلام کے وارث ملک سلیمان کے عادل زیادہ بادشاہون زمانے کے فتح پایا گیا دنیا
والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللّٰهُ اَيَّامَهٗ وَنَصَرَ اَعْلَامَهٗ
اور دین کا اتالیق بیٹے ادب دینے والا ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اسکا اور یاری دے نشانون اسکے
قطعه پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند + که دست جود تو با خاندان آدم
باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نہ کرے کہ ہاتھ بخشش تیرے نے ساتھ گھرانے آدم کے
کرد + خدای خواست که بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود بادشاه عالم کرد + قطعی
کیا جو خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے تیرے تئین ساتھ مہربانی اپنی کے بادشاہ عالم کا
چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید
قاضی نے جو یہ بات یہانتک پہونچائی اور حد قیاس ہمارے سے گھوڑا مبالغہ کا گذرانا
بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از مجارا طریق مدارا
موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اُس سے درگذرے ہم اور بعد دعوے کرنے کے
گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نهادیم و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم
پکڑی ہم نے اور سر ساتھ بدلہ لینے کے اوپر قدم ایک دوسرے کے رکھا ہم نے اور بوسہ اوپر سر اور منہ آپس کے دیے

سخن بر این دو بیت کردیم **قطعه** مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش

بات کا اوپر اس دو بیت کے کیا ہم نے ست کر گردش زمانے سے گلہ اے فقیر کہ

کہ تیرہ بختی اگر ہم برین نسق مردی + توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست +

کمبخت ہے تو اگر اسطرح سے مرا تو + اے دولتمند چو دل اور ہاتھ تیرا مقصود ور ہے +

بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی + **باب ہشتم در آداب صحبت**

کھا بخشدے کہ دنیا اور آخرت لے گیا تو + باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

حکمت مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلی را

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عاقل کے تئیں

پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ

پوچھا نیکبخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ کھایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ

مرد و هشت **شعر** مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد + کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد +

مرا اور ... مت کر نماز اوپر اُس کے کہ جسنے کچھ نہ کیا کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کے کی اور نہ کھایا

حکمت موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ احسن کما احسن

موسیٰ نے اوپر اُنکے سلام قارون کے تئیں نصیحت کی کہ نیکی کر جیسا کہ نیکی کی

اللہ الیک نشنید عاقبتش شنیدی **قطعہ** آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت

اللہ نے طرف تیرے نہ سنا انجام اُسکا سنا تو نے اُس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کے نیکی نہ جمع کی

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد + خواہی متمتع شوی از دنیا و عقبےٰ +

سر آخر کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا چاہتا ہے تو کہ فائدہ کیا گیا ہو تو دنیا اور عقبیٰ سے

با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد + عرب گوید + جُد وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الفَائِدَۃَ

ساتھ خلق کے کرم کر کہ خدا نے ساتھ تیرے کرم کیا عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان مت رکھ کہ تحقیق فائدہ

الیک عائدۃ یعنی بخشش و منت منہ کہ نفع آن بتو باز میگردد **قطعہ**

طرف تیرے پھرنے والا ہے یعنی بخشدے اور احسان مت رکھ کہ نفع اُسکا طرف تیرے پھرنے والا ہونا ہے

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد + گذشت از فلک شاخ و بالای او + گر امیدواری

درخت کرم نے جہاں کہیں جڑ کی گذری فلک سے جڑ اور قد اُسکا جو امیدوار ہے تو کہ اُس سے

کزو بر خوری + بمنت منہ ارہ بر پای او **قطعہ** شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر +

پھل کھاوے تو ساتھ احسان کے مت رکھ ارہ اوپر پاؤں اُسکے کے شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہے تو ساتھ خیر کے

ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت + منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنی +

انعام اور بزرگی اُسکی سے نہ معطل چھوڑا مجھکو + احسان مت رکھ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت **حکمت** دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی

احسان جان اُس سے کہ بیچ خدمت کے رکھا تجھے دو شخص رنج بیہودہ لیگئے اور کوشش

بیفائدہ کردند یکی آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد **مثنوی**

بے فائدہ کی ایک وہ کہ جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکھا اور نہ کیا

علم چندانکہ بیشتر خوانی + چون عمل در تو نیست نادانی + نہ محقق بود نہ دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو جب عمل تجھ میں نہیں ہے نادان ہے تو + نہ محقق ہووے نہ دانشمند

چارپائے بر و کتابی چند **حکمت** علم از بہر دین پروردنست نہ از بہر دنیا خوردن

ایک جانور اوپر اُسکے کتابیں کتنی ایک علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دنیا کھانے کے

شعر ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت + خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

جسنے کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچی ایک کھلیان جمع کیا اور صاف جلایا +

پند عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دارست یہدی بہ وھو لا یہتدی

عالم ناپرہیزگار اندھا مشعلچی ہے راہ دکھلائی جاتی ہے بسبب اُسکے اور وہ راہ نہیں پاتا ہے

بیت بیفائدہ ہر کہ عمر در باخت + چیزی نخرید و زر بینداخت + **پند** ملک از

بے فائدہ جسنے کہ عمر ہاری کوئی چیز نہ خریدی اور زر ڈالا ملک

خردمندان جمال گیرد و دین از پرہیزگاران کمال یابد پادشاہان بہ نصیحت خردمندان ازان

جمال دین زینت پکڑے اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاوے بادشاہ ساتھ نصیحت عقلمندوں کے اُس سے

محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاهان قطعه پندی اگر بشنوی ای پادشاه
محتاج زیادہ ہیں کہ عقلمند ساتھ نزدیکی بادشاہوں کے ایک نصیحت اگر سنے تو اے بادشاہ +
در همه دفتر به ازین پند نیست + جز بخردمند مفرما عمل + گرچه عمل کار خردمند نیست +
بیچ تمام دفتر کے بہتر اس سے نصیحت نہیں ہے سوائے عقلمند کے مت فرما کام اگرچہ کام کام عقلمند کا نہیں ہے
حکمت سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک
تین چیزیں قائم نہیں رہتی ہیں بے تین چیزوں کے مال بے سوداگری کے اور علم بے بحث اور ملک
بی سیاست قطعه وقتی به لطف گوی مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول آوری
بے حکومت کے ایک وقت ساتھ لطف بکمر اور تواضع اور مروت کے شاید ہے کہ بیچ کمند قبول کے لاوے تو ایک
دلی + وقتی بقهر گوی که صد کوزه نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی حکمت رحم آوردن
دل ایک وقت ساتھ غصہ کے کہہ کہ سو کوزے مصری کے کبھی کبھی ایسا بیچ کام کے نہ آویں کہ ایک اندرائن کا رحم لانا اوپر
بر بدان ستمست بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر درویشان بیت خبیث را
بدوں کے ظلم ہے اوپر نیکوں کے اور بخشنا ظالموں کا جور ہے اوپر فقیروں کے خبیث کے
چو تعهد کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی پند بر دوستی پادشاهان اعتماد
تئیں جو خدمتگاری اور سرفراز کرے تو ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے + اوپر دوستی بادشاہوں
نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این بخوابی متغیر گردد شعر
نہ چاہیئے کرنا اور اوپر آواز اچھی لڑکوں کے کہ وہ ساتھ ایک خیال کے تبدیل ہوا اور یہ ساتھ ایک خواب کے تغیر ہو گے
معشوق هزار دوست را دل ننهی + ور مینهی آن دل بجدائی بنهی پند
معشوق ہزار دوست کے تئیں دل نہ دے تو + اور جو دیتا ہو تو وہ دل ساتھ جدائی کے رکھے تو
هر آن سری که داری با دوست در میان منه و اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی که
وہ بھید کہ رکھتا ہے تو ساتھ دوست کے درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست خالص ہو کیا جانے کہ
وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد وقتی دوست گردد
کسی وقت دشمن ہوا اور کوئی آزار جو پہنچا سکے تو دشمن کو مت پہنچا کہ شاید کسی وقت دوست ہووے

پند رازی که نهان خواهی با کس در میان منه و اگرچه دوست باشد که مر آن دوست را
وہ بھید کہ پوشیدہ رکھا چاہے تو ساتھ کسی کے درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست ہووے اور اگر اُس دوست کے تئیں
نیز دوستان باشند و همچنین مسلسل قطعه خامشی به که ضمیر دل خویش + با کسی گفتن و
بھی دوست ہووین اور اسی طرح مسلسل چپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنے کی ساتھ کسی کے کہنا
گفتن که مگوی + ای سلیم آب ز سر چشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی فرد سخنی
اور کہنا کہ مت کہ تو اے سادہ دل پانی سر چشمے سے باندھ کہ جو بھر جاوے نہ سکیے باندھنا دریا کا وہ بات
در نهان نباید گفت + که بر ملا نشاید گفت حکمت دشمن ضعیف که در طاعت آید
بیچ پوشیدگی کے نہ چاہیئے کہنا جو بات بر ملا نہ چاہیئے کہنا دشمن کمزور کہ بیچ فرمانبرداری کے آوے
و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی دوستان
اور دوستی ظاہر کرے مقصد اُسکا سوائے اسکے نہیں ہے کہ دشمن زور آور ہووے اور کہا ہے اوپر دوستی دوستوں کے
اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را حقیر شمارد بدان ماند که
اعتماد نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کے کیا پہونچے اور جو کوئی کہ دشمن کوچک کے تئیں نا چیز گنے ساتھ اُسکے مشابہ ہے کہ
آتش اندک را مهمل میگذارد قطعه امروز بکش که میتوان کشت + کآتش چو بلند شد
آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے آج کے دن مار اُسکو جو سکے تو مارنا کہ آگ جو بلند ہوئی
جهان سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر میتوان دوخت حکمت
جہان جلایا + مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کے تئیں دشمن کے ساتھ تیر کے سکے سینا
سخن در میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرمزده نباشی ابیات
بات درمیان دو دشمن کے ایسی کہ کہ اگر دوست ہو جاوین شرمندہ نہ ہووے تو
میان دو تن جنگ چون آتش است + سخن چین بدبخت هیزم کش است + کنند
درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کے ہے بات بنانیوالا بدبخت لکڑی ڈھونے والا ہے کرتے ہیں
این و آن خوش دگر باره دل + وی اندر میان کوربخت و خجل + میان دو کس
یہ اور وہ خوش دوسری بار دل وہ درمیان میں کور بخت اور شرمندہ درمیان دو آدمی کے

آتش افروختن + نہ عقل ست خود در میان سوختن قطعہ در سخن با دوستان آہستہ باش

آگ سلگانا + نہ عقل ہے آپ درمیان میں جلنا بیچ سخن کے ساتھ دوستوں کے آہستہ رہ

تا ندارد دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچہ گوئی ہوشدار + تا نباشد در پس دیوار گوش

تا نہ رکھے دشمن خونخوار کان + آگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھو تو نہووے پیچھے دیوار کے کان

حکمت ہر کہ با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد شعر بشوای خردمندان

جو کہ ساتھ دشمنوں کے صلح کرتا ہے خیال آزار دوستوں کا رکھتا ہے دھو ڈال اے عقلمندو اُس دوست سے

دوست دست + کہ با دشمنانت بود ہم نشست پند چون در امضای کار متردد باشی آن طرف

ہاتھ کہ ساتھ دشمنوں تیرے کے ہو ہم نشست جو بیچ جاری کرنے کسی کام کے متردد ہووے تو وہ طرف

اختیار کن کہ بی آزار تر بر آید شعر با مردم سہل گوی دشوار مگوی + با آنکہ در صلح زند

اختیار کر کہ بے آزار تر بر آوے ساتھ آدمی سہل کہنے والے کے مشکل مت کہہ ساتھ اُسکے کہ دروازہ +

جنگ مجوی حکمت تا کار بزر بر می آید جان در خطر افگندن نشاید عرب گوید

صلح کا مارے لڑائی مت ڈھونڈھ جب تک کام ساتھ زر کے نکلتا ہو جان بیچ خطر کے ڈالنا نچاہیے عرب کہتا ہے

آخر الحیل السیف شعر چو دست از ہمہ حیلتی در گسست + حلالست بردن بشمشیر دست

آخر حیلوں کی تلوار ہے جو ہاتھ تمام حیلوں سے ٹوٹے حلال ہے لیجانا اوپر تلوار کے ہاتھ

حکمت بر عجز دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید حکمت دشمن چو بینی ناتوان لاف

اوپر عاجزی دشمن کے رحم مت کر کہ اگر قادر ہووے اوپر تیرے نہ بخشش کرے دشمن کو جو دیکھے تو ناتوان لاف

از بروت خود مزن + مغزیست در ہر استخوان مردیست در ہر پیرہن حکمت ہر کہ بدی را بکشد خلق را

مونچھ اپنی سے مت مار ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کے ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کے جو کوئی کہ ایک برے کو مارے خلق

از بلای وی برہاند و وی را از عذاب خدای قطعہ پسندیدہ است بخشایش ولیکن + منہ بر ریش خلق آزار

کے تئیں آزار اُسکے سے چھڑا دے اور اُسکو عذاب خدا سے پسندیدہ ہے بخشش ولیکن مت رکھ اوپر زخم خلق آزار

مرہم + ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار + کہ آن ظلم ست بر فرزند آدم حکمت نصیحت از دشمن

کے مرہم نہ جانا اُسنے کہ رحمت کی اوپر سانپ کے کہ وہ ظلم ہے اوپر اولاد آدم کے نصیحت دشمن سے

پذیرفتن خطا ست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آن کار کنی کہ عین صواب ست

قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا روا ہے جائز ہے کہ برخلاف اسکے کام کرے تو کہ نہایت صواب ہے

مثنوی حذر کن زانچہ دشمن گوید آن کن + کہ بر زانو زنی دست تغابن +

پرہیز کر اُس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر + کہ اوپر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا +

گرت راہی نماید راست چون تیر + ازان برگرد و راہ دست چپ گیر پند

جو تجھکو ایک راہ دکھلا دے سیدھی مانند تیر کے + اُس سے پھر اور راہ ہاتھ بائیں کی لے

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت ہیبت ببرد نہ چندان درشتی

غصہ زیادہ حد سے لینا وحشت لادے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاوے نہ اتنی سختی

کن کہ از تو سیر گردند و نہ چندان نرمی کہ بر تو دلیر ابیات درشتی و نرمی بہم در بہ

کر کہ تجھ سے آسودہ ہوں اور نہ اتنی نرمی کہ اوپر تیرے دلیر سختی اور نرمی آپس میں بہتر

است + چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ ست + درشتی نگیرد خردمند بیش +

ہے مانند فصد کھولنے والے کے کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنے والا ہے + سختی نہ پکڑے عقلمند زیادہ

نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش + نہ مر خویشتن را فزونی نہد +

نہ سستی کہ کم کرے قدر اپنی نہ خاص کر اپنے تئیں زیادتی رکھے +

نہ یکبارہ تن در مذلت دہد + مثنوی جوانے با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم

نہ ایکبارگی تن بیچ ذلت کے دے + ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا اے عقلمند + میرے تئیں تعلیم

دہ پیرانہ یک پند + بگفتا نیکمردی کن نہ چندان + کہ گردد چیرہ گرگ تیز دندان +

دے بڈھوں کی طرح + ایک نصیحت + کہا نیکمردی کر نہ اتنی + کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت

حکمت دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاہ بے حلم و زاہد بے علم شعر

دو آدمی دشمن ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم

بر سر ملک مباد آن ملک فرمان دہ + کہ خدا را نبود بندہ فرمانبردار پند پادشاہ را باید

اوپر سر ملک کے مت ہو جیو وہ بادشاہ حکم دینے والا کہ خدا کے تئیں ہووے بندہ حکم کا اٹھانیوالا بادشاہ کے تئیں چاہیے

تا حدی خشم بر بندگان راند که دوستان را اعتماد بماند آتش خشم اول در خداوند خشم

وہان تک غصہ اوپر بندون کے چلاوے کہ دوستون کے تئین اعتماد رہے آگ غصے کی پہلے بیچ صاحب غصہ کے

افتد پس انگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد **مثنوی** نشاید بنی آدم پاک زاد + که در

پڑے پس اُسوقت شعلہ طرف دشمن کے پہونچے یا نہ پہونچے نجا ہیے اولاد آدم خاک کی پیدائش کو کہ بیچ

سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین تندی و سرکشی + نه پندارم از خاکے یا

سر کے کرے غرور اور غصہ تیرے تئین ساتھ ایسے غصہ اور زبردستی کے + نہین جانتا ہون مین خاک سے ہی تو

آتشی **قطعه** در خاک بیلقان برسیدم بعابدی + گفتم مرا بتربیت از جهل پاک کن +

یا آگ سے بیچ شہر بیلقان کے پہونچا مین پاس ایک عابد کے + کہا مین نے میرے تئین ساتھ تربیت کے جہالت سے

گفتا برو چو خاک تحمل کن ای لیب + یا هر چه خوانده همه در زیر خاک کن **حکمت** بد خوی

کہا جا مانند خاک کے بردباری کر اے لڑکے + یا جو کچھ پڑھا ہی تو نے نیچے خاک کے کر بد خو بیچ ہاتھ ایک

بدست دشمنی گرفتار است که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد **بیت** اگر ز دست

دشمن کے گرفتار ہی کہ جہان کہین کہ جاے عذاب اُسکے سے رہائی نپاوے اگر ہاتھ

جفا بر فلک رود بد خوی + ز دست خوی بد خویش در بلا باشد **نصیحت** چو بینی که در سپاه دشمن

ظلم سے اوپر آسمان کے جاوے بد خو ہاتھ بد خوئی اپنی سے بیچ بلا کے ہووے جو دیکھے تو بیچ سپاہ دشمن کے

تفرقه افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن **قطعه** برو با دوستان آسوده

تفرقہ پڑا تو جمع رہ اور اگر جمع ہون پریشانی اُنکی سے اندیشہ کر جا پاس دوستون کے آسودہ

بنشین + چو بینی در میان دشمنان جنگ + و گر بینی که با هم یکزبانند + کمان را زه کن و بر باره

بیٹھ جو دیکھے تو درمیان دشمنون کے لڑائی + جو دیکھے تو کہ آپس مین ایک زبان ہین + کمان کے تئین چلہ کر اور اوپر قلعہ کے

بر سنگ **حکمت** دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسلهٔ دوستی جنباند انگه بدوستی

لیجا پتھر دشمن جو تمام حیلون سے عاجز رہے زنجیر دوستی کی ہلاوے اُسوقت ساتھ دوستی کے

کارهای کند که هیچ دشمن نتواند سر مار بر دست دشمن کوب که از احدی الحسنیین

ایسے کام کرے کہ کوئی دشمن نہ سکے سر سانپ کا اوپر ہاتھ دشمن کے ٹھوک کہ ایک دو نیکیون سے

خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی **فرد** بروز معرکه

خالی نہ ہووے اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز معرکے کے بے خوف

ایمن مشو ز خصم ضعیف + که مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت + **نصیحت** خبری که

مت ہو دشمن ضعیف سے + کہ مغز شیر کا نکالے جو دل جان سے اُٹھایا جس خبر کو

دانی که دلے بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **فرد** بلبلا مژده بهار بیار

جانے تو دل کو آزار دے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے اے بلبل خوشخبری بہار لا

خبر بد ببوم باز گزار **نکته** بادشاه را بر خیانت کسے واقف مگردان

خبر بری ساتھ اُلو کس کے چھوڑ + بادشاہ کے تئین اوپر چوری کسی کے واقف مت کر

مگر انگه که بر قبول کلی واثق باشی و گرنه در هلاک خود سعی میکنی **مثنوی** بسیچ

مگر اُسوقت کہ اوپر قبول تمام کے مضبوط ہووے تو اور جو نہین مرنے اپنے کے سعی کرتا ہی تو قصد

سخن گفتن انگاه کن + که بینی که در کار گیرد سخن + کمالست در نفس انسان سخن +

بات کرنے کا اُسوقت کر + کہ دیکھے تو بیچ کام کے پکڑے بات + کمال ہی بیچ ذات انسان کے بات

تو خود را بگفتار ناقص مکن **پند** هر که نصیحت بخودرائی میکند او خود به نصیحت گری

تو اپنے تئین ساتھ باتون کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت بیراہ کو کرتا ہی وہ آپ نصیحت کا

محتاجست **پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام زرق نهاده

محتاج ہے فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنے والے کا مت لے کہ یہ جال مکر کا رکھے

است و آن دامن طمع کشاده **پند** احمق را ستایش خوش آید چون لاشه

ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوے احمق کے تئین تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے مانند ایک لاشے

که در کعبش دمے فربه نماید **قطعه** الا تا نشنوی مدح سخنگوی + که اندک

کہ بیچ ٹخنی اُسکی کے دم موٹی نظر آوے خبردار ہو تو نہ سُنے تو تعریف بات کہنے والے کی + کہ تھوڑی

مایه نفعے از تو دارد + اگر روزے مرادش بر نیاری + دو صد چندان

پونجی نفع کی تجھسے رکھتا ہے + اگر ایک دن مراد اُسکی نہ نکالے تو دوسو کتنے

عقوبت برشمارد حکمت متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش اصلاح نپذیرد

عیب تیرے گنے کلام کرنے والے کے تئین جبتک کوئی عیب نہ پکڑے بات اسکی صلاحیت نہ قبول

شعر مشو غرہ بر حسن گفتار خویش + بتحسین نادان و پندار خویش حکمت

مت ہو غرور کرنے والا اوپر خوبی باتون اپنی کے + ساتھ تعریف نادان و اور گمان اپنے کے

ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال نظم یکے جہود و

سب کے تئین عقل اپنی کامل معلوم ہو اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے ایک کا فر اور

مسلمانی مناظرہ کردند + چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم + بطرہ

سلمان لڑائی کرتے تھے + ایسا کہ ہنسی نے لیا لڑائی اُنھون کی نے مجھکو + ساتھ

گفت مسلمان گر این قبالۂ من + درست نیست خدایا جہود میرانم + جہود

کہا مسلمان نے اگر یہ قبالہ میرا درست نہین ہی اے خدا کافر مرون مین + کافر نے

گفت بتوریت میخورم سوگند + اگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم + گر از بسیط زمین

کہا ساتھ کتاب توریت کے کھاتا ہون مین قسم اگر خلاف ہووے مانند تیرے مسلمان ہون مین + جو چوڑائی زمین سے

عقل منعدم گردد + بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم حکمت دہ آدمے

عقل نابید ہووے + اوپر اپنے گمان نہ لیجاے کوئی کہ نادان ہون مین دس آدمی

بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے ہم بسر نبرند حریص بجہانی گرسنہ

اوپر ایک دستارخوان کے کھائین اور دو کتے اوپر ایک مردار کے آپسمین بسر نہ لیجائین حرص کرنے والا ساتھ

است و قانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگرے

ہے اور صبر کرنیوالا ساتھ ایک روٹی کے آسودہ حکیمون نے کہا ہی ایک فقیر ساتھ قناعت کے بہتر ایک دولتمند

بہ بضاعت شعر رودہ تنگ بیکنان تہی پر گردد + نعمت روے زمین پر نکند دیدۂ تنگ مثنوی

با اسباب کے معدہ تنگ ساتھ ایک روٹی خالی کے بھر جاتا + نعمت روے زمین کی پُر نہ کرے دیدہ چھوٹا

پدر چون دور عمرش منقضے گشت + مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت + کہ شہوت آتشست از وی بپرہیز

باپ نے جو زمانہ عمر اسکی کا گذرا + میرے تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا + کہ شہوت آگ ہی اُس سے پرہیز کر

و فی الحقیقۃ اطلاع بر حقیقت آن دشوار دینا ے آن علم بر علامات ظاہر است ۱۲

بخود بر آتش دوزخ مکن تیز + دران آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبے برین آتش

اوپر اپنے آگ دوزخ کی مت کر تیز بیچ اُس آگ کے نہین رکھتا ہو تو طاقت جلنے کی + ساتھ صبر کے پانی اوپر اس آگ کے

زن امروز + پند ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند

مار آج کے دن جو شخص کہ بیچ حال توانائی کے نیکی نہ کرے بیچ وقت ناتوانی کے سختی دیکھے

شعر بد اختر تر از مردم آزار نیست + کہ روز مصیبت کسش یار نیست +

بداختر زیادہ آدمی کے آزار دینے والے سے نہین ہے + کہ دن مصیبت کے کوئی اُسکا یار نہین ہے +

حکمت ہر چہ زود بر آید دیر نپاید قطعہ خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند +

جو کچھ جلد پیدا ہو دیر نہ قائم ہو خاک پورب کی سُنا ہی مین نے کہ کرتے ہین +

بچہل سال کاسۂ چینے + صد بروزی کنند در مردشت + لاجرم قیمتش ہمی بینی +

چالیس برس مین برتن چینی کا + سو ایک دن مین بناتے ہین بیچ مردشت کے لاچار قیمت اُسکی دیکھتا ہے تو +

قطعہ مرغک از بیضہ برون آید و روزے طلبد + آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز آنکہ

مرغ کا بچہ انڈے سے باہر آوے اور روزی مانگے آدمی کا بچہ نہ رکھے عقل اور تمیز

کسے گشت بچیزے نرسید + وین بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز + آبگینہ ہمہ جا

وہ لڑکا ایکا یک کس ہوا کسی چیز کو نہ پہونچا اور یہ ساتھ غرور اور فضیلت کے گذرا سب چیز سے + آئینہ سب جگہ

یابی از ان بیمحلست + لعل دشوار بدست آید از انست عزیز حکمت کارہا بصبر بر آید و

پاوے تو اس سبب سے بیقدر ہی لعل مشکل سے ملتا ہی اس سبب سے ہی عزیز سب کام صبر سے نکلین اور

مستعجل بسر در آید مثنوی بچشم خویش دیدم در بیابان + کہ آہستہ سبق برد از شتابان + سمند بادپا

جلدی کرنیوالا سر کے بھل گرے + آنکھ اپنی سے دیکھا ہی مین نے بیچ جنگل کے + کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑنیوالے سے + گھوڑا

از تگ فرو ماند شتربان ہمچنان آہستہ میراند پند نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر این بدانستی نادان

ایسے قدم کا عاجز رہا + اونٹ والا ویسے ہی آہستہ چلاتا تھا + نادان کے تئین بہتر خاموشی سے نہین ہی اور اگر یہ جانتا

نبودی قطعہ چون نداری کمال فضل آن بہ + کہ زبان در دہان نگہداری + آدمی را زبان فضیحہ کند +

نہ ہوتا جو نہ رکھے تو کمال فضل وہ بہتر کہ زبان کو بیچ مُنھ کے نگاہ رکھے تو + آدمی کو زبان رسوا کرے

جوز بمغز از سبکساری + ابیات خری را ابلہی تعلیم میداد + بر وی بر صرف کردی

اخروٹ بمغز کے تئین ہلکاپن ایک گدھے کے تئین ایک احمق تعلیم دیتا تھا اوپر اسکے خرچ کرتا

سعی دائم + حکیمی گفتش ای ناداں چہ گوئی + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد

کوشش ہمیشہ ایک دانا نے کہا اسکو ای ناداں کیا کہتا ہے تو بیچ اس خیال کے ڈر لعنت کرنیوالے سے + نہ سیکھے

بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بہائم + ایضًا ہر کہ تامل نکند در جواب

جانور تجھسے بات کہنا + تو خاموشی سیکھ جانوروں سے + جو کہ تامل نہ کرے بیچ جواب کے +

بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن آرای چو مردم بہوش + یا بنشین ہمچو بہائم خموش پند

اکثر آوے بات اسکی نالایق + یا بات آراستہ کر مانند آدمیوں کے ساتھ ہوش کے + یا بیٹھ مانند جانوروں کے چپ

ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادانست فرد

جو شخص کہ ساتھ دانا زیادہ اپنے سے لڑائی کرے تو جانیں کہ دانا ہے جانیں کہ ناداں ہے

چون در آید مہ از توئی بسخن + گرچہ بہ دانی اعتراض مکن حکمت ہر کہ با بدان

جو آوے بڑا تجھسے بیچ کلام کے اگرچہ بہتر جانے تو اعتراض مت کر + جو کہ ساتھ بدوں کے

نشیند نکوئی نبیند ابیات گر نشیند فرشتہ با دیو + وحشت آموزد و خیانت و ریو +

بیٹھے نیکی نہ دیکھے جو بیٹھے کوئی فرشتہ ساتھ دیو کے وحشت سیکھے اور چوری اور مکر +

از بدان جز بدی نیاموزی + نکند گرگ پوستین دوزی پند مردمان را عیب نہانی پیدا مکن

بروں سے سوائے برائی کے نہ سیکھے تو نہ کرے بھیڑیا چمڑے کا سینا آدمیوں کو عیب چھپا ہوا ظاہر مت کر کہ

کہ مر ایشان را رسوا کنی و خود را بے اعتماد پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند

خاصکر انکے تئین رسوا کر تو اور اپنے کے تئین بے اعتبار جسنے کہ علم پڑھا اور عمل نہ کیا مثل اسکے ہے کہ بیل جوتا

و تخم نیفشاند از تن بیدل طاعت نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید پند ہر کہ در مجادلت بست

اور دانے نہ بکھیرے تن بیدل سے عبادت نہ آوے اور پوست بے مغز اسباب کے تئین نہیں لائق جو کوئی کہ بیچ لڑائی کے

در معاملت درست بیت بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد + چون باز کنی مادر مادر باشد

بیچ معاملہ کے درست بہت قد اچھا کہ نیچے چادر کے ہووے جو کھولے تو ماں ماں کی ہووے

حکمت اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی شب قدر بیقدر بودی شعر گر سنگ ہمہ

اگر سب راتیں شب قدر ہوتیں شب قدر بے قدر ہوتی جو سب پتھر لعل

لعل بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت نہ ہر کہ بصورت نکوست

بدخشان کے ہوتے + پس قیمت لعل اور پتھر کی یکسان ہوتی نہ جو کوئی صورت میں نیک ہے

سیرت زیبا درو ست کار اندرون دارد نہ پوست قطعہ توان شناخت بیکروز در شمائل

خصلت اچھی بیچ اسکے ہے کام باطن رکھتا نہ ظاہر سکے پہچاننا ایک دن میں صورت

مرد + کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو + کہ

آدمی کی کہ کہاں تک اسکا پہونچا ہے مرتبہ علم کا + ولیکن باطن اسکی سے بے خوف مت ہو اور غرہ مت کر +

خبث نفس نگردد بسالہا معلوم پند ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود میریزد قطعہ

کہ برائی ذات کی برسوں میں نہو معلوم جو کہ ساتھ بزرگوں کے لڑتا ہے خون اپنا گراتا ہے

خویشتن را بزرگ پنداری + راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکستہ پیشانی +

اپنے تئین بزرگ جانتا ہے تو سچ کہتے ہیں ایک کو دو دیکھتا ہے بھینگا جلد دیکھے تو شکستہ پیشانی

تو کہ بازی بسر کنی با قوچ حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار

تو کہ کھیلا کرتا ہے تو سر سے مینڈھے سے پنجہ ساتھ شیر کے ڈالنا اور مٹھی اوپر تلوار کے مارنا کام

خردمندان نیست بیت جنگ و زور آوری مکن با مست + پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

عقلمندوں کا نہیں ہے لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کے آگے زبردست کے بیچ بغل کے رکھ ہاتھ

ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یار دشمنست در ہلاک خویش قطعہ سایہ پرورده را چہ

جو بڑھاکر ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن ہی بیچ ہلاک اپنے کے سایہ کے پلے ہوئے کے تئین کیا

طاقت آن + کہ رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجہل میفگند پنجہ با مرد آہنین

طاقت اسکی کہ جاوے ساتھ لڑنیوالوں کے بیچ قتلگاہ کے + سست بازو ساتھ جہالت کے ڈالتا ہے پنجہ ساتھ مرد لوہے کے

چنگال حکمت ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر چون نیاید نصیحت

چنگل کے جو کہ نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکھتا ہے جو نہ آوے نصیحت تیرے

درگوش اگرت سرزنش کنم خاموش + حکمت بی‌هنران هنرمندان را نتوانند دید
بیچ کان کے + جو تجھکو ملامت کرون اپنا چپ رہ + نادان عقلمند کے تئین نہین دیکھ سکتے ہین
ہمچنانکہ سگ بازاری سگ صید را مشغلہ بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفلہ
جیسے کہ کتے بازار کے کتے شکاری کے تئین شور برلاوین اور آگے آنا نہین سکتے ہین یعنے کمینہ
چون بہ ہنر با کسے بر نیاید بخبثش در پوستین افتد بیت کند ہر آئینہ غیبت حسود
جو ساتھ ہنر کے ساتھ کسی کے برنہ آوے ساتھ بدی اسکی کے بیچ عیب کے پڑے + کرے تحقیق غیبت دشمن
کوتہ دست کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال حکمت گر جور شکم نیستی ہیچ مرغ در دام
کم طاقت کہ بیچ مقابلہ کے گونگی ہو اسکی زبان گویائی کی جو ظلم پیٹ کا نہ ہوتا کوئی چڑیا جال مین
صیاد نیفتادی بلکہ صیاد خود دام ننہادی پند حکیمان دیر دیر خورند و عابدان
صیاد کے نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا حکیم دیر دیر کھاتے ہین اور عبادت کرنے والے
نیم سیر و زاہدان سد رمق و جوانان تا طبق بر گیرند و پیران تا عرق نکنند اما قلندران
آدھا پیٹ اور زاہد واسطے روکنے جان کے اور جوان طبق بھر لیتے ہین اور بڈھے جب تک عرق نہ کرین لیکن قلندر
چندان بخورند کہ در معدہ جای نفس نماند و بر سفرہ روزی کس شعر اسیر بند شکم را
اتنا کھاتے ہین کہ بیچ پیٹ کے جگہ دم کی نہ رہے اور اوپر دسترخوان کے روزی کسی کی قیدی شکم کے
دو شب نگیرد خواب + شبی ز معدہ سنگی شبی ز دلتنگی حکمت مشورت با زنان تباہ است و
تئین دو رات نہ پکڑے خواب ایک رات بوجھ پیٹ سے ایک رات فکر بھوک سے مشورہ ساتھ عورتون کے تباہ ہے اور
سخاوت با مفسدان گناہ فرد ترحم بر پلنگ تیز دندان + ستمگاری بود بر گوسفندان
سخاوت ساتھ مفسدون کے گناہ رحم اوپر چیتے تیز دانت کے + ظلم ہووے اوپر بکریون کے
فرد خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی + بدولت تو گنہ میکند بانبازی حکمت ہر کرا دشمن
بد کے تئین جو تعہد کرے اور سرفراز کرے + تو بدولت تیرے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے جسکے تئین دشمن آگے ہے
پیش است اگر نکشد دشمن خویش است بیت سنگ در دست و مار بر سر سنگ + خیرہ رائی بود قیاس و درنگ +
اگر نہ مارے دشمن اپنا ہی پتھر ہاتھ مین اور سانپ اوپر پتھر کے + بے وقوفی ہووے خیال اور دیر

و گروہے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن بندیان تامل اولیٰ تراست
اور ایک گروہ نے برخلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ بیچ مارنے قیدیون کے تامل بہتر ہے موافق
بحکم آنکہ اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید اما اگر بے تامل کشتہ شود محتمل است کہ
اس بات کے کہ اختیار باقی ہے سکیے مارنا اور سکیے بخشنا لیکن اگر بے تامل مارا جاوے احتمال ہے کہ
مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد مثنوی نیک سہلست
ایک مصلحت گذر جاوے اور تدارک مثل اسکے منع کیا گیا ہووے بہت سہل ہے
زندہ بیجان کرد + کشتہ را باز زندہ نتوان کرد + شرط عقلست تیر صبر انداز + کہ
جیتے ہوے کو بیجان کرنا + مرے ہوے کو پھر زندہ نہ سکیے کرنا + شرط عقل کی ہی صبر کرنا تیر انداز کا + کہ
چو رفت از کمان نیاید باز + حکمت حکیمے کہ با جہال در افتد باید کہ توقع
جو گیا کمان سے نہ آوے پھر + جو حکیم کہ ساتھ جاہلون کے پڑے چاہیئے کہ امید عزت کی نہ رکھے
عزت ندارد و اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را میشکند
اور اگر ایک جاہل ساتھ زبان آوری کے اوپر ایک حکیم کے غالب آوے عجب نہین ہے کہ ایک پتھر ہے کہ گوہر کو توڑتا ہے
بیت چہ عجب گر فرو رود نفسش + عندلیبی غراب ہم قفسش قطعہ گر ہنرمندی
کیا عجب جو بند ہووے دم اسکا + ایک بلبل کہ کوا ہووے ایک ہم قفس اسکا + جو ایک ہنرمند
ز اوباش جفائی بیند + تا دل خویش نیازارد و درہم نشود + سنگ بد گوہر اگر کاسہ
حرامزادے سے ایک ظلم دیکھے ہرگز دل اپنا نہ آزردہ کرے اور درہم نہووے + پتھر بد گوہر اگر پیالہ
زرین شکند + قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود + حکمت خردمندی را کہ در زمرہ
سونے کا توڑے + قیمت پتھر کی نہ بڑھے اور زر کم نہووے + ایک عقلمند کے تئین کہ بیچ گروہ
اجلاف سخن نہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبہ دہل بر نیاید و بوی عنبر از گند سیر
کمینون کے بات نہ بنے تعجب مت رکھ کہ آواز بربط کی ساتھ غلبہ ڈھول کے برنہ آوے اور بو عنبر کی بدبو لہسن کی سے
فرو ماند مثنوی بلند آواز نادان گردن افراخت + کہ دانا را بہ بیشرمی بینداخت +
عاجز رہے بلند آواز بے عقل نے گردن بلند کی + کہ دانا کے تئین ساتھ بے شرمی کے ڈالا

نمیداند که آہنگ حجازی + فروماند ز بانگ طبل غازی + حکمت جواہر

نہین جانتاہی کہ آواز حجازکی + عاجز ہے آواز ڈھول نٹ سے + جواہر جو

اگر در خلاب فتد ہمان نفیس است و غبار اگر بر فلک رود ہمان خسیس استعداد

بیچ کیچڑ کے گرے ویساہی نفیس ہے اور غبار اگر اوپر آسمان کے جاے ویساہی کمتر ہے

بے تربیت دریغ است و تربیت نامستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش

طاقت بے سکھلانے کے افسوس ہی اور تربیت نامستعد کی بے کام راکھ ایک نسبت برتری کی رکھتی ہی کہ آگ

جوہر علوی ست ولیکن چون بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابرست و قیمت

جوہر کی برتر ہے ولیکن جو بیچ نفس اپنے کے ہنر نہ رکھے ساتھ خاک کے برابر ہے اور قیمت

شکر نہ از نے است کہ آن خود خاصیت ویست مثنوی چو کنعان را طبیعت

شکر کی نہ نئے سے ہے کہ وہ آپ خاصیت اُسکی ہے جو کنعان کے تئین طبیعت

بی ہنر بود + پیمبر زادگی قدرش نیفزود + ہنر بنمائے گر داری نہ گوہر + گل از

بے ہنر تھی + پیمبر زادگی نے قدر اُسکی نہ بڑھائی + ہنر دکھلا اگر رکھتا ہے تو نہ ذات پھول

خارست و ابراہیم از آذر حکمت مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چون

کانٹے سے ہی اور ابراہیم آذر سے مشک وہ ہی کہ خوشبو دے نہ کہ عطار بتادے دانا مانند

طبلہ عطارست خاموش و ہنر نمائے و نادان چون طبل غازی بلند آواز و میان تہی

طبلے یعنی ڈبے عطار کے ہی خاموش اور ہنر دکھلانے والا اور نادان مانند ڈھول نٹ کے بلند آواز اور درمیان

قطعہ عالم اندر میان جاہل را + مثلے گفتہ اند صدیقان + شاہدے در میان کوران است

عالم درمیان جاہل کے تئین ایک مثل کہی ہی سچون نے ایک معشوق درمیان اندھون کے

مصحفے در میان زندیقان + پند دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند

ایک قرآن درمیان کافرون کے + ایک دوست کے تئین کہ مدت مین پیدا کرین

نشاید کہ بیک دم بیازارند + بیت سنگے بچند سال شود لعل پارہ +

نچاہیئے کہ ایک دم مین آزار دیوین ایک پتھر بیچ بہت برس کے ہو لعل کا ٹکڑا

زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ + حکمت عقل در دست نفس چنان گرفتارست

ہرگز ایکدم مین اُسکو نہ توڑے تو پتھر سے + عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسی گرفتار ہے

کہ مرد عاجز در دست زن گربز شعر در خرمی بر سرائی بہ بند + کہ بانگ زن

کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے دروازہ خوشی کا اوپر اُس گھر کے باندھ + کہ آواز عورت

از وی بر آید بلند + پند رای بیقوت مکر و فسونست و قوت بی رای جہل

کی اُس سے باہر آوے بلند + عقل بے قوت مکر اور جادو ہے اور قوت بے عقل جہالت

و جنون شعر تمیز باید و تدبیر و عقل آنگہ ملک + کہ ملک و دولت نادان سلیح

اور جنون تمیز چاہیئے اور تدبیر اور عقل اور اُسوقت ملک + کہ ملک اور دولت نادان کی

جنگ خدا است حکمت جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابد کہ بہ ہر دو نہد پند

لڑائی خدا کا ہے وہ جوانمرد کہ کھائے اور دے بہتر اُس عابد سے کہ بچاے اور رکھے

ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ

جو شخص کہ چھوڑنا شہوت کا واسطے قبول خلق کے کرتا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کے پڑا

است شعر عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند + بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند +

ہے عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشہ مین بیٹھے + بیچارہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے +

حکمت اندک اندک خیلی شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنے آنکہ دست قوت

تھوڑا تھوڑا بہت ہووے اور قطرہ قطرہ دریا ہووے یعنے وہ شخص کہ دست قوت کا

ندارد سنگ خردہ نگاہ میدارد تا بوقت فرصت و مار از دماغ خصم بر آرد شعر

نہ رکھے پتھر کھایا ہوا نگاہ رکھتا ہی تو بیچ وقت فرصت کے مغز دماغ دشمن سے نکالے

قَطْرٌ عَلٰی قَطْرٍ اِذَا اتَّفَقَتْ نَهْرٌ ❊ وَنَهْرٌ اِلٰی نَهْرٍ اِذَا اجْتَمَعَتْ بَحْرٌ + اندک

قطرہ اوپر قطرہ کے جو وقت کہ جمع ہوا نہر ہوئی اور نہر طرف نہر کے جب جمع ہوئی دریا ہوا تھوڑا

اندک بہم شود بسیار + دانہ دانہ است غلہ در انبار حکمت عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی

تھوڑا آپسمین ہووے بہت دانہ دانہ ہی غلہ بیچ انبار کے عالم کے تئین نچاہیئے کہ بدگوئی بے علم سے

بحلم درگذراند کہ ہر دو طرف را زیان دارد ہیبت این کم شود و جہل آن مستحکم

ساتھ بردباری کے گذرانے کہ دونون طرف کے تئین نقصان رکھتا ہی ڈر اسکا کم ہو اور جہالت اُسکی مضبوط

فرد چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی + فزون گردد ش کبر و گردنکشی حکمت

جو ساتھ کمینے کے کے تو ساتھ لطف اور خوشی کے زیادہ ہووے غرور اُسکو اور گردن کشی

معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندیدہ است و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ

گناہ جس شخص سے کہ صادر ہو بُرا ہی اور عالمون سے بڑا زیادہ کہ علم ہتھیار لڑائی شیطان کا

شیطانست و خداوند سلاح را چون باسیری برند شرمساری بیش برد مثنوی جاہل

ہے اور صاحب ہتھیار کے تئین جو بیچ قید کے لیجائین شرمندگی زیادہ لیجائے جاہل

نادان پریشان روزگار + بہ ز دانشمند ناپرہیزگار + کان بنابینائی از راہ او فتاد +

نادان پریشان زمانہ + بہتر دانا ناپرہیزگار سے + کہ وہ ساتھ نابینائی کے راہ سے گرا +

وین دو چشمش بود و در چاہ او فتاد + حکمت جان در حمایت یکدمست و دنیا وجودی میان

اور یہ دو آنکھین اُسکے تھین اور بیچ کنوئین کے گرا + جان بیچ حمایت ایکدم کے ہی اور دنیا ایک وجود درمیان دو نفی

دو عدم دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند الم اعهد الیکم یا بنی آدم

دین ساتھ دنیا کے بیچنے والے گدھے ہین یوسف کے تئین بیچین تو کیا خرید کرین آیا نہین قول لیا مین نے طرف تمہارے اے

ان لا تعبدوا الشیطان - بیت بقول دشمن پیمان دوست بشکستی + ببین کہ از کہ بریدی

کہ ساتھ اسبابِ کے کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی ساتھ قول دشمن کے پیمان دوست کا توڑا تو نے + دیکھ کس سے توڑا تو نے

و با کہ پیوستی حکمت شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان مثنوی

اور ساتھ کسکے ملا تو شیطان ساتھ دوستون کے بر نہ آوے اور بادشاہ ساتھ فقیرون کے

وامش مدہ آنکہ بی نماز است + گرچہ دہنش ز فاقہ باز است + کو فرض خدا نمیگزارد + از قرض تو نیز غم ندارد

قرض مت دے اُس شخص کو کہ بے نماز ہی اگرچہ منہہ اُسکا فاقہ سے کھلا ہی کہ وہ فرض خدا کا نہین ادا کرتا ہو قرض تیرے سے بھی

امروز دو مردہ پیش گیر دم گرن + فردا گوید تر بے از نیجا بر کن حکمت ہر کہ بزندگی نانش نخورند

آج کے دن موافق دو مردہ کے آگے پکڑے لگن کل کے ایک مولی یہان سے اُکھیڑ جو شخص بیچ زندگی کے روٹی اُسکی نہ کھائین

چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام

جو مرے نام اُسکا نہ لیجائین مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوے کا یوسف سچے اوپر اُنکے سلام

در خشک سال سیر نخوردے تا گرسنگان را فراموش نکند مثنوی آنکہ در راحت

بیچ قحط سال کے پیٹ بھر کر نہ کھاتے اسواسطے کہ بھوکو نکے تئین بھولتا نہ کرین وہ شخص کہ بیچ آرام

و تنعم زیست + او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست + حال درماندگان کسی داند +

اور نعمت کے جیا + وہ کیا جانے کہ حال بھوکے کا کیا ہے + حال عاجزون کا وہ جانے +

کہ باحوال خویش در ماند قطعہ اے کہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار +

کہ بیچ حال اپنے کے عاجز ہے اے کہ اوپر گھوڑے دوڑنیوالے کے سوار رہے تو ہشیار رہ +

کہ خر خارکش مسکین در آب و گلست + آتش از خانہ ہمسایہ درویش مخواہ +

کہ گدھا لکڑہارے غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کے ہی + آگ گھر ہمسائے مفلس سے مت مانگ +

کانچہ از روزنِ او میگذرد دود دلست پند ضعیف حال را در خشکی تنگ سال

کہ جو کچھ روزن اُسکے سے گذرتا ہی دھوان دل اُسکے کا ہی فقیر ضعیف حال کے تئین بیچ خشکی تنگ سال کے

مپرس کہ چونی الا بشرط آنکہ مرہمی بر ریش نہی و معلومی پیش قطعہ خری کہ بینی و

مت پوچھ کہ کیونکر ہی تو مگر ساتھ شرط اسبات کے کہ کوئی مرہم اوپر زخم اُسکے کے رکھے تو یا کوئی دینار آگے + ایک گدھا کہ

باری بگل در افتادہ + بدل برو شفقت کن ولی مرو بہ سرش + کنونکہ رفتے و

ایک بوجھ بیچ کیچڑ کے پڑا ہوا + دل سے اوپر اُسکے مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اُسکے کے + اب کہ گیا تو اور

پرسیدیش کہ چون افتاد + میان ببند چو مردان بگیر دنب خرش حکمت

پوچھا تو نے اُسکو کہ کیونکر گرا کمر باندھ مانند مردون کے پکڑ دم گدھے اُسکے کی +

دو چیز مخالف عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت

دو چیز ہین دشمن عقل کی ہین کھانا زیادہ رزق قسمت کے گئے سے اور مرنا آگے وقت

معلوم قطعہ قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ + بکفر یا بشکایت برآید از دہنے

معلوم سے قضا نہ بدلے ہزار نالے اور آہ سے + ساتھ کفر یا شکایت کے بر آوے ایک دہن سے

فرشته که وکیلست بر خزائن باد + چه غم کند که بمیرد چراغ پیرزنی پندای طالب

وہ فرشتہ کہ وکیل ہے اوپر خزانہ ہوا کے کیا غم کرے کہ بجھے چراغ کسی بڑھیا کا اے مانگنے والے

روزی بنشین که بخوری وای مطلوب اجل مرو که جان نبری قطعه جهد رزق کنی

روزی کے بیٹھ کہ کھائے تو اور اے طلب کیے گئے موت کے مت جا کہ جان نہ لیجاویگا تو کوشش روزی

وگر نکنی + برساند خدای عزوجل + ور روی در دهان شیر و پلنگ + نخورندت

اور اگر نکرے تو + پہونچاوے گا خدائے غالب و بزرگ اور جو بیچ منہ شیر اور چیتے کے جاوے تو نکھاوینگے تجھکو

مگر بروز اجل + حکمت توانگر فاسق کلوخ زر اندود ست و درویش صالح شاهد خاک آلود

مگر روز اجل کے + دولتمند بدکار ڈھیلا زر کا بھرا ہوا ہے اور فقیر نیک معشوق خاک کا بھرا ہوا ہے

این دلق موسی است مرقع و آن ریش فرعون مرصع و لیکن شدت نیکان روی

یہ ایک گدڑی حضرت موسیٰ کی ہے ٹکڑے جوڑے ہوئے اور وہ داڑھی فرعون کی ہے جڑاؤ لیکن سختی نیکون کی

در فراخ دارد و دولت بدان سر در نشیب قطعه هر کرا جاه و دولت است بدان +

منہ بیچ کشادگی کے رکھتی ہے اور دولت بدونکی سر بیچ پستی کے جس کسی کے تئیں مرتبہ اور دولت ہے ساتھ اُسکے

خاطر خسته در نخواهد یافت + خبرش ده که هیچ دولت و جاه + بسرای دگر نخواهد یافت +

خاطر پریشان کو نہ دریافت کریگا + خبر اُسکو دے کہ کوئی مرتبہ اور دولت بیچ گھر دوسرے کے نپاوے گا

حکمت حسود از نعمت حق بخیلست و بنده بی گناه را دشمن میدارد قطعه

ڈاہ کرنیوالا نعمت خدائے بخیل ہے اور بندہ بے گناہ کے تئیں دشمن رکھتا ہے

مردکی خشک مغز را دیدم + رفته در پوستین صاحب جاه گفتم ای خواجه گر تو بدبختی +

ایک مردک احمق کے تئیں دیکھا مین نے + گیا ہوا بیچ عیب ایک صاحب مرتبہ کے کہا مین نے ای صاحب اگر بدبخت ہے تو +

مردم نیکبخت را چه گناه قطعه الا تا نخواهی بلا بر حسود + که آن بخت برگشته خود در بلاست +

آدمی نیکبخت کے تئیں کیا گناہ آگاہ ہو تو نچاہے تو بلا اوپر حسد کرنیوالے کے کہ وہ کمبخت آپ بیچ بلا کے

چه حاجت که با وی کنی دشمنی + که وی را چنان دشمنی در قفاست حکمت تلمیذ بی ارادت

کیا حاجت کہ ساتھ اُسکے کرے تو دشمنی + کہ اُسکے تئیں ایسا ہی دشمن بیچ پیچھے کے ہے شاگرد بے ارادے

عاشق بی زرست و رونده بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت

عاشق مفلس ہے اور سالک بے شناسائی مرغ بے پر اور عالم بے عمل درخت بے پھل اور زاہد

بی بر و زاهد بی علم خانه بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوبست نه ترتیل سوره

بے علم خانہ بے در مراد نازل ہونے قرآن سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہے نہ قرأت کرنا سورہ لکھے گئے

مکتوب عامی متعبد پیاده رفته است و عالم متهاون سوار خفته عاصی که دست بر دارد

جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہوا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اُٹھاوے

به از عابدی که در سر دارد بیت سرهنگ لطیف خوی و دلدار + بهتر ز فقیه مردم

بہتر اُس عابد سے کہ غرور رکھے پیادہ پاکیزہ خو اور دل رکھنے والا + بہتر عالم مردم

آزار قول یکی را گفتند که عالم بی عمل بچه ماند گفت بزنبور بی عسل بیت زنبور درشت

آزار سے ایک کے تئیں کہا کہ عالم بے عمل کس کے مانند ہے کہا ساتھ زنبور بے شہد کے زنبور سخت

بی مروت را گوی + بارے چو عسل نمیدهی نیش مزن قول مرد بی مروت زنست

بے مروت کے تئیں کہہ + ایکبار جو شہد نہین دیتی ہے تو ڈنک مت مار مرد بے مروت عورت ہے

و عابد با طمع راهزن قطعه ای بناموس جامه کرده سپید + بهر پندار خلق نامه سیاه

اور عابد لالچی ٹھگ اے ساتھ مکاری کے جامہ کیا ہوا اُجلا واسطے جاننے خلق کے نامہ اعمال

دست کوتاه باید از دنیا + آستین خواه دراز و خواه کوتاه + حکمت دو کس را

ہاتھ کوتاہ چاہیئے دنیا سے + آستین خواہ بڑی ہو خواہ چھوٹی + دو آدمی کے تئیں

حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکسته و وارث با قلندران

افسوس دل سے نجاوے اور پانوں حیف کا مٹی سے نہ نکلے سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے

نشسته قطعه پیش درویشان بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل

بیٹھا ہوا آگے فقیروں کے ہووے خون تیرا روا جو نہووے درمیان مال تیرے کے راستہ

یا مرو با یار ازرق پیرهن + یا بکش بر خانمان انگشت نیل + دوستی با پیلبانان یا مکن

یا مت جا ساتھ یار نیلے پیرہن کے + یا کھینچ اوپر گھر بار کے اُنگلی نیلی کی + ساتھ ہاتھی والوں کے یا مت کر دوستی

یا بناکن خانہ در خورد پیل حکمت خلعت سلطان اگرچہ عزیزست جامہ خلقان

یا بناکر گھر لائق ہاتھی کے خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پرانا

خود ازان بعزت تر و خوان بزرگان اگرچہ لذیذ خردہ انبان خویش ازان

اپنا اُس سے عزت مین زیادہ اور خوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہے ریزہ جھوٹھن اپنی کا اُس سے

بلذت تر بلیت سرکہ از دست رنج خویش و ترہ بہتر از نان دہ خدائے و برہ

لذت مین زیادہ سرکہ ہاتھ رنج اپنے سے اور ساگ + بہتر روٹی گانوُن کے مالک اور برہ کے

حکمت خلاف راہ صواب است و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن

خلاف راہ نیک کے ہی اور برخلاف عقل صاحب دانائی کے دوا ساتھ گمان کے کھانا

و راہ نادیدہ بیکاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ

اور راہ نہ دیکھی ہوئی بے قافلہ کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی سے رحمت اللہ کی اوپر اُنکے پوچھا کہ کیونکر

رسیدی درین منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم

پہونچا تو اس مرتبے کو بیچ علمون کے کہا معلوم کر کہ جو کچھ نجانا مین نے پوچھنے کے شرم نرکھی مین نے

شعر امید عافیت انگہ بود موافق عقل + کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی +

اُمید عافیت کی ہو اُسوقت موافق عقل کے + کہ نبض کے تئین حکیم کو دکھلاوے تو +

بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن + دلیل راہ تو باشد بعز و دانائی حکمت ہرچہ

پوچھ جو کچھ نجانے تو کہ ذلت پوچھنے کی + راہبر تیری ہو ساتھ عزت اور دانائی کے جو کچھ

دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیان دارد

جانے تو کہ تحقیق کر معلوم تجھکو ہوگا پوچھنے مین اُسکے جلدی مت کر کہ دہشت سلطنت کے تئین نے زیان رکھتا ہے

قطعہ چو لقمان دید کاندر دست داؤد + ہمین آہن بمعجز موم گردد + نپرسیدش

جو لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتھ داؤد کے لوہا اعجاز سے موم ہووے + نہ پوچھا اُس کو

چہ میسازی کہ دانست + کہ بے پرسیدنش معلوم گردد - قول ہر کہ با بدان نشیند اگر

کیا کرتا ہی تو کہ جانا + کہ بے پوچھے اُسکے معلوم ہووے جو کہ ساتھ بدون کے بیٹھے اگر

مو انتہی و ملا عصمت در حاشیہ خیالی تشدید یدی را از تصحیفات عوام گفتہ و بجمے آفتاب ہم محتمل است ۱۲ ؛ ؛ ؛ ؛

تیر طبیعت ایشان در وا اثر نکند بفعل ایشان متہم گردد تا بحدیکہ اگر بخرابات

تیر طبیعت اُنھون کا بیچ اُسکے اثر نکرے ساتھ کام اُنھون کے تہمت کیا گیا ہووے تو وہان تک کہ اگر بیچ ایک خرابات

رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن مثنوی - رقم بر خود بنادانے

جاوے ساتھ نماز کرنیکے نسبت کیا گیا ہو ساتھ شراب کھانے کے رقم اوپر اپنے ساتھ نادانی کے

کشیدی + کہ نادان را بہ صحبت برگزیدی + طلب کردم ز دانایان یکے پند +

کھینچی تونے + کہ نادان کے تئین بیچ صحبت کے قبول کیا تونے + طلب کی مین نے دانایون سے ایک نصیحت +

مرا گفتند بانادان مپیوند + کہ گر دانائے دہری خر بباشی + وگر نادانی ابلہ تر بباشی +

میرے تئین کہا ساتھ نادان کے مت مل + کہ اگر دانا زمانے کا ہی تو نادان ہووے تو + اور جو نادان ہی تو احمق زیادہ ہو

حکمت حلم شتر چنانکہ معلومست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ

بردباری اونٹ کی جیساکہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اُسکی لے اور سو کوس

ببرد گردن از متابعتش برنہ پیچد اما اگر درہ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک

لیجائے گردن طاعت اُسکی سے نہ پیٹے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا

باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و بیش مطاوعت

ہووے اور لڑکا اُس جگہ ساتھ نادانی کے جانا چاہے باگ ہتیلی اُسکی سے توڑاوے اور آگے اطاعت

نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست

نہ کرے کہ وقت سختی کے مہربانی بُری ہے اور کہتے ہین کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست

نگردد بلکہ طمع زیادت کند قطعہ کسیکہ لطف کند با تو خاک پایش باش +

نہووے بلکہ طمع زیادہ کرے وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پانوُن اُسکا رہ +

وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی +

اور جو خلاف کرے بیچ دونون آنکھون اُسکی کے ڈال خاک بات ساتھ لطف و کرم کے ساتھ درشت خو کے

کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہان پاک حکمت ہر کہ در پیش سخن دیگران افتد +

کہ زنگ کھایا ہوا نہ ہووے مگر سوہن سے پاک جو کہ آگے بات اور دن کے پڑے

تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش شناسند قطعہ ندہد مرد ہوشمند جواب + مگر آنگہ
تو مایہ فضیلت اُسکا جانیں مرتبہ جہالت اُسکے کا پہچانیں نہ دے مرد ہوشیار جواب مگر اُسوقت کہ
کز و سوال کنند + گرچہ بر حق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند
اُس سے سوال کریں + اگرچہ برحق ہووے کشادہ بات + گمان دعوے اُسکے کا اوپر مشکل کے کریں
حکمت ریشے درون جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز بپرسیدے کہ
ایک پھوڑا اندر جامہ کے رکھتا تھا میں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتا تھا کہ
چونست و نپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ ازان احتراز میکند کہ ذکر ہمہ عضوی روا نباشد
کیونکر ہے اور نہ پوچھتا تھا کہ کہاں ہے جانا میں نے کہ اُس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہ ہووے
و خردمندان گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جوابش برنجد قطعہ تا نیک ندانی کہ سخن
اور عقلمندوں نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے جبتک نیک نجانے تو کہ بات
عین صوابست باید کہ بگفتن دہن از ہم نگشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی +
نہایت نیک ہی چاہیے کہ بیچ کہنے کے منھ آپس میں نہ کھولے تو + جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کے رہے تو
بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی حکمت دروغ گفتن بضربت لازب ماند کہ
بہتر اُس سے کہ جھوٹ دیوے تجھکو قید سے رہائی جھوٹ کہنا ساتھ ضرب کے لازم رہے کہ
اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام
اگر بھی زخم درست ہووے نشان رہے نہیں دیکھا ہے تونے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کے
بدروغی کہ موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم
ساتھ اُس جھوٹ کے کہ اسم کیے گئے ہوئے اوپر سچ کہنے اُنکے کے تکیہ نہ رہا کہا نہیں بلکہ بناوی ہی تمہارے
انفسکم امرا قطعہ یکے را کہ عادت بود راستے + خطائے رود در گذارند
جیوں نے ایک بات ایک کے تئیں کہ عادت ہووے سچائی کی خطا جاوے معاف کریں
ازو + و گر نامور شد بقولے دروغ + دگر راست باور ندارند ازو حکمت
اُس سے اور جو مشہور ہوا ساتھ قول جھوٹ کے جو سچ کہے اعتبار نہ رکھیں اُس سے

اجل کائنات از روی ظاہر آدمیست و اذل موجودات سگ و باتفاق
بزرگتر پیدائش کا از روے ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا اور ساتھ اتفاق
خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس قطعہ سگے را لقمۂ ہرگز فراموش
عقلمندوں کے کتا حق شناس بہتر آدمی ناشکرے سے + ایک کتے کے تئیں لقمہ ہرگز بھلانا
نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + و گر عمری نوازی سفلۂ را + بکمتر چیزی آید با تو در جنگ
نہووے جو مارے تو سو مرتبہ اُسکو پتھر + اور جو ایک عمر نوازے تو کمینے کے تئیں بیچ ساتھ کمتر چیز کے آوے ساتھ تیرے بیچ
حکمت از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بی ہنر سروری را نشاید مثنوی
نفس پرور سے ہنر پالنا نہ آوے اور بے ہنر سرداری کے تئیں نچاہیے
مکن رحم بر گاو بسیار خوار + کہ بسیار خوارست و بسیار خوار + چو گاو ار ہمی بایدت
مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالے کے + کہ بہت ذلیل ہے اور بہت کھانے والا + مانند بیل کے جو چاہتا ہے
فربہی + چو خر تن بجور کسان در دہی حکمت در انجیل آمدہ است کہ اے
تو فربہی + مانند گدھے کے بدن بیچ ظلم آدمیوں کے دیوے تو بیچ انجیل کے آیا ہے کہ اے
فرزند آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت
فرزند آدم کے جو دولتمندی دوں میں تجھکو شغل کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کے مجھسے اور جو مفلس کردوں میں تجھکو
تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابے و بعبادت من کے شتابے
تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میری کا کہاں پاوے تو اور ساتھ عبادت میری کے کب دوڑے تو
قطعہ گہ اندر نعمتی مغرور و غافل + گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش + چو در سرا و ضرا
کبھی درمیان نعمت کے ہے تو مغرور اور غافل کبھی درمیان تنگدستی کے ہے تو زخمی اور گھائل جو بیچ خوشی اور
حالت اینست ندانم کی بحق پردازی از خویش حکمت ارادت بیچون یکے را
حال تیرا یہ ہے نہ جانوں میں کب ساتھ حق کے مشغول ہووے تو اپنے سے تقدیر خدا کی ایک کے تئیں
از تخت شاہی فرود آورد و دیگری را در شکم ماہی نیکو دارد بیت وقتست خوش
تخت بادشاہی سے نیچے لاوے اور ایک کے تئیں بیچ پیٹ مچھلی کے نیک رکھے وقت ہے خوش

آنراکه بود ذکر تو مونس + ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس حکمت اگر تیغ قہر

اُسکے تئیں کہ ہووے یاد تیری اُنس کرنیوالی جو تحقیق کر ہووے بیچ پیٹ مچھلی کے مانند یونس کے اگر تلوار قہر کی

برکشد نبی و ولی سر درکشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بدان را بہ نیکان در رساند

کھینچے نبی اور ولی سر نیچے جھکا لیں اور جو ناز کرنا مہربانی کا ہلاوے بدوں کے تئیں ساتھ نیکوں کے پہنچاوے

قطعہ گر بمحشر خطاب قہر کند + انبیا را چہ جای عذر کست + پردہ از روے

جو بیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے نبیوں کے تئیں کیا جگہ عذر کرنے کی ہی + پردہ روے

لطف گو بردار + کاشقیا را امید مغفرت ہست حکمت ہر کہ بتادیب دنیا راہ صوب بر

لُطف سے کر اُٹھا کہ کافروں کو اُمید بخشش کی ہے جو شخص کہ سختی دنیا سے راہ صواب کی

نگیرد بتعذیب عقبی گرفتار آید لنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

نہ لے ساتھ عذاب آخرت کے گرفتار آوے اور ہر آئینہ چکھاوینگے ہم کافروں کو عذاب تھوڑا دنیا مین نہ عذاب بڑا کہ وہ

فرد پندست خطاب مہتران انگہ بند + چون پند دہند نشنوے بند نہند +

نصیحت ہی خطاب بزرگوں کا اُس وقت قید + جو نصیحت دیں نہ سُنے تو قید رکھیں +

پند نیکبختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند ازان پیش کہ پیشینان بر

نیکبخت ساتھ باتوں اور مثالوں اگلے لوگوں کے نصیحت لیں اُس سے آگے کہ پچھلے لوگ اوپر

واقعہ او مثل زنند دزدان دست کوتہ نکنند تا دست شان کوتہ نکنند۔

واقعہ اُسکے کے مثل ماریں چور ہاتھ چھوٹا نہ کریں جبتک کہ ہاتھ اُن کا چھوٹا نہ کریں

قطعہ نرود مرغ سوے دانہ فراز + چون دگر مرغ بیند اندر بند + پند گیر از مصائب

نہ جاوے مرغ طرف دانہ کے نزدیک + جو اور مرغ دیکھے بیچ قید کے نصیحت لے سختی

دگران + تا نگیرند دیگران بتو پند حکمت آنرا کہ گوش ارادت گران آفریدہ اند

اوروں سے + تو نہ لیں اور لوگ تجھے نصیحت اُسکے تئیں کہ کان خواہش کے بھاری پیدا کیے ہیں

چون کند کہ بشنود و آن را کہ کمند سعادت میبرد چہ کند کہ نرود قطعہ

کیا کرے کہ سُنے اور اُسکے تئیں کہ کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نہ جاوے

دکشادن فزیکے و پیش آمدن ۱۲

شب تاریک دوستان خداے + می بتابد چو روز رخشندہ + وین سعادت بزور

رات اندھیری دوست خدا کی + چمکتی ہی مانند روز روشن کے + اور یہ سعادت ساتھ زور

بازو نیست + تا نہ بخشد خداے بخشندہ رباعی از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست +

بازو کے نہیں ہی + جب تک بخشے خدا بخشنے والا + تجھسے ساتھ کسکے نالہ کروں ہیں کہ اور خدا نہیں ہے

وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست + آنرا کہ تو رہ دہی کسی گم نکند + وان را

اور ہاتھ تیرے سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہی + اُسکے تئیں کہ تو راہ دے کوئی گم نکرے + اور اُسکے تئیں

کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست حکمت گداے نیک انجام بہ از بادشاہ بد فرجام

کہ تو گم کرے تو کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ بُرے ذات سے

بیت غمی کز پیش شادمانی بری + بہ از شادی کز پیش غم خوری حکمت

وہ غم کہ پیچھے اُسکے خوشی لیجائے تو + بہتر اس خوشی سے کہ پیچھے اُسکے غم کھائے تو

زمین را از آسمان نثارست و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیہ

زمین کے تئیں آسمان سے نثار ہی اور آسمان کے تئیں زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہی اُس چیز کو کہ بیچ اُسکے ہی

فرد گرت خوے من آمد ناسزاوار + تو خوے نیک خویش از دست مگذار حکمت

جو تجھکو خو میری آئی نالائق + تو خوے نیک اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ

خداوند تبارک و تعالی می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد بیت

اللہ پاک اور برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہی اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہی

نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودی + کسے بحال خود از دست کس نیاسودی +

پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتی + کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی سے نہ آسودہ ہوتا +

حکمت زر از معدن بکان کندن بر آید و از دست بخیل بجان کندن قطعہ

سونا کان کھودنے سے باہر آوے اور ہاتھ بخیل سے بیچ جان کھودنے کے

دونان نخورند و گوش دارند + گویند امید بہ کہ خوردہ + روزے بینی بکام دشمن +

کمینے نہ کھائیں اور کان رکھیں + کہیں امید بہتر کہ کھایا ہوا + ایک دن دیکھے تو ساتھ نصیبے دشمن کے

زر مانده و خاکسار مرده پند هر که بر زیردستان نبخشاید بجور زبردستان گرفتار آید
سونار ہا اور عاجز مرا ہوا جو کوئی اوپر کمزوروں کے نہ بخشش کرے بیچ ظلم زبردستوں کے گرفتار ہووے
مثنوی نه هر بازو که در وی قوتی هست بمردی عاجزان را بشکند دست ضعیفان را مکن
نہ ہر بازو کہ بیچ اُسکے ایک قوت ہو ساتھ مردی کے عاجزوں کے تئیں توڑے ہاتھ + بے طاقتوں کے تئیں مت کر
بر دل گزندی که در مانی بجور زورمندی حکایت درویشی بمناجات در می گفت یارب
اوپر دل کے ایک رنج کہ عاجز ہے تو ساتھ ظلم ایک زورمند کے + ایک فقیر ساتھ مناجات کے کہتا تھا یارب
بر بدان رحمت کن که بر نیکان خود رحمت کرده که مر ایشان را نیک آفریده پند عاقل
اوپر بدوں کے رحمت کر کہ اوپر نیکوں کے آپ رحمت کی ہی تو نے کہ خاص کر انکے تئیں نیک پیدا کیا ہو عاقل
چو خلاف در میان آید بجهد و چون صلح بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بر کنار است و اینجا حلاوت
جو جھگڑا درمیان میں دیکھے کودے اور جو صلح دیکھے لنگر رکھے کہ اُس جگہ سلامت اوپر کنارے کے ہی اور اس جگہ حلاوت
در میان حکمت مقامر را سه شش بباید ولیکن سه یک می آید بیت هزار بار چراگاه خوشتر از
درمیان میں جواری کے تئیں اٹھارہ چاہیے ہیں لیکن تین کانے آتے ہیں ہزار مرتبہ چراگاہ خوش زیادہ
میدان ولیکن اسپ ندارد بدست خویش عنان حکایت درویشی را در جامه کرد و انگشتری
میدان سے ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا ہے بیچ ہاتھ اپنے کے باگ اول جس کسی نے کہ بوٹے کپڑے پر بنائے اور انگوٹھی
در دست چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت راست را گفت
بیچ ہاتھ بائیں کے کی جمشید بادشاہ تھا کہا اُسکو لوگوں نے کس لیے تو نے زینت ساتھ بائیں کے دی اور بزرگی دہنے کو کہا اُسنے
راست را زینت راستی تمام است قطعه فریدون گفت نقاشان چین را که پیرامون
دہنے کے تئیں سیدھائی کی زینت تمام ہے فریدون نے کہا نقاشان چین کے تئیں کہ گرد خیمے اُسکے
خرگاهش بدوزند بدان را نیک دار ای مرد هشیار که نیکان خود بزرگ و نیکروزند حکایت
کی سیئیں + بدوں کے تئیں نیک رکھ اے مرد ہشیار + کہ نیک خود بزرگ اور نیک روز ہیں +
بزرگی را پرسیدند که با چندین فضیلت که دست راست راست خاتم در انگشت
ایک بزرگ کے تئیں پوچھا کہ اتنی فضیلت کہ دست راست کے تئیں ہے انگوٹھی بیچ ہاتھ

چپ چرا میکنند گفت ندانی که اهل فضیلت همیشه محروم باشند شعر آنکه حظ آفرید و
چپ کے کس لیے کرتے ہیں کہا نہیں جانتا ہو تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ بے نصیب ہوتے ہیں اُس شخص نے کہ نصیبہ پیدا کیا اور
روزی سخت یا فضیلت همی دهد یا بخت حکمت نصیحت پادشاهان مسلم
روزی سخت + یا بزرگی دیتا ہے یا نصیبہ نصیحت بادشاہوں کی مسلم واسطے
کسی راست که هم سر ندارد با امید زر مثنوی موحد چه در پای ریزی زرش چه شمشیر
اُسکے ہو کہ دہشت سر کی نہ رکھے ساتھ اُمید زر کے صاحب توحید کو برابر ہو جو گرا دے تو زر اُسکو یا تلوار
هندی نهی بر سرش امید و هراسش نباشد ز کس بر این است بنیاد توحید و بس حکمت
ہندی کی رکھے تو اوپر سر اُسکے کے اُمید اور دہشت اُسکو نہ ہووے کسی سے اوپر اُسکے ہی بنیاد توحید کی اور بس
شاه از بهر دفع ستمگاران است و شحنه برای خونخواران قاضی مصلحت جوی طراران هرگز دو خصم بحق راضی
بادشاہ واسطے دور کرنے ظالموں کے ہی اور کوتوال واسطے خونریزوں کے اور قاضی مصلحت ڈھونڈھنے والا گرہ کاٹنے والوں کا ہرگز دو دعوی
پیش قاضی نروند قطعه چو حق معاینه دانی که می بباید داد بلطف به که بجنگ آوری و
آگے قاضی کے نہ جاویں جو حق دیکھتا ہے تو کہ نہیں دے سکتا + ساتھ لطف کے بہتر کہ بیچ لڑائی کے
دلتنگی خراج اگر نگزارد کسی بطیب نفس بقهر از و بستانند مرد سرهنگی حکمت همه
دلتنگی کے + خراج جو نہ ادا کرے کوئی ساتھ خوشی ذات کے + ساتھ قہر کے اُس سے لیویں سپاہی سب کے
کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را بشیرینی شعر قاضی که برشوت بخورد
تئیں دانت ساتھ ترشی کے کند ہوئیں مگر قاضیوں کے تئیں ساتھ شیرینی کے قاضی کہ ساتھ رشوت کے کھاوے
پنج خیار ثابت کند از بهر توده خربزه زار حکمت قحبه پیر از نابکاری چه کند که توبه نکند
پانچ ککڑی ثابت کرے واسطے تیرے دس کھیت خربزے کے قحبہ بڑھیا نابکاری سے کیا کرے کہ توبہ نہ کرے
و شحنه معزول از مردم آزاری بیت جوان گوشه نشین شیر مرد راه خداست که پیر خود نتواند
اور کوتوال بیکار کیا گیا مردم آزاری سے جوان گوشہ بیٹھنے والا شیر مرد راہ خدا کا ہی کہ بڈھا آپ نہ سکے
ز گوشه برخاست فرد جوانی سخت می باید که از شهوت بپرهیزد که پیر سست رغبت را خود آلت
گوشہ سے اٹھنا جوان سخت چاہیے کہ شہوت سے پرہیز کرے کہ بڈھے سست رغبت کے تئیں آپ آلت

برنخیزد حکمت حکیمی نامور را پرسیدند که درختان را که خدای عزوجل آفریده است

نہین اُٹھتی ہے ایک حکیم نامور کے تئین پوچھا کہ درختون کے تئین خدا عزوجل نے پیدا کیا ہے اور

وبرومند هیچ یکی را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که ثمره ندارد گوئی درین چه حکمت است گفت هر یکی را

پھلدار کسی ایک کے تئین آزاد نہین پڑھا ہے مگر سرو کے تئین کہ پھل نہین رکھتا ہے اس مین کیا حکمت ہے کہا ہر ایک کے تئین ایک آمدنی

دخلی معین است بوقتی معلوم گہی بوجود آن تازه اند وگاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت

معین ہے بیچ ایک وقت معلوم کے کبھی ساتھ ہونے اُسکے کے تازہ ہین اور کبھی ساتھ نہونے اُسکے کے پژمردہ اور سرو کے تئین کچھ اس سے نہین ہے

خوشست و اینست صفت آزادگان **قطعه** بر آنچه میگذرد دل منه که دجله بسی پس از خلیفه بخواهد

خوش ہے اور یہ ہے صفت آزادون کی اوپر اسکے کہ گذرتا ہو دل مت رکھ کہ دجلہ بہت پیچھے خلیفہ سے

گذشت در بغداد + اگرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم + ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد +

گذرے گا بیچ بغداد کے + جو تجھکو ہاتھ سے بر آوے مانند درخت کے رہ کریم اور جو تیرے ہاتھ سے نہ آوے مانند سرو کے

حکمت دو کس مردند و تحسر بردند یکی آنکه داشت و نخورد و دیگر آنکه دانست و نکرد **قطعه** کس نه بیند

دو شخص مرے اور حسرت لیگئے ایک وہ کہ رکھا اور نہ کھایا اور دوسرے وہ کہ جانا اور نہ کیا کوئی نہ دیکھے

بخیل فاضل را + که نه در عیب گفتنش کوشد ور کریمی دو صد گنه دارد + کرمش عیبها فرو پوشد +

بخیل فاضل کے تئین + کہ نہ بیچ عیب کہنے اُسکے کے کوشش کرے اور جو ایک سخی دو سو گنہ رکھے کرم اُسکا عیب

خاتمة الكتاب

تمام شد کتاب گلستان والله المستعان بتوفیق باری عز اسمه درین جمله چنانکه رسم مؤلفانست

تمام ہوئی کتاب گلستان اور خدا مددگار ہو ساتھ توفیق اللہ کے بزرگ ہے نام اُسکا بیچ اس جملہ کے جیساکہ رسم تصنیف کرنے

از شعر متقدمان تلفیقی نرفت **بیت** کهن خرقه خویش پیراستن + به از جامه عاریت خواستن

شعر قدیمون سے کچھ التقاط نہ کیا پرانا کپڑا اپنا آراستہ کرنا + بہتر کپڑا مانگے ہوے کے پہننے سے

غالب گفتار سعدی طرب انگیز است و طیبت آمیز کوته نظران را بدین علت زبان طعن دراز گردد که مغز

اکثر باتین سعدی کی طرب انگیز ہین اور خوشی ملی ہوئی کوتہ نظرون کے تئین سبب اسکے زبان طعن کی دراز نہ ہووے کہ مغز

۱ بسبب عدم انتفاع بحال خود ۱۲ ۲ فاعل کوشد کسی است یعنی کسی ندیده که بخیل را اگرچه عالم باشد عیش کسی نگوید البته میگوید عیب او را ۱۲ ۳ تلفیق در لغت فراهم آوردن زرد جامها و سخن یعنی در ابواب این کتاب از اشعار متقدمان چنانچه عادت مؤلفین است درج نکردم وهرچه درین کتابست نتائج افکار و نفائس اشعار منست ۱۲ ۴ واین طعن بلاحظ صورت قصه سرودی وظاهر افسانه است [illegible] نقل حجتهای گذشته [illegible] از چه امام غزالی علیه الرحمة [illegible] گفتن بوقوع آمده از جمله قصا[illegible] ومنع بلیغ از گفتن [illegible] وتضییع وقت گفته [illegible] فی الواقع جائیکه شنیدن آن گروه [illegible] باشد چنانکه اکثر مردم غرض محض مشغول [illegible] است که از عالم عبث لازم دارند خود آن همین است با اکثر تفاوت در [illegible] بشود وعبث حرامست [illegible] دیگر [illegible] نقل واقعی [illegible] شود وبلا [illegible] گروه واگر غرض [illegible] کتابی [illegible] مخلوط [illegible] والفاظ غلطی وکشف [illegible] از قسم وعظ ونصیح [illegible] نباشد ۱۲ در نظر خالی از صواب [illegible]

دماغ بیهوده بردن و دود چراغ بیفائده خوردن کار خردمندان نیست ولیکن بر

دماغ کا بیہودہ لیجانا اور دھوان چراغ کا بے فائدہ کھانا کام عقلمندون کا نہین ہے اور لیکن اوپر

رای روشن صاحبدلان که روی سخن در ایشانست پوشیده نماند که در موعظتهای شافی را در سلک

عقل روشن صاحبدلون کے کہ منہ سخن کا بیچ اُنکے ہے پوشیدہ نرہے کہ موتی نصیحتون آرام دینے والے کے بیچ لڑی

عبارت کشیده است و داروی تلخ نصیحت بشهد ظرافت بر آمیخته تا طبع ملول انسان

عبارت کے کھینچا ہے اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتھ شہد خوش طبعی کے ملی ہی تو طبیعت رنجیدہ انسان کی

از دولت قبول محروم نماند والحمد لله رب العالمین **مثنوی**

دولت پسندیدگی سے محروم نرہے اور جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے کیسا اللہ کہ پالنے والا دونون عالم کا

ما نصیحت بجای خود کردیم	روزگارے درین بسر بردیم
ہمنے نصیحت موافق اپنے کی ہم نے	ایک زمانہ بیچ اُسکے آخر لے گئے ہم
گر نیاید بگوش رغبت کس +	بر رسولان بلاغ باشد و بس
جو نہ آوے بیچ کان رغبت کسی کے	اوپر قاصدون کے پیام ہووے اور بس
یَا نَاظِرًا فِیهِ سَلْ بِاللهِ مَرْحَمَةً	عَلَى الْمُصَنِّفِ وَاسْتَغْفِرْ لِصَاحِبِهِ
اے بیندہ درین کتاب بخواه از خدا رحمت را	بر مصنف ومغفرت طلب کن صاحب کتاب را
وَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مِنْ خَيْرٍ تُرِيدُ بِهَا	مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ غُفْرَانًا لِكَاتِبِهِ
وطلب کن بذات خود از ہر چیزے کہ می خواہی	بعد ازین مغفرت طلب کن برائے کاتب آن
لَوْ اَنَّ لِی یَوْمَ التَّلَاقِ مَكَانَةً	عِنْدَ الرَّؤُوفِ لَقُلْتُ یَا مَوْلَانَا
اگر بدرستیکہ برائے من روز قیامت باشد جائے	نزدیک خدائے مہربان البتہ گویم اے مولای ما
اَنَا الْمُسِیءُ وَاَنْتَ مَوْلًى مُحْسِنٌ	هَا قَدْ اَسَاءْتُ وَاَطْلُبُ الْاِحْسَانَا
من گنہگارم وتو مالک نیکوکار ہستے	ہان تحقیق کہ من بد کردم میخواہم احسان را

۱ بدانکه روشن بالفتح لفظ مفرس روزن است بمعنی روزن و [illegible] تابدان چنانکه از قاموس وصراح واضح است وبعضی فروغ نیز معلوم وبین که لازم او است در فارسی مستعمل است وگاه است که یای آن نسبت در آخر آن الحق کرده روشن گویند پس آن [illegible] ۲ لفظ مرکب از رو و شن وخان آرزو که کلمه نسبت است مثل گلشن گفته تکلف محض است وآنکه صاحب برهان بضم مجهول بر وزن [illegible] دانسته اصلی ازان لکن لفظ فارسی در کتب معتبره لغت فارسی پیدا نیست ۱۲

خاتمة الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا و منقبت آل عبا و مدحت اصحاب باصفا مژدۂ تازہ باد کہ درین ایام
فرخ فرجام فرخندہ التیام کتاب لاجواب نادرۂ روزگار مطبوع صغار و کبار حاوی مصالح امور دینی و
دنیوی محتوی فوائد مالی و ملکی مخزن اندرز و پند معدن نصائح دلپسند گنجینۂ حکمت خزینۂ موعظت
مفید خواص و عوام بہار جاویدان اسم با مسمی **گلستان** کہ از تصنیف شریف عندلیب
ساخسار معانی مصداق ہمہ دانی جامع کمالات صوری و معنوی اکمل الکملا فخر الشعرا ابلغ البلغا
افصح الفصحا رطب اللسان عذب البیان موجد اعجاز طرازی اُستاذ الاساتذہ زبدۃ العرفا
حضرت شیخ الشیوخ شیخ **مصلح الدین سعدی** شیرازی علیہ رحمۃ القوی است و عمدہ ترین
متاع دینی و دنیوی است بہ تصحیح تمام و تنقیح مالاکلام کارپردازان کارخانۂ عالی متعالی
در مطبع فیض منبع مشہور نزدیک و دور **منشی نولکشور** واقع شہر لکھنؤ حسب ایمای
گل سر سبد گلشن اقبال نوبادۂ گلزار عزت و اجلال نامور نامدار شہیرۂ امصار و دیار بلند ہمت
ستودہ خصال فرخندہ خو عالیجناب **منشی بشن نرائن** صاحب بھارگو مالک مطبع
دام اقبالہ دباہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ بصد حُسن و خوبی بہزاران خوش اسلوبی
بماہ مئی سنہ ۱۹۳۰ع بار چہل پنجم زیور طبع در بر کشیدہ نظارت بخش نظارگیان گردید۔

شرح مثنوی مولانا روم رح - معروف بہ لطائف معنوی از شاہ عبد اللطیف رح صاحب اس مین نکات مثنوی کو نہایت عمدہ طریقہ سے حل کیا ہے - ۱۲

التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم نکات فقہ تصوف از مولوی محمد حسن صاحب امروہوی ع۸

شرح مثنوی مولانا روم رح معروف بہ مکاشفات رضوی از ملا محمد رضا صاحب عہ

جواہر غیبی - بحث وحدت وجود و توحید و تحقیق رسالت و مراتب نبوت از حضرت مظفر علی شاہ صاحب اکبر آبادی و دیگر مسائل تصوف - کاغذ سفید و حنائی ۱۲

شرح مثنوی مولانا روم رح کامل در دو جلد حامل المتن ایسی بےنظیر شرح ہی کہ اُس کو دیکھکر دوسری شرحونکی حاجت نہین رہتی تمام مطالب کو نہایت صفائی سے بیان کیاہی۔ جو اکثر شارحونکا طریقہ ہی کہ شرح مین علمیت سے کام لیکر اسکو ادق بنادیتے ہین وہ بات اس مین نہین ہی۔ بعض دیگر شرحونمین جو اغلاط و اسقام ہین وہ بھی اُسمین دکھائے گئے ہین۔ مصنفہ مولوی ولی محمد صاحب اکبر آبادی کامل در دو جلد - للعہ

جواہر الاسرار شرح مثنوی مولانائے روم یہ صرف تین دفترون کی شرح ہی - نہایت تلاش سے اسیقدر دستیاب ہوئی چونکہ عجیب و غریب شرح ہی - اسلئے مجبوراً اسی کو چھاپ دیا گیا از مولانا حسین ابن حسن سبزواری - ۸؍

تذکرۃ اللہی - سوانح عمری شاہ مظفر علی صاحب رح مع ملفوظات از مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی - ۶؍

فتوح الغیب - مع شرح یہ تصوف کے بیش بہا نکات غوث الاعظم حضرت عبد القادر صاحب رح جیلانی سے یادگار ہین - عہ؍

دلیل العارفین یعنی ملفوظات حضرت شاہ معین الدین صاحب اجمیری اس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیا - ۲؍۶ پائی

لوائح جامی - رموز تصوف از مولانا عبد الرحمن جامی رح ۱؍

مثنوی اسرار العوارف - رموز تصوف ا؍

مثنوی ذو بحرین - معروف بہ مرآۃ العرفان اس مثنوی کی دو بحرین رکھی گئین اور پھر لطف یہ کہ دلکش طریقے مین تصوف کے رموز اور اسرار بھی بیان کئے ہین - از مولوی سید اکبر علی خان شیرازی ۲؍

انوار الرحمن - یعنی ملفوظات شاہ عبد الرحمن صاحب ۸؍

نغمۂ عشاق - دربارۂ سماع از روئے حدیث و قرآن مجید بحث کی گئی ہے - ۱؍

لمعۃ الانوار - معروف بہ ہدایۃ الحامد مصنفہ حضرت شاہ محمد مہدی صاحب - ۳؍

تصوف و اخلاق (اردو)

ترجمۂ عوارف المعارف - کامل دو جلد - نہایت مشہور و معروف تصوف کی کتاب ہی مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی ۱۲؍

بحر الحقیقت اس مین بتایا گیا ہی کہ انسان کا نفس کیونکر اصلاح پر آتا ہی - ۲؍۶ پائی -

روضات الجنان - اس مین تصوف کے بہت سے ایسے نکات درج ہین جو دوسرے کتب مین نہین ہین زبان نہایت سلیس ہے اور اس سے ہر ادنیٰ اعلیٰ فائدہ اٹھا سکتا ہی - از تصنیف شاہ غلام محمد غوث صاحب غوث - ۱۲

بوستان معرفت - یہ مثنوی مولانا روم کی ایک زبردست شرح ہے جسمین نہایت تحقیق سے کام لیا گیا ہی ساتھ ہی دوسری شرحون کے نقص بھی دکھائے گئے ہین اور ہر ایک شعر کو نہایت سلیس اردو مین سمجھایا گیا ہی - از مولوی عبد المجید خان صاحب پیلی بھیتی - دفتر اول ۸؍ دوم ۸؍ سوم ۸؍ چہارم ۸؍ پنجم ۸؍ ششم ۸؍

شجرۂ معرفت - مثنوی مولانا روم کی منتخب حکایات اردو دلکش نظم ترجمہ ۸؍

شان رحمت منظوم - تصوف و اخلاق مین ایک دلکش اور عبرت انگیز نظم ہی - ۶ پائی -

گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب واخلاق کا بیان مولفہ منشی غلام سرور لاہوری ۔۳/

اکسیر ہدایت ترجمۂ اُردو کیمیائے سعادت ۔ رموز تصوف مین مشہور و معروف ہے مترجمۂ مولوی فخرالدین صاحب فرنگی محلی ۔ ۴/ کاغذ سفید ۔

مجموعۂ توحید ۔ شامل چار رسالہ نہایت موثر ۔ ۱/۶ پائی ۔

تحفۃ العاشقین ۔ تصوف کے رموز اور محبت کے نکات کو بیان کیا گیا ہے ۔ ۱/

رہبر راہ حق ۔ ہدایات و نصائح از حاجی زردار خان صاحب ۔ ۱/

منبہات منظوم ۔ اس مین بہت سی نصائح سودمند کو جو اقوال و احادیث سے لی گئی ہین ۔ نظم مین بیان کیا ہی ۔ اصل کتاب عربی ہی ۔ مگر ساتھ ہی اردو ترجمہ دیا گیا ہے ۔ ۹/

مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بے نظیر ۔ نہایت دلکش عارفانہ نظم ہی ۔ مصنفہ حضرت بےنظیر شاہ صاحب ۔ عہ/

مثنوی اسرار حقائق ۔ فقر و تصوف کے اسرار قابل دید ۳/

کلیات قدسیہ والہامات غوثیہ ۔ اس مین حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رح کے کشف و کرامات اور بہت سے تصوف کے نکات درج ہین ۔ ۷/

سدرشن کا میلہ حصہ اوّل ۔ اخلاقی مضامین کا ایک مجموعہ ہی جو اس طرح ترتیب دیا ہی ۔ جیسے کہ کسی لڑی مین موتی پرودیے جائین قیمت صرف ۔ ۱۰/

ایضاً حصۂ دوم ۔ نہایت عمدہ اخلاقی اور دلچسپ مضامین ۱۰/

سراج السالکین ۔ مسائل شرعیہ کا بہ طرق تصوف بیان ہی ۔ یہ کتاب منہاج العابدین کا ترجمہ ہی ۔ اگرچہ یہ کتاب چند مرتبہ چھپ چکی تھی ۔ مگر اب کی مرتبہ اُسکی صحت مین خاص اہتمام کیا گیا ہی ۔ ترجمہ مولوی محمد منیر صاحب ۱۰/

مذاق العارفین ۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف زبردست اور بایہ ناز تصنیف احیاء العلوم کا اردو ترجمہ ترجمہ مین محاورے اور سلاست و روانی وغیرہ کا حق ادا کیا گیا ہی ۔ مترجمہ مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی کامل ہر جہار جلد معہ

پیراہن یوسفی ۔ مثنوی مولانا روم کا اردو نہایت عام فہم ترجمہ ہی ۔ ہر شعر کے مقابلے مین اردو کا شعر اُسی بحر مین لکھا گیا ہی ۔ جو مثنوی کی بحر ہی ۔ اول تو ترجمہ بالکل عام فہم اور سلیس ہی ۔ اُس پر بھی حاشیہ پر اردو مین ہر مشکل شعر کا مطلب اور حل لکھدیا گیا ہی ۔ مصنفہ مولانا یوسف علی صاحب کامل دو جلد مین ۔ زیر طبع ۔

ترجمۂ غنیۃ الطالبین ۔ مستند و مشہور تصنیف حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی قدس سرہٗ اس کتاب کی تہذیب یہ ہی کہ دو کالم ہین ایک مین اصل عربی عبارت اور دوسرے مین ترجمہ ۔ نہایت سلیس اور مقبول عام ہی ۔ کاغذ گندہ ۔ زیر طبع

جامع الاخلاق ۔ یعنی اخلاق جلالی کا اردو ترجمہ ۔ ۷/

باب دانش ۔ مضامین دلپسند متضمن نصائح سودمند از مولوی کریم بخش صاحب ۲/۶ پائی

ذخیرۂ سعادت ۔ یعنی پنتک بھامنی بلاس کا ترجمہ مولفہ لالہ لال جی ۲/

اوقات عزیزی ۔ وقت کی قدر کرنیکے متعلق نصیحتین ۔ ۴/

معدن تہذیب ۔ اخلاق کی درستی متانت اور تہذیب کے اصول کیلئے عجیب کتاب ہی ۔ جلد اسکی نہایت خوشنما ہی مصنفہ میرزا حبیب حسین صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ عہ/

آبحیات ۔ یعنی انسان کن باتون پر عمل کرنیسے حیات ابدی حاصل کر سکتا ہی ۔ ۳/

کیمیائے حکمت ۔ علم اور ادب کے فضائل کا بیان ۔ ۲/۶ پائی

محبوب الاخلاق ۔ اخلاق محسنی کا سلیس عام فہم ترجمہ مترجمۂ راجہ راجیشور راؤ صاحب ۹/

رسالۂ شرافت ۔ جوہر شرافت کے اصلی معنی ۔ اور اس کا بیان ۔ ۶/

یبباید شنید ۔ نہایت نتیجہ خیز اور عمدہ نصائح سے لبریز ہی از منشی محمد علی صاحب ۔/